

تعلیم الدین

مکمل و مدلل

علم دین کے تمام جہتوں، عقائد، اعمال، عبادات و معاملات، سیاست و معاشرت، آداب، تہذیب و اخلاق کی مستند کتاب مع احادیث و فقہ و مشائخِ ہشت

از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی

دارُ الاشاعت اردو بازار کوہاچی فون ۳۳۱۱۱۱

فہرست مضامین تعلیم الدین

۶۷	آداب سفر	۲۹	طہارت و نماز کے احکام	۴	مذہب و مصلحت
۶۸	سخاوت و بانی	۵۰	ذکر دعا و استغفار	عقائد و تصدیقات	
۶۹	حق و عدوت خلق	۵۲	نبی و زیارت		
۷۰	تقویٰ و اخلاق	۵۳	قسم اور نذر	۲۷	شرک کی مقام
۷۱	بیت	معاملات و سیاسیات		۲۸	اشراک فی اسلام
۷۲	ربا و منہاجہ			۲۹	اشراک فی تعبد
۷۳	ذکر و اشغال	۶۵	نکاح	۳۰	اشراک فی عبادت
۷۴	الحالی و غیرہ	۶۶	معاشریات	۳۱	اشراک فی العبادت
۷۵	مسائل فروعیہ	۶۷	حکومت و نظام مکت	۳۲	برکات قبول
۷۶	حجاب و عرف مکتبہ	۶۸	سفر کے آداب	۳۳	برکات رسوم
۷۷	اصول اخلاق	۶۹	آداب معاشرت	۳۴	بعض کماثر
۷۸	عہدوں اور عہدوں کے احکام	۷۰	باس و تربیت	۳۵	ایمان کے شعبے
۷۹	موانع طریقیہ	۷۱	طلاق و وفا	۳۶	معاشری کے ذہنی تقاضات
۸۰	بزرگوں کے حقوق و عہدوں	۷۲	تعبیر خواب	۳۷	طاعات کے ذہنی مضامین
۸۱	شجرہ بزرگانِ پشت	۷۳	سرم	اعمال و عبادات	
۸۲	حکومت و مصلحت و نظام	۷۴	استیذان		
۸۳	ادایا و عہد	۷۵	صاف و صاف و نظام	۳۸	نماز کے احکام
۸۴	فائدہ کتاب	۷۶	چینا، لینا، چلنا	۳۹	کتاب بھناؤ
		۷۷	آداب مجلس	۴۰	زکوٰۃ و صدقات
				۴۱	کتاب الصوم

مقدمہ مصنف

از حکیم الامتہ مولانا اشرف علی تھانوی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنَ الْمَلَائِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ
هُوَ الَّذِي يَتَوَفَّى فِي اللَّيْلِ فِي الْأَيَّامِ رُسُلًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِذْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَكُمْ فَسَادًا يَفْسَبِينَ ؕ وَأَخْرِجُهُمْ
مِنْهُم مَّا بَدَّلُوا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ؕ ذَلِكَ تَفْضُلُ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ
عَنِ يُسَافِرُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

آپا بعد اس زمانہ میں اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام نے صرف نماز
و روزہ اور چند غیبی خبریں کہ قیامت میں کیا کیا ہوگا، بہشت میں جو کیا ہو
و دوزخ میں سانسپہ بچھو ہیں، بتلائی ہیں اور انسان کے باقی ظاہری باطنی حالات
متعلقہ سے اس کو کچھ تعرض نہیں اللہ و رسول کو جیسا چاہو سمجھو، جو چاہو معاط
کردو، تجارت میں طرح چاہو کرو، لوگوں سے جس طور چاہو برتاؤ کرو جو چاہو
کھاؤ، جو چاہو پیو، جو چاہو پہنو، نشست و برخاست، موافق و معاشرت کے
طریقہ جو چاہو اختیار کرلو۔ اپنے نفس کو جن منقعات سے چاہو متصف، کھوڑی
تم کو اور امور میں ہر طرح آزادی ہے اور اگر پابندی کا خیال آیا تو اصول تجارت

میں غیر قویوں کی تقلید کرو۔ طرز معاشرت قدیم یا جدید فلاسفوں سے حاصل
 کرو۔ مقامات نفس میں ان پڑھ لوگوں سے جو خدا کی دعوت سے بھی نہ رکھتے
 ہوں مدد نہ لے۔ غرض اس میں نہ الزامیت و رسالت کی تعلیم ہے نہ معاملات کے
 اصل کی تعلیم نہ اخلاق و آداب کی تعلیم نہ مقامات نفس کی تعلیم و تعلیم اور اس
 خیال باطل کے ایسے بڑے بڑے آثار مرتب ہوئے کہ خدا کی پناہ۔ ایک اثر
 مخالفین پر یہ ہوا کہ اسلام پر تعلیم کے ناکافی ہونے کا وجہ لگایا۔ ایک اثر تو تعلیم
 یافتہ جوانوں پر یہ ہوا کہ وجہ حقیقت شناسی کے یہ شبہ بن کے دل میں جم گیا
 کہ اپنے کہ بعض امور میں تہذیب جدید کا محتاج سمجھا اور زبان سے بادل
 یا طرز عمل بجا غیر طریقوں کو اپنے طریقے پر ترجیح دینے لگے اور بہت سے عقائد عام
 پر خود چہنچہ لگے۔ ایک اثر عوام پر یہ ہوا کہ نماز و روزہ میں تو علماء سے رجوع
 کرنے کو ضروری سمجھے اور معاملات و معاشرت میں اپنے کو خود مختار جان
 لیا۔ اسی وجہ سے علماء سے کبھی اپنے مقدمہ یا تجارت کے متعلق رائے نہیں لی
 جاتی نہ توحید و رسالت کے مباحث و احکام کی تحقیق کی جاتی ہے یہاں تک
 کہ بعض اعمال سے شرک فی الذات و بتیت یا شرک فی الثبوت لازم آجاتا
 ہے۔ بالخصوص مستورات کو ایک اثر اہل علم پر یہ ہوا کہ شب و روز اعمال و
 عبادات کے مسائل کے استدکار و استحضار میں شغل و اہتمام رہتا ہے نہ
 معاملات کی تحقیق نہ اخلاق و آداب کا مطالعہ نہ اصلاح نفس و قلب کی کوشش
 حتیٰ کہ ترقی علم کے ساتھ ہی عجب و کبر و حرص و محبت دنیا و غفلت کی جہاز ترقی
 ہوتی جاتی ہے۔ ایک اثر دلدلیوں پر یہ ہوا کہ شریعت اور طریقت کو جدا جدا

سیجے۔ اور حقیقت کو اصل مقصود اور شریعت کو انتظامی قانون اعتقاد کر لیا۔
 علماء سے نفور ہو گئے۔ واردات و احوال کو خستہی معراج خیال کیا۔ خیالات کو
 مکاشفات اور مکاشفات کو فوق الیقینات یقین کیا۔ تہ اس کو میزانِ شرع میں لاندہ
 کرنے کی ضرورت نہ علماء سے پیش کرنے کی حاجت۔ غرض ہر جھگے کے لوگوں کو
 کم و بیش اس خیال باطل کا اثر ضرور پہنچا۔ اِنَّا لَنُطِيقُ وَ اِنَّا لَنُكَلِّمُ رَاجِعُونَ ۝
 حالانکہ جس نے کتاب و سنت کو ذرا بھی طلب و التفات کی نگاہ سے دیکھا ہوگا،
 وہ ان سب امور کی تعلیم کو کھٹے کھٹے الفاظ میں یاد دے گا، اور شریعتِ مطہرہ
 کو کافی دانی اور دوسری کتب و حکم و قوانین و تعالیم سے مستغنی کرنے والا دیکھے
 گا۔ فرمایا نہ ہوا تو حضرت حق سبحانہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں یوں نہ فرماتے،
 اَرَدْنَا دِينَكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَشْكُرُ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُرْكِبُكُمْ وَيُعَلِّمُكُمْ
 اَلْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَيُخْلِقُكُمْ مَّا لَمْ تَكُنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلْيَوْمَ اَ كْمَلْتُ
 لَكُمْ دِيْنََكُمْ وَ اَسْمَعْتُ عَلَيْكُمْ نَعْمَتِيْ وَ رَضِيتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ دِيْنًا
 وَ نَحْوُ ذٰلِكَ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سوال کے رد بعض باتیں یہودی ہم
 کو اچھی معلوم ہوتی ہیں، اگر آپ کی اجازت ہو کہ کچھ یاد کریں، جواب میں
 ارشاد نہ لے رہے اُمِّہُوْا کُوْنُوْا اَشْكُرُ کَمَا تَهْوٰی کَیْفَ الْیَہُوْدُ وَ اَسْمَعُوْا لِقَدْ
 جَعَلْتُكُمْ بِہَا یَہٰیضًا ۝ قَبِيْلَةُ الْعَدُوْثِ رَوَاہُ اَحْمَدُ، اور یہ تو ایسی کھلی
 بات ہے جس کے ثابت کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ آخر جس قرآن میں ہے۔
 یُوْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یَقِيْمُوْنَ الْعَلٰوٰةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰہُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝

مذکور ہے اسی قرآن میں فائیکموا ما طابت لکموا الایۃ الطلاق مکررین
 الایۃ احل الله البیع و حرم الربوا الایۃ لانما کُلُوا اَمْوَالکم
 بَیِّنکُمْ بِالْبَیْلِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْکُمُ الایۃ وَ
 اِذَا حِیْتُمْ بِعِیۡتِہِ فَعِیۡتُۖمَا حَسَنَ مِنْهَا الایۃ مَنْ یُقْسَمْ شَفَاعَۃً
 حَسَنَۃً الایۃ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ الایۃ وَ صَاحِبَہَا فِی
 النَّفْسِ مَعْرِفَۃً الْاَبَدِ وَ ابِی ذَٰلِکُمۡ فِی حَقِّہِ الایۃ اِذَا اَنۡفَقُوا لَمْ یَسْرِفُوۡا
 وَلَمْ یَقۡتَرُوا الایۃ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوۡنَ اِخۡوۃُ الایۃ لَا یَسۡتَعۡرِضُوۡا مِنْ قَوۡمٍ
 الایۃ اجۡتَنِبُوا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ الایۃ وَلَا یَقۡتُبْ بَعۡضُکُمۡ بَعۡضًا الایۃ
 اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسۡتَکْبِرِیۡنَ الایۃ یُجۡہَدُوۡا وَ یُجۡہَدُوۡنَ الایۃ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ
 الصَّٰبِرِیۡنَ الایۃ وَ عَلٰی اللّٰہِ لَیۡسَ کُلُّ النَّاسِ لَیۡلُوۡنَ الایۃ الَّذِیۡنَ هُوَ
 فِیۡ صَلَٰوَتِہِمْ خَٰشِعُوۡنَ الایۃ تَقۡشَعُرُ مِنْہُ جُلُوۡدُ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ
 رَبَّہُمُ الایۃ یَبۡکُوۡنَ وَ یُزۡیۡدُ هُوَ خُشُوۡعًا الایۃ وَ عَلٰی رَہۡبٰنِ اٰیٰتِ
 لِّلۡعَامِلٰتِ وَ الْعَٰثِمٰتِ وَ الْمَقَامٰتِ۔ بھی تو مذکور ہیں۔ اسی طرح کتب
 حدیث کی فہرست اسٹاکر ملاحظہ کرنے سے جہاں کتاب الایمان کتاب الصلوۃ
 کتاب الزکوۃ نظر آوے گا۔ اس کے نیچے ہی کتاب البیوع کتاب نکاح و الطلاق
 کتاب الادواب کتاب الرقاق ہیں۔ خطبہ سے گزرتے گا۔ چہ اس خیال کی گنجائش
 کہاں ہے کہ اسلام نے صرف حقارت و احمال سکھائے ہیں اور معاملات معاشرت
 و تصوف نہیں بتلایا۔ بلکہ منصف کو اسی مقام پر یقین آگیا ہو گا کہ اسلام نے
 پنجوں چیزیں تعلیم کی ہیں اور ہم کو کسی کا محتاج نہیں چھوڑا۔ بلکہ غیر قویوں

میں جو منصف مزاج لوگ ہیں۔ وہ اسلام سے تقبیس ہونے کے خود معترف ہیں۔
 غرض جب دیکھا گیا کہ یہ خیال عالمگیر ہو رہا ہے اور ہر طبقے کے لوگوں کو اس
 سے مضبوطی پہنچتی ہیں۔ اسلامی بھروسہ دینے والے قاضی کیا کہ اس غلطی کی اصلاح کچھ
 اور ایک ایسا رسالہ لکھا جاوے جس میں ہندو ضروریات، اختصار کے ساتھ پانچوں
 مضامین کو کتاب و سنت سے مستنبط و ملقط کر کے جمع کیا جاوے۔ یوں تو اس
 رسالہ سے سب اہل اسلام کو فتح پہنچانا مقصود ہے مگر بالخصوص درویشی کی
 راہ چھنے والوں کی دل سودی زیادہ مد نظر ہے۔ اب ہر مسلمان کو عورتانہ درویشی
 کو خصوصاً اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اور احوال و طریقہ مقرر کر لینا ضرور ہے۔ کیونکہ
 مقصود درویشی کا یہی ہے کہ محبوب حقیقی راضی ہو جاوے اور طریقہ حصول
 رضا کا احاطہ و اعتنائی امر ہے۔ پس جب محبوب حقیقی کا امر تمام حالات
 کے ساتھ متعلق ہے تو درضا مندی اسی وقت ممکن ہے جب ہر حالت میں اس
 کا امر مانا جاوے۔ اس لئے طالب حق کو ضرور ہے کہ اول اپنے عطاء موافق
 اہل سنت و جماعت کے دست کرے پھر اہل حال و حق منہ نماز روزہ وغیرہ
 کے احکام کیونکہ ان کا پابند ہو اور حرام و حلال کے مسائل سے واقف ہو
 تاکہ اہل حلال سے نورانیت پیدا ہو۔ اور طریقہ معاشرت سے مطلع ہو تاکہ
 اہل حقوق کے حقوق تلف نہ ہو جائیں۔ کیونکہ اطلاق حقوق ظلم ہے۔
 ظالم پر رحمت ہوتی ہے۔ پھر رحمت و رحمت جمع کیے ہوگی اور رضا بھلا
 رحمت کے ہوتی نہیں۔ ان سب مراحل کو طے کر کے اب اس راہ باریک
 میں قدم رکھے۔ (ایسا شخص انشاء اللہ تعالیٰ کیسی قسمت راہ نہ ہوگا۔)

اور انشاء اللہ اپنے مقصود حقیقی تک پہنچے گا۔

اب خدا کے نام پر مقصود کو شروع کرتے ہیں اور منظر تعداد مضامین اس کو پانچ حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

مقامہ و تصدیقات، اعمال و عبادات و معاملات و سیاسیات آداب و معاشرت، سلوک مقامات، یا ابھی اس نادان کی مدد فرما، اور غلط و لغزش اور ریاسے بچا۔ آمین و بہ نستعین۔

کلام فوق ہے وہی پوجنے کے قابل ہے۔ اس کا کوئی سا بھی نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ وہ سب عیروں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ پیدا کرنے والا ہے۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ زیر دست ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کر دے جس کی روزی چاہے فراخ کر دے۔ جس کو چاہے پست کر دے جس کو چاہے بلند کر دے۔ جس کو چاہے عزت دے۔ جس کو چاہے ذلت اضافہ والا ہے۔ بردباری اور برداشت والا ہے۔ خدمت کی قدر دانی کرنے والا ہے۔ دعا کا قبول کرنے والا ہے۔ سمائی والا ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کام بنانے والا ہے۔ اسی نے سب کو پہلے پیدا کیا وہی قیامت میں دوبارہ پیدا کرے گا۔ وہی جلاتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اس کو ناشیوں اور صفوں سے کب جانتے ہیں۔ اور اس کی ذات کی باریکی کوئی نہیں جانتا۔ گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے۔ نہ سوتا ہے۔ نہ اونٹھتا ہے وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکا نہیں۔ وہی سب چیزوں کو تھکے ہوئے ہے۔ اسی طرح تمام متعین کمال کی اس کو حاصل ہیں۔

عقیدہ متعلق کی صفوں سے پاک ہے۔ اور قرآن و حدیث میں ہر بعض جگہ ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے، یا تو اس کے معنی اللہ کے

کا اور بیسیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔ **عقیدہ ۵۰**۔ ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ دروس کو سب باتوں میں سچا رکھے اور ان کو مان لے۔ اللہ رسول کی کسی بات میں بھی شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب لگانا یا اس کے ساتھ مذاق مڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ **عقیدہ ۵۱**۔ قرآن و حدیث کے کچھ کچھ مطلب کا نہ ماننا اور ایچ بیج کر کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھر آباد دینی کی بات ہے **عقیدہ ۵۲**۔ گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ **عقیدہ ۵۳**۔ گناہ خود کتنا ہی بڑا ہو جب تک اس کو برا سمجھے اس سے ایمان نہیں جاتا۔ البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔ **عقیدہ ۵۴**۔ اللہ تعالیٰ سے ڈر ہو جانا یا مامیہ ہو جانا کھڑے ہے۔

(فقیر ۱۹) یٰٰہدیبہ حکم الرحمن ہل الیبت ویطہرکم تطہیراً وعن من ان ابلی صلی اللہ علیہ وسلم قال جبکہ من فساد علیہ من لم یثب علی ان وخریجہ یثب خیر وفاقہ مستحکم ولا سیتہ خیرہ فرعون رواہ الترمذی وفاق علیہ سلم من عاش علی سائر کفصل التشریع علی سائر نظام ۱۲

۵۵۔ ما المؤمنون الا ان یؤذوا باللہ ورسولہ ثم یذہبوا ان الذین کہدوا بآمتنا واکبروا حبا ولا یفزع ہم یارب اللہ یذہبون ان یخسروا حق ویا اللہ ذکایاتہ ورسولہ حکم مشہورون **۵۶**۔ ان الذین یخسرون فی آیتنا لا یخسرون عیننا **۵۷**۔ ولا یخسرون ما حرم اللہ ورسولہ **۵۸**۔ یا ایدہم انما یؤذون فی اللہ تو نہ یفزعوا **۵۹**۔ لا یخس من رزق اللہ لا یفزع الا فرعون لا یأمن کما اعدا ما یفزع الا فرعون ۲

تحقیق شدہ۔ کسی سے حیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کرنا کفر ہے۔ اہل نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف و اہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے کوئی بات معلوم ہو سکتی ہے۔ **تحقیق شدہ** کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں یوں محرمہ کہتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت، جھوٹوں پر لعنت۔ مگر جن کا نام لیکر اللہ و رسول نے لعنت کی ہے۔ یا ان کے کفر کی خبر دی ہے ان کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔ **تحقیق شدہ** جب آدمی مرجاتا ہے اگر لانا جادے تو کاڑھنے کے بعد اور اگر نہ کاڑھا جائے تو جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے جن کو منکر اور دومرے کو بھیج دیتے ہیں۔ اگر پوچھتے ہیں، تیرا پروردگار کون ہے، تیرا دین کیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اگر مرد ایمان دار ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اس کے لئے سب طرح کی چین ہے۔ اور نہیں تو وہ سب باتوں میں ہی کہتا ہے

روحیں بے ہوش ہو جادیں گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو جس کا سچا نامظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جائے گی۔

حقیقت ۵۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم دوبارہ پیدا
تو جادے۔ دوسری بار پھر صور پھونکا جاوے گا۔ اس سے پھر سارا عالم
موجود ہو جاوے گا۔ مردے زندہ ہو جاویں گے۔ و قیامت کے میدان
میں سب اکٹھے ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے ٹھیکرہ سب
پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جا دیں گے۔ آخر ہمارے پیغمبر صاحب
سفارش کریں گے۔ سب برے بچے عمل تو لے جائیں گے۔ اُن کا حساب
ہوگا۔ مگر بچے بد دن صاحب جنت میں جائیں گے۔ نیکوں کا نامہ اعمال طے
ہوگا۔ اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ پیغمبر صاحب صلی
اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حوضی کوثر کا پانی پلاویں گے، جو دوزخ سے

شمس و شمس فی بصورت فاذاجم می آید عداوت الی رحیم فیستون عن ابی هریرة قال سمی علی الله علیه وسلم
 سید الناس يوم القيامة يوم تقوم الناس ربنا العالمین و قد را اثنی عشر شیخ انسان من انتم و اکثر رب عالم
 یلیقون فیقول اناس الا تنظروا فی شیخ حکم الی رحیم یا نوت آدم ذکر حدیث اشفاقه ان العقیلی
 یقار به و یفعل من انکس من ان صاحب علم من جناب الالین شفیق علیہ فاما من اوتی من به جمیع
 فنون یحاسب حاکما یشر و یطلب الی الله مسرورا و اما من اولی کتابه بشارة فقیو یافتنی لم اوت
 کتابه لال رسد الله علیه وسلم باده اشد بیاضا من الحین و ارجلی من اصل رولک سلم
 قاب درونی عند علی الله من علیه وسلم ثم یضرب بالجر علی جسم و تحل اشفاقه و یقولون اللهم سلم
 سلم فیر المؤمن کضرب یس و کلبرق و کلخرج و کلطیر و کلجاء و کلل و کلکلب فخرج سلم و
 محمد و کل مرسل و کل و کل فی کل جمیع شفیق علیه

زیادہ سفیداد شہدے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پل صراط پر چلنا ہوگا جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر بہشت میں پہنچ جائیں گے جو بد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔ **حقیقت** یہ کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور اس میں سانپ، بچھواہ، طرح طرح کا عذاب ہے مگر خیل میں سے جن میں خدا بھی ایمان ہو گا وہ اپنے اعمال کی سزا سبکت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے، خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کو موت بھی نہ آئے گی۔ **حقیقت** یہ کہ بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے۔ اور اس میں طرح طرح کے چیں اور نعمتیں ہیں۔ بہشتیوں کو کسی طرح کا درد غم نہ ہوگا، اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ اس سے تحلیل گے اور نہ وہاں مریں گے، **حقیقت** یہ کہ اللہ کو اختیار ہے کہ جو ملے ٹھا، پر سزا دے دے

[illegible]

لَا مَرْتَبَهُ فَلْيَعِزُّوْهُ خَلَقَ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ الشَّيْطٰنَ وَيَتَّبِعْ
 دُوْنَ اللّٰهِ فَقَدْ خِيَرَ خَيْرًا اَنَا ثَبِيْنًا يَبْدُوْهُ وَمُوْجِبَةً وَمَا
 يَبْدُوْهُ هُوَ الشَّيْطٰنُ لَا خَيْرَ دُوْا ۝

ان آیتوں سے بدعت اور شرک اور رسومِ جہل و اطلالت و موافقت
 شیطان کی برائی صاف صاف معلوم ہوئی۔ چونکہ ان امور کے ارتکاب
 سے توحید و رسالت کے عقیدہ میں خلل اور ایمان میں خلعت و کدورت
 بجائی ہے۔ اس لئے بعد ذکر عقائدِ اسلام کے مناسب ہوا کہ بعضے بڑے
 عقیدے و بدیہی رسوم و بعضے بڑے بڑے گناہ جو بکثرت رائج ہیں
 بیان کئے جاویں تاکہ لوگ آگاہ ہو کر ان سے بچیں۔ ان میں بعضی باتیں
 بالکل کفر و شرک ہیں۔ بعضی قریب کفر و شرک کے بعضی بدعتِ خلات
 بعضی مکروہ و محصیت غرض سب سے بظہار ضروری ہے۔ پھر جب
 ان چیزوں کا بیان ہو چکے گا جن سے ایمان میں نقصان آجاتا ہے۔
 ی کے بعد ایمان کے شعبوں کا اجمالاً ذکر ہوگا۔ کیونکہ ان سے ایمان کی
 تکمیل موقی ہے۔ پھر گناہوں سے جو دنیا کا نقصان اور طاعات سے
 جو دنیا کا نفع ہوتا ہے۔ اس کو اجمالاً ذکر کریں گے جو دنیا کے نفع و نقصان
 کا لوگ زیادہ لحاظ کرتے ہیں شاید اسی خیال سے کہ عمل کی توفیق اور گناہ
 سے پرہیز ہو۔ چونکہ سب دلائل لکھنے کی اس مختصر میں گنجائش نہ تھی اس
 لئے شہرت پر قلم انداز ہوئے۔

اشترک فی العِلم

کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ اعتقاد کرنا کہ سارے سب حال کی اس کو ہر دقت خبر ہے، نجومی، ہنڈت سے عینب کی خبریں دریافت کرنا یا کسی بزرگ کے کلام سے فال سے دیکھ کر اس کو یقین سمجھنا یا کسی کو درد سے پکڑنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی، کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔

اشترک فی التصرّف

کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا، کسی سے مرادیں مانگنا، روزہ یا عطا دانا لکھا

اشترک فی العبادة

کسی کو سجدہ کرنا، کسی کے نام کا جانور چھوڑنا، پڑھاوا پڑھانا، کسی کے نام کی منت ماننا، کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا، خدا کے حکم کے مقابلے میں کسی دوسرے قول یا رسم کو ترجیح دینا، کسی کے رو برو جھکنا یا نفیسی دیوار کی طرح کھڑ ہونا، چھڑ تیں لٹکانا، تعزیر لکھ وغیرہ رکھنا، توپ پر بکرا پڑھانا کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا، کسی کی روٹی دینا، کسی جگہ کا کچھ کا سا ادب و خلعت کرنا

اشترک فی العشاءة

کسی کے نام پر بچے کے کان ناگ چھیدنا، بالی پہنانا، کسی کے نام کا پیسہ

۱۔ قال اللہ تعالیٰ وعدہ محتاج الغیب ویصلیٰ الایہ ۲۔ قل من یدعی کل شیء
دجو بمرور لا یجوز علیہ ان یمتنع منقول، سيقولون قد قل قال تسودون ۱۲۔ سئلہ و بعد اللہ
۱۳۔ سئلہ و بعد اللہ بخاراً من الخوف والافتقار فیما الی قولہ من اللہ یدعی القوم الخافین ۱۴۔

یا زرد پر باندھنا، یا لٹھے میں ناز ڈالنا، سہل باندھنا، چوٹی رکھنا، بلی پینا،
 قہر بنانا، علی بخش، حسین بخش وغیرہ نام رکھنا، کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا
 کسی جانور پر کسی کا نام لگا کر ان کا ادب کرنا، محرم کے پیسے میں پان نہ کھانا
 لال کپڑا نہ پہنا، بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا، عالم کے کاروبار
 کو ستا بدل کی تاثیر سے سمجھنا، اچھی بری تاریخ اور دن کا پڑھنا، بخوی،
 رطل یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے کچھ بائیں پوشیدہ پوچھنا، شگون
 لینا، کسی جیسے کو منوس سمجھنا، کسی بزرگ کا نام بطور تعریف کے چنا، یوں
 کہنا کہ اللہ در سول چاہے گا تو فلاں ناکام ہو جائے گا۔ یا یہ کہیں کہ اوپر
 خدا بھیجے گا، کسی کے نام کی قسم کھانا، کسی کو شاہنشاہ یا خدا ذند خدا بلانا
 کہنا، تصویر رکھنا، خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا
 اداس کی تعظیم کرنا،

بدعات القبر

قبروں پر دھوم سے میل کرنا، کثرت سے چراغ جلانا، عورتوں کا دایاں جانا
 چاہدیک ڈالنا، پختہ بنانا، بڑے گول کے راجھی کوٹنے کو قبروں کی حد سے
 زیادہ تعظیم کرنا، قبروں کو بوسہ دینا، یا طواف و سجدہ کرنا، دین و
 دنیا کے ضروری کاروبار حرج کر کے درگاہوں کی زیارت کے لئے
 سفر و اہتمام کرنا، دیں گانا بجانا، اونچی اونچی قبریں بنانا، بن کو فطش
 بنانا، بن پر چھل مار ڈالنا، اس کی طرف ناز پڑھنا، اس پر

ملنے والی اینٹیں ملے ملے کسم، تصویر تیری رشتہ بھری ہو مستکرا

دہیش اس قدر میں اچھا نہ پڑنا، کوئی خوشی کی تقریب نہ ہونا، مخصوص تاریخوں میں پھر ظلم کا تازہ کرنا، حد سے زیادہ زیب و زینت میں شغلی ہونا، سادی وضع کو میوب جتنا ملکان میں تصویریں لگانا، مرد کو لباس دہیشی استعمال کرنا، خاص طور پر اظہار و غیرہ چاندی سونے کے استعمال کرنا، عورت کو بہت باریک کپڑا پہننا، یا بجا زبرد پہننا، کفار کی وضع اختیار کرنا، میلوں میں جانا، وحقی، ہنگام پہننا، لڑکوں کو زبرد پہننا، ڈاڑھی منڈانا یا کٹانا یا چڑھانا، شیطان کی کٹھڑی یا چھٹیا کھلوانا، مونچھ بڑھانا، ٹخنوں سے نیچے پاؤں مار پہننا، مردوں عورتوں کی اور عورتوں کا مردوں کی وضع اختیار کرنا، محض زیب و زینت کے لئے دیوار گیری، چھت گیری لگانا، سیاہ خضاب لگانا، لٹک کرنا، کسی چیز کو منوس سمجھنا، خدائی رات کرنا، جان گودنا، سفید بال نوخا، شہوت سے لگے گناہ یا اتھ ملنا، کٹم زعفران کا کپڑا مرد کو پہننا، شطرنج گتھہ و غیرہ کھیلنا، خلعت شرع جھاڑ چھڑک کرنا اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں بلکہ نونہ کے چند انجور کا بیان کر دیا ہے۔ احوال کو اسی پر قیاس کر لینا چاہیئے۔

بعض کبائر

شرک خدا سے کرنا، انجیل ناسخ کرنا، مٹی باپ کو ایزاد بنا دینا، شہت سے زنا کرنا، عیسیٰ کا مال کھانا، کسی عورت کو جھوٹا شہت زنا کی لگانا

رو چند کافروں کی جنگ سے بھاگنا، شراب پینا، ظلم کرنا، کسی کو پیچھے
 بدی سے یاد کرنا، کسی کے حق میں گمان بد کرنا، اپنے تئیں غیروں سے
 اچھا جاننا، خدا سے خوف نہ کرنا، خدا کی رحمت سے نا امید ہونا، کسی سے
 وعدہ کر کے وفا نہ کرنا، ہمسایے کی بیوی بیٹی پر نظر بد کرنا، کسی کی امانت
 میں خیانت کرنا، خدا کا کوئی فرض مثل نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج ترک کرنا،
 قرآن شریف پڑھ کر بھلنا، اپنی گواہی چھپانا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹ
 بولنا، خصوصاً جھوٹی قسم کھانا، جس سے کسی کا ماں یا باپ یا حرمت جاتی
 رہے۔ خدا کے سوا اور کسی کے نام کی قسم کھانا، سوائے خدا کے اور کسی کو
 سجدہ کرنا، جھوٹ کی نماز ترک کرنا، ہمیشہ نماز ترک کرنا، مسلمانوں کو
 کافر کہنا، کسی کا بگڑنا، پوری کرنا، نالوں کی خوشامد کرنا، بیلیج
 یا رشوت لینا، جھوٹے مقدمے نفل کرنا، سودا لیتے دیتے کم تولد
 ہوں چکا کر پیچھے زبردستی سے کم دینا، لوگوں سے بڑا کام کرنا، صیغہ
 کی حالت میں اپنی بی بی سے صحبت کرنا، اناج کی مٹری سے خوش ہونا
 کسی غیر عورت کے پاس تنہا بیٹھنا، جانوروں سے جہاں کرنا، بوجھلنا
 کافروں کی رسمیں پسند کرنا، بخومی کی باتوں کو سنا جانا، اپنی
 عبادت یا تقویٰ کا دعویٰ کرنا، مرد سے پرہیزنا، بیکار کر رہنا، کھانے
 کو بیکار اناج دیکھنا، لوگوں کے دکھانے کو عبادت کرنا، نفس کے خوش
 کرنے کو دگ بجا سنا، کسی کے گھر میں بے اجازت چلا جانا،

شعبہ ایمانیہ

خدا پر ایمان لانا اس کے غیر کو حادث جاننا، اس کے ملائکہ پر کسی کی کنہوں پر اور اس کے رسول پر اور تقدیر پر اور قیامت پر ایمان لانا، حق تعالیٰ سے محبت رکھنا، اور دوس سے محبت یا بغض سدہی کے واسطے رکھنا، رسول نصائیت کے رسول شہد علی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا، آپ کی تعلیم کا مستقر رہنا اور درود پڑھنا۔ اسی تعلیم میں داخل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا، اعمال کو خاص اللہ ہی کے واسطے کرنا، اور ترک ریاد نفاق اخلاص ہی میں داخل ہے خدا سے خوف رکھنا اور اس کی رحمت کا میدان دار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا، اور حسانت ربانی کا سکوا دار کرنا، اور عہد کو پورا کرنا، اور ترک شہوت و رجوم معاصی میں صابر رہنا، اور قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع و فروتنی اختیار کرنا، عیا کرنا، اور توقیر بزرگ کی اور ترخم خوردہ اور گھٹنہ دار کلاڑیوں کن اور حسد و رینہ کا ترک کرنا، اور عصب ترک کرنا اور حقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا، اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا کمتر تر تہ تلاوت کا دس آیتیں ہیں۔ اور متوسط

ملہ ان سب شعبوں کے فطائر و مختلفات ضروریہ حسب ضرورت نماز، دعا، ایک مستقل پر مالہ خدا و نعم الایمان محمد بیان ہوئے ہیں۔ ضرور وہ دیکھنے کے قابل ہے۔ خصوصاً جو ان کی تعلیم یا تہذیب کو اس کا دیکھا بہت ضروری ہے

تہرہ سوتیلیں، در اس سے نیدہ ملاوت کرنا علی رتبے میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا، ورد مارگنا، ورد کرنا، اور شغفہ ذکر میں داخل ہے، در غصے دور رہنا اور حسد اور جنگی طہارت کرنا در پرہیز کرنا نجاتوں سے تعبیر ہی میں داخل ہے، در شر کو چھپا رکھنا، اور غرض اور نفس تھامنا پڑھنا، در کسی طرح فرض زکوٰۃ نفل صدقہ ادا کرنا، در لڑائی غلام کو سزا کرنا اور سخاوت کرنا، در کھانا کھانا اور ضیافت کرنا سخاوت ہی میں داخل ہے، در فرض و نفل روزہ رکھنا، اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا، اور حج، در عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور نذر بادی یعنی یہہ عکس در محبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین قائم نہ رہ سکے، در اسی میں جبریت بھی داخل ہے، در تہذیب کو پورا کرنا، در قسم کو قائم رکھنا در قسم وغیرہ کے کفاروں کو ادا کرنا، نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنا، اور عیال کے حقوق کو دکرنا، اور ماں باپ سے حسان اور سلوک کرنا، اور اولاد کو تربیت کرنا اور ماتہ داروں کا حق ادا کرنا، اور لڑکی غلاموں کو مالکوں کی احانت کرنا، در مالکی کو لڑکی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا، اور نفاق کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت سلیس کا تاج پہننا، اور صلہ کا عاکوں کی احانت کرنا اور حق میں صلح کرتے رہنا، اور خواہج، در باغیوں سے قتال کرنا، در صرح بین الناس میں داخل ہے در اعز سب پر مدد کرنا در مر باعدوق در نہی عن منکر میں داخل ہے، اور حدود کو جاری رکھنا در بشرط پاسے جانے شرط کے شاملت دین کرنا اور مرانیظ یعنی حسرت دارا، سلوک کی محافظت کرنا اسی میں مل

ہے۔ درہانت کا ذکر کیا اور محسوس کیا کہ اسے امانت میں داخل ہے اور فرض کسی حاجت مند کو دینا، درپردہ کی کے ساتھ اعلان کرنا، در معاملہ اچھا کرنا، در اپنا حق لینے میں سختی نہ کرنا جس معاملہ میں دراصل ہے مال کا جمع کرنا، حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر، در ترک تہذیب و اسراف یعنی خلاف شریع بہودہ طور پر مال کو برآمد کرنا، اتفاق فی الحق میں درحاصل ہے، در سلام کا جواب دینا، در چھینکے والے کو دعائے حیر دینا اور لوگوں کو خدمت پہنچانا، در لہو و لعل کے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا

معاشی کے بعض ذمیوی نقصانات

علم سے محروم رہنا، رزق کم ہو جانا، خدا کے تعالیٰ سے وحشت ہونا، آدمیوں سے وحشت ہونا، شخص میں نیک آدمیوں سے، کٹر کاموں میں دشواری پیش آنا، قلب میں ایک تاریکی سی معلوم ہونا، دل اور بعض اوقات جسم میں کمزوری ہو جانا۔ حادثات سے محروم رہنا، عمر گھٹنا، معاشی کا سلسلہ چھٹنا، ارادہ توبہ کا کمزور ہونا چند در در میں معصیت کی برائی دل سے نکل جانا۔ دشمنان خدا کا درشت بنتن، فحاش شنیعہ میں۔ خدائے تعالیٰ کے نزدیک غوار ہو جانا، دوسری مخلوق کو اس کا صبر پہنچنا اور اس وجہ سے ان کا اس پر رحمت

سے انقطاع، تنوع و تفریق کا رتبہ جو معاشی و معاملات پر بدلائل نکالتا ہے، ان کے اس نقص میں کیا گیا ہے اس کے علاوہ اس میں یہ بھی ہوا ہے کہ معاشی میں اس کا بھی عرصہ مختل ہو گیا ہے اور اس حد تک کہ اس سے بے لگاتار ہے

کرنا، عقل میں قور ہوجانا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر نعمت ہونا، فرشتوں کی دعا سے محروم ہوجانا، پیداوار وغیرہ میں کمی ہونا، چاد عورت کا جاتا رہنا، اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کے دل سے نکل جانا، نعمتوں کا سلب ہونا، بلادیں کا جوہم ہونا، مدح و شرف سے انقباض سلب ہو کر بچاؤ اس کے مذمت اور ذلت کے انقباض سے، مشیائین کا مسلط ہوجانا، قلب کا پریشان رہنا، مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا، خدا سے فغان کی رحمت سے مایوس ہونا، احساسِ وجہ سے سکتویہ مرنے کا۔

طاعات کے بعضہ ذمیوی منافع

رزق بڑھا ہر طرح کی برکت ہونا، تکلیف و پریشانی دور ہونا، مقاصد میں آسانی ہونا، زندگی باطن ہونا، بارش ہونا، ہر قسم کی بلا کاٹل جانا، اللہ تعالیٰ کا حامی و مددگار ہونا، فرشتوں کو حکم ہونا کہ ان کے قلوب کو قوی رکھو، پس عزت ملنا، مراتب بلند ہونا، دلوں میں محبت پیدا ہوجانا، قرآن کا اس کے حق میں شفا ہونا، ملائق نقصان کا نعم تبدیل ملنا۔ دوزخ پر ذر فتمت میں ترقی ہونا، مال بڑھنا، قلب میں راحت و اطمینان پیدا ہونا، آئندہ نسل میں یہ نفع پہنچنا، زندگی میں فیسی بشارتیں نصیب ہونا۔ مرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری سننا، حاجات میں مدد ملنا، تردلات کا رفع ہوجانا، حکومت باقی رہنا، اللہ تعالیٰ کا فضلہ فرد ہو جانا، عمر بڑھنا، اخلاص و نفاقہ سے بچنا، تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا۔

اعمال و عبادات

عمل نہ دھوا جی طرح کو دیکھو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو عمل نہ سہرا نہ دھو
سے رہنے کی کوشش کرو۔ عمل نہ تازہ دھو بہتر ہے اگرچہ پہلے سے دھو ہو عمل نہ
غذی سے غسل واجب نہیں۔ پیشاب نکال دھو کر وضو کرنا چاہیے۔ عمل نہ
وجہ نہ نک سے دھو نہیں ٹوٹتا جب تک یقیناً کوئی امر و نحو توڑنے والا واقعہ نہ
ہو۔ عمل نہ اور نکلنے سے دھو نہیں ٹوٹتا یا نماز کی حیثیت پر سو رہنے سے،
عمل نہ پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ باپشت مت کرو۔ دھو نہ
باتھ سے استنجاء مت کرو، میں کلوح سے بلا ضرورت غم مت لو، پلیدی اور ہڈی
اور کوئلہ سے استنجاء مت کرو۔ عمل نہ پیشاب سے احتیاط نہ کرنے سے غلاب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

قبر جو تاسیے غسل شرک پر یا سایہ میں پانچخانہ مت پھر غسل پانچخانہ میں
جالتے وقت انگوٹھی جس میں اللہ و رسول کا نام لکھا ہو باہر تار دو غسل
میدان میں ایسی جگہ پانچخانہ کو بیٹھو جہاں کوئی نہ دیکھتا ہو اور دامن اس
وقت اٹھاؤ جب زمین سے قریب ہو جاؤ غسل پیشاب ایسی جگہ کرو جہاں
سے چھینٹ نہ اڑے اور کسی سوداخ میں پیشاب مت کرو۔ شاید اس
میں سے کوئی موزی چیز نکل کر تم کو ایذا پہنچا دے۔ غسل پانچخانہ پھرتے
وقت پشت پر کوئی آڑ ہونا چاہیے۔ اگر اد کچھ نہ ہو تو ریت کا ڈھیر یا
لکڑی غسل غلٹانہ میں پیشاب مت کرو اور پانچخانہ تو اد بھی بیہودہ
بات ہے غسل پانچخانہ پھرتے وقت یا میں مت کرو۔ غسل جب پانچخانہ
جلنے لگو تو یہ پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغُبٰثِ وَالْغَبٰثِ
جب غسل ہو یہ پڑھو۔ غُفْرَانَكَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اٰذْهَبَ
عَنْیَ الْاَذٰی وَ عَافَانِی۔ غسل کلوغ کے بعد پانی سے بھی استنجا
کرو۔ غسل پیشاب کھڑے ہو کر مت کرو غسل حتی الامکان ہر نماز
کے وقت مسواک کرو۔ غسل جب سوکراٹھو جب تک اچھی طرح

[illegible]

میتے میں بھی زکوٰۃ ہے۔ عمل زکوٰۃ حتیٰ الامکان ایسے لوگوں کو دو جو مانگتے
 نہیں، بروئے گھر میں بیٹھے ہیں عمل۔ تھوڑی چیز دینے سے مت
 شرمناؤ جو توفیق ہو دے۔ دو۔ عمل یوں نہ سمجھو کہ زکوٰۃ دے کر تمام حقوق
 سے سبکدوش ہو گئے۔ مال میں اور بھی حقوق ہیں جو دفع ضرورت
 کے وقت ادا کرنے پڑتے ہیں۔ عمل عزیز قریب کو صدقہ دینے سے دو
 ثواب ہیں۔ ایک صدقہ، دوسرا منکر جم۔ عمل اگر پڑوسی غریب ہوں تو
 شہر باڑھا دیا کرو اور ان کو بھی پہنچا دیا کرو۔ عمل سائل کو کچھ دے دیا
 کرو، خواہ کتنا ہی قلیل ہو عمل بیوی شوہر کے مال سے محتاج کو اتنا دے
 سکتی ہے جس میں اگر شوہر کو، طلاق ہو تو اس کو ناگوار نہ ہو۔ عمل جو چیز
 کسی کو خیرات دو اور وہ اس کو فردحت کرتا ہو تو بہتر ہے کہ تم اس کو
 اس سے مت خریدو۔ شاید تمہاری رعایت کہے کہ گویا یہ ایک طرح
 کا صدقہ کو واپس کرنا ہے۔

۱۰۰ دکن، مسکن اللہ لا یکرعی فیضہ فی فیض بہ مقصد فی علیہ و یقوم فیس اناس ۱۰۰
 متفق علیہ ۱۰۰ لا تحقیق من امر دن شیکا ۱۰۰ مسلم ۱۰۰ فی المال محتاسی، زکوٰۃ، تہذیب
 ۱۰۰ لہذا جریہ و حرمہ ۱۰۰ مسلم ۱۰۰ ما یجوز من زکوٰۃ ما یجوز من زکوٰۃ ما یجوز من زکوٰۃ
 ۱۰۰ مسلم ۱۰۰ روایات فی زکوٰۃ ۱۰۰ مسلم ۱۰۰ فی زکوٰۃ ۱۰۰ فی زکوٰۃ ۱۰۰ فی زکوٰۃ ۱۰۰
 ۱۰۰ متفق علیہ ۱۰۰ لا تشترک ولا تہتم صدقہ ۱۰۰ متفق علیہ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰

کتاب الصوم

عمل روزے میں بخش بات مت کر۔ شور و غل مت چاؤ جو کوئی
روزے بھی کہہ دو کہ میاں بہار روزہ ہے ہم کو معاف کر دے عمل چاند
دیکھ کر ہرگز اٹھل مت کر۔ کہ یہ فلاں دن کا ہے۔ اس کے حساب سے تہج
فلاں تارخ ہے۔ جب لوگوں نے دیکھا جو جب ایسے حساب شروع
ہوئے عمل عورت نفل روزہ بدو ان اجازت شوہر کے نہ رکھے۔ جبکہ وہ گھر
پر موجود ہو۔ سب کبھی کبھی نفل روزہ بھی رکھ لیا کر۔ عمل اگر روزے
میں کوئی دعوت دے اس کا جی خوش کرنے کو اس کے گھر چلے جاؤ اور
دہاں جا کر اس کے لئے دعا کرو۔ اور اگر روزہ نہ ہو تو کھانا بھی کھاؤ عمل
جب رمضان سر نہ کیے دس دن باقی رہ جاویں عبادت میں کسی تعدد زیادہ کرنا
کر۔

باب تلاوت قرآن

عمل اگر قرآن شریف بھی طرح نہ چلے گمبر کر چھڑومت پڑھے ہادیے

۹۹۰ لاؤ ان پڑھ سیکھ تلاوت وہ نصیب فان ساء معاد فانہ فیہ فیض فی امر صائم ۱۲
تسبیح علیہ ۹۹۱ فعال بعض النجوم جو بن ثمت فان بعض النجوم ہوا بن یقین بن نور ابن سائر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم ۹۹۲ لا یمل قرآن فکان تصوم ذر حب
شاہد لاؤ نہ ۹۹۳ مل شی رن ذر کوۃ بحمد صوم ۱۲ بن جبر ۹۹۴ در شی اللہ بہت
فان امر فیہ دن ان معطر فیہ صوم ۹۹۵ ان ذل اللہ علیہ صوم ۹۹۶

وقت یہ پڑھو۔ سَمِّدَ بِكَ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمْسَاكَ إِلَيْهِ الشُّدَّ
 بِحِ كَوْبِهِ دَعَا بِكَ هُوَ اللَّهُمَّ بِكَ أَحْبَبْنَا وَبِكَ أَسْتَبْنَا وَبِكَ نَعْبُدُ وَبِكَ
 نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النِّجْدُ ادرشام کے وقت یہ دعا پڑھو۔ اللَّهُمَّ
 بِكَ أَسْتَبْنَا وَبِكَ أَمْتَبْنَا وَبِكَ نَعْبُدُ وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ
 النِّجْدُ بِلِیٰ کے پاس ملتے وقت یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا
 الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا شُكْرَ كَفَّارٍ بِدَعَا كَرَامَا هُوَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ مُقَرِّبِ
 الْبُكَابِ وَتَوَجِّعِ الْبُكَابِ اللَّهُمَّ أَهْلُ الْخَزَائِبِ اللَّهُمَّ أَهْلُكُمْ
 وَزَلَّيْكُمْ كُفَّارِ طَلَن ہو کھانے پینے سے فارغ ہو کر میزبان کے لیے بل
 دعا کرو۔ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَكُمْ فِيمَا رَزَقَكُمْ وَافْغِرْ لَكُمْ وَأَرْحَمْكُمْ
 چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھو۔ اللَّهُمَّ آمِنًا قَلْبِنَا يَا آمِنًا وَالْإِبْتِئَانِ
 وَالْإِسْلَامِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبِّكَ اللَّهُمَّ كُفَّارِ طَلَن ہو کھانے پینے سے فارغ ہو کر میزبان کے لیے بل
 یہ دعا پڑھو۔ تم کو اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے اَلْحَمْدُ
 لِلَّهِ الَّذِي عَاقَبَانِیْ وَمَا ابْتِلَاکَ بِہِ وَفَضْلُکَ عَلَیْ کَثِیْرٍ مِمَّنْ
 خَلَقَ تَقْوِیْنَ لَاجِبِ کُفَّارِ طَلَن ہو کھانے پینے سے فارغ ہو کر میزبان کے لیے بل
 طرح کہوا سَتُوْرَیْ اللَّهُمَّ ذِیْ شُكْرٍ وَآمَانٍ شُكْرٍ وَخَوَاتِیْمِ اَنْعَامِ اِکْم
 کسی کو نفع کی مبارکبادی دو۔ اِسْ طَرَحِ کُفَّارِ طَلَن ہو کھانے پینے سے فارغ ہو کر میزبان کے لیے بل
 بَارِکْ عَلَیْکُمْ اَوْ جَمْعَ بَیْنِکُمْ اِیْ خَیْرٍ حَبِ کُفَّارِ طَلَن ہو کھانے پینے سے فارغ ہو کر میزبان کے لیے بل
 آؤ گے یہ پڑھو۔ یَا حَمْدُ یَا قِیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَقِیْتُکَ مُنْذُ اَبَدِ

عمل میں اس طرح قسم کبھی مت کھاؤ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو بے ایمان ہو جاؤں
 اگرچہ سچی ہی ہو اور جھوٹ میں ایسی قسم تو اور بھی غصے کے عمل اگر غصے میں
 ایسی قسم نہ سے عمل گئی جس کے پورا کرنے میں کوئی بات خلاف شرع لازم
 آتی ہے مثلاً یہ کہ باپ سے نہ بولوں گا یا اتنا اس کے ایسی قسم کو توڑ دو
 اور کفارہ دو۔ اور یہ خیال نہ کرو کہ قسم توڑنے سے گناہ ہو گا کیونکہ نہ توڑنے
 سے زیادہ گناہ ہو گا۔ عمل کسی کا حق ماننے کے لئے پھر سے قسم مت کھاؤ
 صاحب حق جو مطلب سمجھے گا اسی پر قسم ہوگی۔ عمل مصیبت میں ،
 پسندیدہ منت ماننا اور دیے کیسی چھوٹی کوڑی اللہ کے نام نہ دینا نہایت
 کنجوسی کی دلیل ہے اور گویا نعوذ باللہ اللہ میاں کو چھوٹا ہے ۔
 زہرا زہرا نمان قوم نہ باشی کہ فریبند
 حق را بسجوسے دینی را بہ ورد دے

مکہ کا خان بن برکات من دوسم خان لان کاڈا فو کا قان ومان کان ملو قان فون رچ
 ال دوسم مانو ابو داود شک من حلف ال یمن فری غیر منہا فیکفر من ینہ دیفسل
 مسلم وشد کان حج احدکم یمید لی ابلہ ثم نہ حلف من ان یعلی بخفارتہ منی انظر طرشد
 علیہ ، متفق علیہ ۹۱۵ یمین علی نیرہ مستحلف مسلم ۱۰۰۰ لوتذروا کان التذرو
 لایق من القدر شیئاً واما استخرج برکات یمین ۱۰ متفق علیہ ۔

معاملات و سیاسات

معاملہ سب سے بہتر کسب و دستکاری ہے۔ انبیاء علیہ السلام نے دستکاری کی ہے معاملہ زانیہ کی خروجی اور جھوٹے توہید گڈے خاں کھلاؤ وغیرہ کا نذرانہ سب حرام ہے۔ آجکل کے پیرزادے ان دھڑا بلڈن میں مبتلا ہیں۔ تھوڑی سی خوب نذرانے لیتے ہیں۔ درخود وہی تباہی توہید گڈے کرنے میں خاں کھوتے ہیں اور لوگوں کو ٹھکاتے ہیں، معاملہ رینگنے کا پیشہ سب سے بدتر، ذلیل اور گناہ ہے اس سے تو گھاس کھوڑا در لکڑی کاٹ کر بیچنا ہرزہ درجہ بہتر ہے۔ معاملہ اگر ایسی ہی سخت مصیبت پڑ جاوے اور بدون مانگے کسی طرح بن ہی نہ پڑے تو رچاری کی بات ہے اس میں بھی بہتر ہے کہ ایسے لوگوں سے

۱۔ اکل مددعنا لفقو خیر من یبذل من عمل یدیر وطن تہی القدر و قد علیہ سلام کھو پال
من کی من عمل بدیر ۲۔ ہمارا سٹلہ بھی من کر طلب و جہیزنے و علوار اکا بن ۲ متفق علیہ
سٹلہ لان یا مد مد کم بعد نیانی بحرہ خطب علی طرہ فیض فیکے القہار و جہیز من ان دکن
اناس اعطی اومندہ ۲ بشارتی سٹلہ ۱۰ نیکل الرمن واسطعان اونی مرید منہ بجا ۲
ابوداؤد و من کنت لایدر فاسکس الصالحین ۲ ابوداؤد

اچھے جو نیک بخت دیندار، مالی بہت، بلند حوصلہ، ذی استطاعت جس کے
چھر کسی قدر کم ذات ہے۔ مفت مسئلہ اگر بدون حرم و حجب کہیں سے
کچھ ملے اس کے لینے میں کچھ مضائقہ نہیں، اس میں سے کھائے کھائے
اللہ واسطے بھی دے معاملہ جو چیز شرع میں حرام ہے اس میں بار پھر
کریکے حیلہ و تاویل مت کرو، اللہ تعالیٰ دل کو دیکھتا ہے۔ معاملہ
مفت خواری سے یہ بہتر ہے کہ مالی بہت سے کھائے اور دوسروں کی خدمت
کرسے ابتر جو لوگ دین میں مشغول ہیں کہ اگر طریق معیشت کو، اختیار کریں،
وہ دینی کام برباد ہو جاوے ایسے لوگوں کو ترک اسباب جائز بلکہ بعض اوقات
دل ہے ان کی خدمت عام مسلمانوں کے ذمہ ہے معاملہ جس چیز
میں طبیعت صاف نہ ہو دل کھٹکا ہو وہ چھوڑ دینے کے قابل ہے،

معاملہ میں پیٹے میں ہر وقت نجاسات کے ساتھ تلبس رہتا ہو جیسے
بھنگی کا کام کرنا، چپکنے لگانا، ایسے پیٹے اور کٹائی سے بچنا چاہیے معاملہ
جو چیز گناہ کا آلہ بنائی جائے اس کو مست جو معاملہ ہمارے زمانہ میں

۱۱۔ من مرقان کان بہنی علیہ سلم پیچھے اسطوار ماقول علیہ تقریر یعنی قال خذہ فخذہ
و تصدق بہ نماحاک من ہر مال و انت عمر مشرفہ لہ مائل خذہ و انت جوفک ۱۲ خلق علیہ
۱۳ قال ابہر من خذہ حرم شوہا جملہ تم یا عودہ و اللہ ۱۴ متفق علیہ کہ اس و طبیب کفر
۱۵ سلم و ان و انکم من کفر، توحید ہی مفتر علیہ و انہ صوفی سیر اللہ لایستلیمون خذہ نے

۱۶ اس بقوۃ ۱۷ ۱۸ اثم ما حک فی نفس و زندقۃ صدر حالنا فاک اناس ۱۹ احمد علیہ من مکت
۲۰ انہ مشغول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اجرة، ایمان فہا علم یہ بہت فذل حق قال علیہ فاک
۲۱ و طہر رقیق ۲۲ بلکہ لانیور انہا شہ و لہ شہ و انہ و لہ طہر ہن و انہن ۲۳ احمد و زندقۃ ۲۴

باقی تھے، اس کو منظور نہیں کیا۔ بلکہ منظوری دنا منظوری دونوں کا احتمال ہے۔ تو تم جا کر اس کے سہارے کو خراب کر کے خود مت لینے لگو۔ البتہ جب وہ صاف انکار کر دے اس وقت خریدنے میں مضائقہ نہیں، اس سے معلوم ہوا کہ نیلام میں کسی کی ہاں بولنا کچھ ڈر نہیں۔ کیونکہ خود بائع نے بھی اس بولی کو منظور نہیں کیا اور کسی کو دھوکہ دینے کو چیز کے دام مت بڑھاؤ کہ دوسرا آدمی اور زیادہ بولی بول دے۔ اور وہ چیز اس کے گلے پڑ جائے اور کوئی دیہاتی اپنی چیز شہر میں فروخت کرنے آوے تو خود خواہ خیر خواہی جملانے کو اس کو بیچنے سے مت روکو کہ میاں ہمارے پاس رکھ جاؤ ہم موقع پر گرس قیمت سے بیچ دیں گے بلکہ اس کو نیچے دو، شہر والوں کو کسی قدر کفایت سے مل جائے گی البتہ اگر اس کا صریح نقصان ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں اگر گائے بکری جینی ہو خریدار کو دھوکہ دینے کی غرض سے یہ امت کر کے کئی وقت دودھ نہ نکالے تاکہ غن کو دودھ سے بھرا دیکھ کر، خریدار دھوکہ میں آجائے، اور زیادہ دام کو خرید کر بیچے بچتا دے معاملہ خود روگھاس کا بیجا درست نہیں اگرچہ سخاری ملو کہ زمین میں کھڑی ہو سی طرح پانی۔ معاملہ کوئی ایسی کارروائی مت کر جس سے خریدار کو دھوکہ ہو معاملہ اگر کوئی مصیبت زدہ یا اپنی ضرورت کو کوئی چیز بیچتا ہو تو اس کو صاحب ضرورت سمجھ کر مت بھاؤ اور چیز کے دام مت گراؤ یا تو اس کی اعانت کرو

۴۷۰ در بیان فضل از در بیان به کلان را قشوق علیه السلام انما جعلته فوق الطعام حتى يراه ان سرکن خلق فیس منی با سلم علیه السلام فی رسل الله صلی الله علیه وسلم من یحضره یحضره ۱۰ بود و ۱۰

میں آدمیوں کو، جانوروں کو آرام دینا ہوا اور وہ تنہا اے ملک میں بھی نہیں ہے
تو اس کو مت کھاؤ کہ جانداروں کو تکلیف ہوگی اس سے غلبہ ختم ہے۔

معاملہ بکریاں چرانا پیغمبروں کا طریقہ ہے۔ معاملہ مزدور سے کام لیکر اس کی مزدوری میں کوتاہی مت کرو۔ اس مقدمے میں سرکار عالی مدعی ہونگے عہدہ کے خلاف مت کرو۔ خصوصاً جب کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ ہو، اس مقدمہ میں بھی سرکار عالی مدعی ہوں گے۔ معاملہ کریم خانہ میں بعض لوگ اپنی اولاد کو یا بیٹے غلام دوسروں کے بچوں کو بیچ دیتے ہیں اس کا بیچنا یا خرید کر غلام سمجنا سب حرام ہے۔ اس مقدمے میں بھی سرکار عالی مدعی ہوں گے۔ معاملہ جو جھاڑ پھونک شرع کے موافق ہو اس پر کچھ تدارک نہ جائز ہے معاملہ اگر کھانا پکانے کو کسی کو آگ دینے تو ایسا ثواب ہے جیسا کہ وہ کھانا دے دیا جو اس آگ سے پکے ہے۔ اسی طرح نمک دینے کا ثواب ہے۔ معاملہ جہاں پانی بکرت میسر جو دہار کسی کو پلانے سے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب

[illegible]

سے اس کی بالکل اختیار نہیں ہے، بغیر عورت اس کو کہنے ہیں جس سے نکاح
 کسی عمر میں حلال ہو سکے معاملہ بلا ضرورت عورت کے لئے منع ہے
 کہ غیر مرد کو دیکھے اکثر عورتوں کو جہانگاہ کے قریب کی عادت ہوتی ہے۔ بڑی
 حاجات بات ہے معاملہ اولاد کا حق ہے کہ اس کا نام اچھا رکھو علم و
 لیاقت سکھلاؤ۔ جب جوان ہو جاوے نکاح کر دو ورنہ اگر اس سے کوئی صلہ
 ہو گیا تو اس کا وبال تنہا ہی گودن پر ہوگا۔ اکثر لوگ رکبوں کو بٹھار رکھتے
 ہیں بڑی بے احتیاطی ہے۔ معاملہ اگر کسی جگہ ایک شخص پیغام نکاح بھیج
 چکا ہے جب تک اس کو جواب نہ مل جاوے یا وہ خود چھوڑ بیٹھے نہ پیغام
 مت دو۔ معاملہ اگر کوئی شخص اپنا دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس
 عورت کو یا اس کے درشت کو مناسب نہیں کہ شوہر سے شرط ٹھہرائیں کہ پہلی
 منکوحہ کو طلاق دیدے۔ جب نکاح کیا جاوے گا اپنی تقدیر پر قانع رہنا چاہیے
 معاملہ نکاح مسجد میں ہونا بہتر ہے تاکہ اعلان بھی خوب ہو، درجہ بھی بہت
 کی ہے معاملہ رضا میں بڑی احتیاط درکار ہے۔ بدوین تحقیق طلاق رضاع
 رو پر واجب ہے اور جہاں مشبہ و شک شرکت رضاع کا بھی ہے نکاح نہ
 کرے معاملہ میاں بی بی کے باہمی معاملات خلوت کا درست

محکمہ تعلیم و اوقاف، مسماہ مسماہ ہر مذکورہ مسئلہ میں اولاد و نفیسی، مسماہ مسماہ کا بیٹے خیر و بد میں منع و اجازت
 قضاہ و اوقاف، مسماہ مسماہ ہر مذکورہ مسئلہ میں اولاد و نفیسی، مسماہ مسماہ کا بیٹے خیر و بد میں منع و اجازت
 اختیار و مسماہ مسماہ ہر مذکورہ مسئلہ میں اولاد و نفیسی، مسماہ مسماہ کا بیٹے خیر و بد میں منع و اجازت
 بالذکر، مسماہ مسماہ ہر مذکورہ مسئلہ میں اولاد و نفیسی، مسماہ مسماہ کا بیٹے خیر و بد میں منع و اجازت
 اور ضروری و اوقاف، مسماہ مسماہ ہر مذکورہ مسئلہ میں اولاد و نفیسی، مسماہ مسماہ کا بیٹے خیر و بد میں منع و اجازت

احباب سے یا مائیں، بیبیوں سے ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کو نہایت
 پسند ہے اکثر دلہا دلہن س کی پرمانہیں کرتے صحابہ کرام و ائمہ
 سے گھر اس میں تکلف و تفاخر نہ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 بی بی کا دلیر و دلیر جو سے کیا۔ حضرت صفیہ کے ولیمہ میں خرمادہ پیر اور بھی
 کا مالیدہ تھا اور سب سے بڑا دلیر حضرت زینب کا تھا کہ ایک بکری دوح
 ہونے اور گشت رشتی دیکھ کر پیٹ بھر کے کھائی گئی۔ ہفت سالہ بی بی کی
 کچھ علقی پر مہر کر دے۔ اس سے عداوت مت کر و اگر ایک بات ناپسند ہوگی
 دوسری بات پسند آ جاوے گی۔ سب سے ضرورت اس کو مت مار دے اور
 ضرورت موتی بھی زیادہ مت مار دے اور منہ پر ہرگز مت مار دے آخر اوقات
 کو اسی سے پیار و اخلاص کرتے۔ شرم بھی آوے گی۔ اس کا دل پہلے دبو
 گالی کلوج مت کر دے۔ رد ظہر کر گھر سے مت نکل جاؤ زیادہ خفگی ہو دوسری
 چار پائی پر سو رہو۔ جب دیکھو کسی طرح نباہ نہیں چوڑا۔ آزاد کر دے۔

گشت اور پوشہ: شہنشاہ علی بن علی علیہ السلام اس وقت تک پہنچے کہ علی بن علی علیہ السلام
 بعض ساتھیوں میں شہر کا گشت کیا۔ امرانہ طاع بہت نامتھی لیکن ان کے والدین اس کا
 مادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن علی علیہ السلام کے زینب علیہا السلام کے
 ان میں خیر و عواذ نہ تھی۔ گشت اذکات عند الزینب مرثیہ میں ہے کہ جاہ ہم انتہہ و شہر ساقہ
 کہ ترمید علی شہ فان انتہت انتہت وہاں علی علیہ السلام لا یجوز انکرا عورت جلد صدمہ فرمایا کہ ان کے
 متفق علیہ لا یجوز مومن مومن ان کو نہ تھا خفاضی صبا، عورت علیہ السلام فاقدا اقدار اقامتہ مدینہ
 اس کے نظریہ علی علیہ السلام ان کے لیے اذکات طاعت و عبادت اور ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے
 تفریح و تفریح ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے
 فی ہر ما شیء بین الہدایہ کل اللہ ابو داؤد

معاصی و عورت کو چاہئے کہ خاوند کی اطاعت کرے اس کو خوش رکھے اس کے حکم کو مانے نہیں خصوصاً جب وہ بہتری کے لئے بلا دے، اس کی دست سے زیادہ اس سے نان نفقہ طلب نہ کرے اس کے رو برو زبان درازی نہ کرے، بلا و اجازت اس کے فواخل نہ پڑھے، نہ نفل روزہ رکھے اس کا مال بدلتی اس کی رضا کے کسی کو نہ دے، نہ خود ضرورت سے زیادہ ٹھادے بلا اجازت گھر میں کسی کو نہ آنے دے، بلا سخت مجبوری کے اپنے منہ سے طلاق نہ مانگے۔ معاملہ اگر سمجھ توڑ پر کوئی شخص اپنی بی بی کو مائے اس کی وجہ غیر لوگوں کو دریافت کرنا خلاف تہذیب ہے شاید وہ بات بتلائے گی نہ ہو، مثلاً اس نے بہتری سے انکار کیا اور اس پر مالا ہوتو وہ کیا بندھے گا معاملہ بلا ضرورت طلاق مت دو۔ معاملہ حیض میں طلاق مت دو کہ شاید بلا ضرورت بوجہ نفرت طبعی کے سبب بھی

کشمش و طلاق لیکن نفقہ ملے اس میں دیوبند فقہ شریعت و اجازت یا امرأۃ ماتت فہو جہان الاذن و دخلت الخیۃ، اگر کسی کا ذرا عقل و عاقلہ ہو تو حاجت ملتا نہ مان کانت علی، تنویر، تہذیب، ہر حال کو قریب یا میں شفقہ، مسلم ان لہ امرأۃ فی سنانہا شیء یعنی ایضا ۱۱ ابو داؤد، ۱۲ کانت سوتہ و حوۃ نکفت الناس و خیرہ لا یحرم امرأۃ ایذاً فی زوجہا ۱۳ ابو داؤد، ۱۴ بخیرہ خوانی نفسہا و لا ۱۵، ۱۶ جیجی قہ و نزل فی حیۃ لا یاقوتہ، ۱۷ ای امرأۃ سالت تو زوجہا طلق فان غیر یاس نحرام علیہا رخصۃ، ۱۸ احمد و کرم ۱۹ میں منہا من غیب امرأۃ ملو و حیاء و عبد مل سیدہ ۲۰ ابو داؤد، ۲۱ لعل فی الرجل فیما قریب امرأۃ علیہ ۲۲ ابو داؤد، ۲۳ لیکن فیما علی بن النعمان، ۲۴ ابو داؤد، ۲۵ میں عبد اللہ میں عمر انہ طلق امرأۃ لدیہی ما فیہ فکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیتکلم لیسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۶ متفق علیہ ۲۷

کے دی ہو۔ معاملہ علانہ کی شرط طلاق نہایت بے غیرتی کی بات ہے۔ معاملہ محض قرآن سے اپنی بی بی کو بدکار یقین کرینا یا جو کہ اس سے جو اس کی صورت شہادت دیکھ کر کہہ دینا کہ یہ میری نہیں ہے بہت گناہ ہے معاملہ اگر عورت بد چلن ہو اور اس کا انتظام نہ کر سکے تو اس کو طلاق دیدینا چاہیے لیکن اگر اس سے محبت ہو اور ڈرتا ہو کہ بعد طلاق کے میں بھی اس سے مبتلا ہو جائوں گا تو نہ چھوڑے مگر حتیٰ اوسع انتظام و اندوختا چاہیے۔ معاملہ اگر اپنی بھکم سے عورت کو زنا کرتے دیکھ لیا تو اس کے بار ڈالتے سے خدا کے نزدیک گنہگار نہ ہو گا گو حاکم دنیا بوجہ عدم ثبوت شرعی کے اس سے قصاص لے۔ معاملہ خواہ مخواہ بلا قرینہ بی بی پر بدگمانی کرنا جہالت اور بکھر ہے۔ قرآن ہونے پر سے چشم پوشی کرنا بے غیرتی و دیوتی ہے معاملہ اگر نکل کے باہر میں کوئی تم سے مشورہ کرے تو خیر خواہی کی بات یہ ہے کہ اگر اس موقع کی کوئی خرابی تم کو معلوم ہو ظاہر کر دو یہ غیبت حرام نہیں ہے اسی طرح جس جگہ تم کو خاص کسی کی برائی کرنا مقصود نہ ہو بلکہ کسی کی تیسرے خواہی کی ضرورت

[illegible]

سے اس کا عیب بیان کرنا پڑے شرابا اس کی اجازت ہے بلکہ بعض جگہ واجب، معاملہ اگر خاندان یا وجود قدرت کے بوجہ قتل کے بی بی کو بقدر کفایت خرچ دیتا ہو تو بی بی چھا کرے سکتی ہے مگر حاجت سے زیادہ نفوس خرچ کرنے کو مینا جائز نہیں ہے۔ معاملہ اللہ تعالیٰ اگر مالی دے تو اول خویش بعد ورویش۔

معاملہ ستیا

اگر کوئی کافر تم کو زخمی کر کے یا کوئی عرصہ قلع کر کے جب تم بد لہ لینے لگوؤ یا اگر پڑھ لے یہ سمجھ کر کہ اس نے جان بچانے کو کلمہ پڑھ لیا ہے ہرگز قتل مت کرو اسی سے اسلام کے علم رحم ورحیق پرستی کا اندزہ کرینا چاہیے معاملہ کافر رعایا سے بلا قصہ کسی کو قتل کرنا بڑا سخت گناہ ہے۔ بہشت سے دور کر دیتا ہے معاملہ خود کشی کرنے کی سنت ممانعت ہے کسی طرح ہو۔ معاملہ مساجد میں سز جاری نہ کیا وے شاید بول وبرز خطا ہو جائے معاملہ مسلمان کسی کافر دمی کو قتل کر ڈالے دو س کے مقابلے میں قتل کیا جاوے گا۔ معاملہ اگر شکر اسلام سے اپنی درجہ کا آدمی بھی شکر کفار کو مان دیتے تمام اعلیٰ

شکر ندی، ایک دہرہ کہ اسودہ، متعلق علیہ السلام، و اعطی اللہ مدکم جیر فیدہ انفسہ، بل ویتہ ما مسلم جان من یلک شیء مذی تر یک فان فضل علی رقی تر یک شیء لیکذا و کذا، و مسلم اللہ عن اللہ و انہ قال یا رسول اللہ ما ہمت ان یقتل رجل من الکفار فاقطعوا عنہ کلا ما یست

قتلہ ثم لا ذنوبی بشیء منہ ائت اللہ فوف بیدان قاتلہ فانکذا الا شق علیہ اللہ من کتل حج مساجدہم معہ، و لکھوہ بطوری اللہ من قتل نفسہ شیء فی الدنیا و عیسر یوم البقیۃ من غیر اللہ لایقام اللہ و لدی مساجدہ و قریبہ اللہ، و علی جہد الرحمن بن سنان ابن ابی اسلمین قتل نفوس من

معاملہ اپنی وحشیانہ سزا جس کی برداشت نہ ہو سکے جیسے دھوپ میں گھر کر کے تیل چھوڑنا پنڈروں سے بیدرد ہو کر بے حد مارنا نہایت گناہ ہے۔ معاملہ تلوار چاقو کھل ہو کسی کے ہاتھ میں مت دیا تو بند کر کے دو یا تیرہ روز کھدو دوسرے شخص اپنے ہاتھ سے اٹھالے معاملہ کسی آدمی یا جانور کو آگ سے جلانا جائز نہیں معاملہ واجب قتل کو ہاتھ پاؤں کاٹ کر چھوڑ کر تڑپ تڑپ کر مر جادے حسرت نہیں۔ معاملہ پرندوں کے بچوں کو گھوسلوں سے نکال کر مارنا ان کے مایہ باپ بیتیوار ہوں درست نہیں معاملہ جس کے جادو سے لوگوں کو ضرر پہنچا ہے اور وہ باز نہیں آتا وہ گردن زدنی کے قاتل ہے معاملہ جو مجرم زنا اقرار کرے جو حق الامکان اس کو مال دینا چاہئے جب وہ برابر اپنے اقرار پر چلتا ہے اور چار بار اقرار کرے اس وقت سزا جہاں کی جادے۔ معاملہ اگر ایسا اقرار کرے مجرم آٹھ سزا میں اپنے اقرار واپسی سے چھوڑ دینا چاہئے معاملہ اگر غلط عورت پر رسوم

مسئلہ منہاج بن حکیم مراد علی رحمہ اللہ لایا دودھ و شیر وال شمس و صبحی و دویم اوست خانی ماہدا
غفرلہ عنہ بنی الخراج قتل ہشام، شہد سہیل، مول حدیثی، زید علیہ وسلم بقول منہ مدید بن حدین
عبداللہ بن علی بن الدینا مسلم، تری ثورانی، مریم شہزاد، اسفہ، مسلم، شہد ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مع العالی سبب موقوفہ، قمر صندی، شہد انہا رجبہ، شہد بخاری شہد بن مال
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد شہد اللہ قزوینہ، من اللہ، ابوہاؤد شہد قزوینہ، شہد فرحان قزوینہ
قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ
شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ
شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ، شہد قزوینہ

آداب معاشرت و خورد و نوش

اوپٹ۔ اگر سامن میں کھڑے ہو کر کھائے تو اس کو غور سے دیکھ کر پھر اگر
دل چاہے تو کھانا کھاؤ کیونکہ اس کے ایک بازو میں پیادہ دوسرے میں
شفا ہے نہ ہریلے بازو کو اول ڈھتی ہے۔ دوسرے بازو کے ڈالنے سے
اس کا تھک جاتا ہے اور اپنی سیم سے کھانے شروع کر دے اور اپنے
ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ بترنگر اس برتن میں کھانے کی چیز
خاصی طرح کا پھل، میوہ، شیرینی اس وقت جو مرغوب ہو جس طرف سے چاہو
اٹھاؤ اوپٹ میں چیزیں سب انگلیاں نہ ڈالنا پڑیں اس کو میں انگلی سے
کھاؤ نہ انگلیاں چاٹ لیا کرو اور برتن میں اگر سامن بچے تو اس کو بھی
صاف کر دیا کرو۔ اس سے برکت ہوتی ہے۔ اوپٹ اگر اٹھ سے لقمہ
چھوٹ کر گر جائے اس کو ٹھاکر صاف کر کے کھاؤ۔ کبریت کر دینے کی
نعمت ہے ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتی۔ اوپٹ۔ کھانا تو منع ہے ساتھ
کو کھاؤ شکیروں کی طرح تمکب لگا کر مت کھاؤ اوپٹ اگر کھانا کھے اور آدمی

۱۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۲۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۳۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۴۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۵۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۶۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۷۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۸۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۹۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۱۰۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۱۱۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۱۲۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۱۳۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۱۴۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۱۵۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۱۶۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۱۷۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۱۸۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۱۹۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۲۰۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۲۱۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۲۲۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۲۳۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۲۴۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۲۵۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۲۶۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۲۷۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۲۸۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۲۹۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۳۰۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۳۱۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۳۲۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۳۳۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۳۴۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۳۵۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۳۶۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۳۷۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۳۸۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۳۹۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۴۰۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۴۱۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۴۲۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۴۳۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۴۴۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۴۵۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۴۶۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۴۷۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۴۸۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۴۹۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۵۰۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۵۱۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۵۲۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۵۳۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۵۴۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۵۵۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۵۶۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۵۷۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۵۸۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۵۹۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۶۰۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۶۱۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۶۲۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۶۳۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۶۴۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۶۵۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۶۶۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۶۷۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۶۸۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۶۹۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۷۰۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۷۱۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۷۲۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۷۳۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۷۴۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۷۵۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۷۶۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۷۷۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۷۸۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۷۹۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۸۰۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۸۱۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۸۲۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۸۳۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۸۴۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۸۵۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۸۶۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۸۷۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۸۸۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۸۹۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۹۰۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۹۱۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۹۲۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۹۳۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۹۴۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۹۵۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۹۶۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۹۷۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۹۸۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۹۹۔ دینے والا ہوتا ہے۔ ۱۰۰۔ دینے والا ہوتا ہے۔

زیر دہ میں سب آدھا آدھا پیٹ کھلا۔ یہ نہیں ایک تو میر جو کر کھا دے دوسر
پیٹ پٹنا ہے اوست کھور، نگور مٹائی دینے واس قسم کی چیزیں اگر کھئی
آدمی مل کر کھادیں تو ہر شخص ایک ایک دانہ کھا دے۔ دو دو ایک دم سے
یسا بے تمیزی اور جوش کی دلیں ہے۔ اوست یا زہین خام۔ در کوئی بدبودار
چیز کھا کر جمع میں مت جاؤ۔ لوگوں کو تکلیف ہوگی، دوسٹ بہ جوش روزہ ناپ
توں کر پکار۔ زن ہند کی طرح اندھا دھند مت اٹھاؤ کہ آٹھ ان کی ہنسی
پھر ہی دن میں تمام ہو جاوے لیکن بچے ہوئے کو مت، پوتو میں بے
برکتی ہوتی ہے۔ اوست کھانے سے فارغ ہو کر اپنے وزق کا شکر بخالاؤ۔
اسی طرح پانی پینے کے بعد۔ اوست کھانے کے قبل اور بعد بھی ہاتھ دھو
لگی کرو۔ اوست بہت جلد کھا مت کھاؤ اس سے نقصان ہوتا ہے
اوست : مہان کی خواہداشت و مدارت کرو۔ ایک روز کسی قدر تکلیف کا
ٹھکانہ دو عین دن تک اس کا حق مہان ہے مہان کو ذرا نہیں کہ مہان کے
ٹھکر جم ہی جاوے کہ وہ تنگ آجاوے، اوست کھا مناسب ل کر

کھاؤ اس میں برکت ہوتی ہے۔ ادب جب کھا کھا چکو تو پہلے دسترخوان
! طرود خود اس کو چھوڑ کر امتحانات ادب ہے اور اگر اپنے سامنے سے پہلے
کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو۔ غوثا غوثا کھاتے رہو۔ کچھ نموارے دیکھنے
سے وہ جو کھا کھا کر ہوا اگر کسی وجہ سے (اٹھنا ہی ضرور ہے تو اس سے غصہ
کردو۔ ادب جہان کو گھر کے دروازے تک پہنچا تا منت ہے ادب
پانی ایک سانس میں مت پیو، تین سانس میں پیو، اور سانس لینے کے وقت
برتن منہ سے چلا کر لو۔ اور پانی بسم اللہ کہہ کر پیو، اور پی کر الحمد للہ کہو۔
ادب ۲۔ مشک سے منہ لگا کر پانی مت پیو۔ اسی طرح جو برتن ایسا ہو،
جس سے دغنا زیادہ پانی آجائے گا احتمال ہے یا اندیشہ ہے کہ اس میں سے
کوئی سانپ بھونڈا جامے ادب ۱۔ بلا ضرورت کھڑے ہو کر پانی مت
پیو ادب ۲۔ چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے ادب
پانی پی کر اگر دوسرے کو بھی دینا ہو تو داہنے واٹے کو پیسے دو پھر اپنے
واٹے کو، اسی طرح وہ ختم ہونا چاہیے ادب ۱۔ کنارہ ٹوٹے

[illegible]

و منی متین ہے پتو غل ہذا۔ ادب: کپڑا پہن کر اپنے مولیٰ کا اس میں
سکر یا دا کرنے سے بہت سے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔ الْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ کَرَّمَنِیْ هَذَا وَدَرَّ قَبِیْہِ مِنْ عَذْرِ خَوْلِیْ مِیْنِیْ وَلَا تُؤَخِّرْہِ۔

ادب :- امیروں کے پاس زیادہ بیٹھنے سے دنیا کی ہوس بڑھتی ہے عموماً پوشاک کی فکر ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جب تک کپڑے میں چونہ نہ لگا دے اس کو پانا نہ سمجھے۔ ادب :- کپڑے میں نہ اس قدر ریت و اہتمام کرے کہ انگشت نما ہونے لگے کہ ریا اور تکبر ہے۔ درنہ بالکل بد حقیقت میں انگشت کی نعمت کی ناکری ہے سادگی کے ساتھ توسط رکھے۔ ادب :- اپنی وضع چھوڑ کر (دوسری قوموں کی وضع و پوشش سے ایسی نفرت ہونی چاہئے جیسا کہ مرد کو لگتا ہے) کے پتے سے جو کہ عورتوں کی وضع ہے۔ ادب :- عورت کو باریک کپڑا پہنا کر یا ناٹا پھرنے سے۔ ادب :- گڑا مارشیم کا اور بلانا سوت ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ ادب :- مرد کو سوسے کی انگلی پھنسا حرام ہے۔ البتہ چاند کی انگلی کا مضائقہ نہیں مگر ساڑھے چار شے کم ہونا چاہئے

[illegible]

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

در دل آمد ہزار کاغذ سب چیریں ایمان کو تباہ کرنے والی ہیں۔

نواب

اوستی ہے اگر دشت ناک نواب نظر آئے تو بائیں طرف تین ہاتھ لگا کر دلو
تین ہاتھ لگا کر پانچویں شیطان اللہ جیمہ ٹھہرا دے جس کو دھڑ پڑھے ہوا کو
ملا دے اور کسی سے ڈر مت کرو۔ انشا اللہ تعالیٰ مجھے ضرور پہنچے گا۔ اوستی ہے اگر غریب
کہا ہو ایسے شخص سے کہ جو مقل ہو یا دوست ہو ناگہری بغیر نہ دے کیونکہ اگر شیعہ
کے موافق ہو جاتا ہے۔ اوستی ہے جو نواب کسی مت بناؤ بڑا سخت کتا ہے۔

سلام

اوستی ہے باہم سلام کیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔ اوستی ہے سلام میں
جان پہچان والوں کی تخصیص مت کرو۔ جو مسلمان مل جاوے اس کو سلام کرو۔
اوستی ہے سوار کو چاہئے کہ پیادے کو سلام کرے اور چلنے والے بیٹھے والے کو
اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو۔ اور کم عمر زیادہ عمر والے کو اوستی ہے۔ جو

اللہ اذراہم احدکم الریاء یجوز علیہ من یارہ انما یستغفر اللہ من شیطان و یغفر عنہ بنہ
الفرحان ہر سلام و بدش بہا مطلقا لنا لا تقوہ متفق علیہ رحمۃ اللہ علیہ یعنی مل کر نام تبرک
داؤا حضرت دشت و احبہ کلہ و تقرب الیہ وادی و دیامی و ابولکھارہ من فرحہ الفرہ
انما یارہ کل عینہ نام تربہ بخاری علیہ السلام علی شیخ اؤا فندہ تہتم اشواہم حکیم علیہ السلام
شیخہ و تقرب الیہ من حدیث و علی من تم تصرف و متفق علیہم لکھم لکھ کل الماس و سارہ
لکھ سارہ و التلیل لکھ الکثیر متفق علیہ مسلم العتیر علی الکثیر بخاری علیہ السلام و لکھ لکھ و لکھ لکھ
در ہر سلام ترک مذکور ہے

شخص ابتدا اسلام کرتا ہے اسکو زیادہ ثواب ملتا ہے اور تب اگر کئی شخصوں میں سے ایک شخص اسلام کرے سب کی طرف سے کافی ہے اسی طرح کئی شخصوں میں سے ایک شخص جواب دیتے ہیں ہے۔

استیذان

اور تب اگر کسی نے غصے جاؤ تو بدوں احادیث و اجازت کے اس مکان میں مت جاؤ اگرچہ وہ مکان مردانہ ہو اور زمین بار پکارنے سے اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلے جاؤ اسی طرح اپنے گھر کے اندر بھی بے پکار سے اندر بے غصے مت جاؤ شاید کوئی بے پردہ ہو۔ البتہ اگر کوئی شخص مجلس عام میں بیٹھا ہے اس کے پاس جانے کیلئے اجازت پینے کی حاجت نہیں۔ اور جب اگر پکار لے کے وقت مکان بالا پر چمکے کون تو یوں مت کہو کہ میں ہوں بلکہ اپنا نام بتلاؤ کہ زید ہے مثلاً

مُصَافِحَہ و مُعَالَفَہ و قِیَام

اور تب مصافحہ کرنے سے دل صاف ہو جاتا ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں اور تب محبت سے معاہدہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں البتہ شہوت حرام ہے

شکھ بخاری عنہما لہما اذا مررا ان سلیم احدہما یدب علی کف الآخر ان یدہ احدہما ۱۲ یعنی ہر دو کا شکھ لا یدبوا یقول فیہ یوم حکم حقیقہ اسوۃ و سلیم علی علیہما السلام انہما استاذنا احدکم فاما لکم ففعلنا لہ فلیس فیہ شیء بل انما یجوز ما ل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال استاذنا علی اسی نقل نعم ۱۱ شکھ عن جابر بن عبد اللہ انہما یسیرا علی دین حسن علی بن فہرقت اباب قتیبہ بن ذہقۃ اذا مررا فقالا لہما انکم ہما فحقق علیہ شکھ صافخوۃ سیاسیہ ہما شکھ فالتوا ان لہما صافیہ لم یزید ذنبہ لہما علیہ شکھ عن ابی ذر بن عوف الحدادی عن ابی ذر بن عوف الحدادی

اوست کسی بزرگ یا معزز آدمی کے آنے وقت قطعاً کھڑا ہونا مضائقہ نہیں
مگر جس نے بیٹھنے سے بیٹھ جانا چاہئے یہ کھار کی مشابہت ہے کہ مردار بیٹھا رہے
اور صبح حشم و خشم دست بستر کھڑے رہیں۔ یہ بیکتر کا شعبہ ہے البتہ جہاں زیادہ
بے تکلفی ہو کہ بار بار اٹھنے سے ان بزرگ کو تکلیف ہو تو نہ اٹھے

بیٹھنا، لیٹنا، چلنا

اوست بزرگ پرانگ و کمکر اس طرح لیٹنا جس سے بے پردگی ہو ممنوع ہے
ابتدا اگر بدن نہ کھلے تو مضائقہ نہیں۔ اوست بن ٹھن کر اترانے سے متعلق
اوست چاندز فریٹنا اگر برہہ و مجربہ جو تو مضائقہ نہیں۔ اوست اٹھنے سے
یٹھ اوست و سبسی چمت پر مت سوو جس میں آڑ نہیں شاید لڑھک کر گر
پڑو اوست کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں مت بیٹھو۔ اوست عورت اگر
بضرورت باہر نکلے تو شرک کے کنارہ کنارہ چلے بیچ میں نہ چلے۔

شعہ نورانی سیدکم متفق حیر من سوان تیشہ الریال تیا، فلینز متفقہ من لارہ اترہی حکمت
کال لم عین حصی حب ایہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کار اللہ لا مدہ لم یقو ما یعلوین کی اگر ہنسٹک
ہو مذی کشہ شیعہ، حکم نہ پیش، ہدی و جہد الی اللہ و لا حکم الا للہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ہدی
مشقیا و خدا اترہی تیرہی، متفق ہر شعہ و مشقیا و خدا اترہی تیرہی و خدا اترہی تیرہی و خدا اترہی
ضرر نفہ ہادی و متفق ہر شعہ کان بنی صلی اللہ علیہ وسلم و خدا اترہی تیرہی و خدا اترہی تیرہی
شعہ کان بنی صلی اللہ علیہ وسلم و خدا اترہی تیرہی و خدا اترہی تیرہی و خدا اترہی تیرہی
مذی و خدا اترہی تیرہی و خدا اترہی تیرہی و خدا اترہی تیرہی و خدا اترہی تیرہی
اشر و خدا اترہی تیرہی و خدا اترہی تیرہی و خدا اترہی تیرہی و خدا اترہی تیرہی

اور کسی کمال پر شیعہ مت یگانہ نہ ہو۔

حقوق و خدمت مخلوق

ادب کا باب کی خدمت کرو۔ جو وہ کافر سی ہوں امانی، طاقت بھل کر دیکھ کر نہ
رسول کے خلاف نہ کہیں ادب کی بھی ہے۔ اس باب کو برا کہنا جس کے جواب میں وہ ان کے اس باب
یاد رکھے کہ خود اپنے اس باب کو برا کہتا ہے۔ ادب کا وہ دین کی خدمت کا یہ سچا نمونہ سمجھنا چاہیے کہ
بعد ان کے انتقال کے نیک ملنے والوں سے مل کر ماحسان کیا جاتے۔ ادب کا وہ دانا کا دانا
ملوک کرو اور یہ وہ نم ہے۔ یہ ملوک کریں۔ ادب کا وہ اس کے متعلق کیلئے اپنے سلسلہ قربت
کی تحقیق کرو۔ ادب کا وہ خالہ کا حق میں مثل میں کے ہے۔ ادب کا وہ اگر مل باب تا خوش
مرگئے ہوں تو ان کے لئے ہمیشہ دعاؤں استغفار کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان
کو رخصت کر دیں گے۔ ادب کا وہ چپا کا حق میں مثل باب کے ہے۔ ادب کا وہ بڑا
بھائی کا حق میں باب کے ہے۔ ادب کا وہ بیویوں تو اور لاؤ کی پرورش کا ثوب ہی

مردمانوں کی پرورش کی زیادہ فضیلت ہے ادب سے جو کہ گریہوں، اور عربوں کی جبریزی رس کی کو جہاد کے برہنہ تھا ہے ادب سے تمیم حواء پر ہوا غیر موم کی کفالت عمارتوں کی معیت بہشت میں نصیب ہوگی۔ ادب سے وہ دیکھ بھی حق ہے کہ اسکو علم و یاقوت سکھائے، ادب سے پڑوسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دے بلکہ جس قدر چاہے اس کو رفع ہو سچا و ادب ایک درہم سے کہ اس طرح ہمہ رہی کر دے۔

جو غضب سے پھر رو آوے در ذکار نہ دگر عضو ہمارا منہ نہ قرار
دُشِب: عاجقہ فی کار برسی میں حتی نامکان سعی کہ دگر خود استطاعت نہ ہو
کھی سے معارش ہی کو اردو بشریکہ جس شخص سے منہ دیش کرتے ہو ہی کو کوئی ضرر یا
تکلیف نہ ہو دُشِب: خاتم کی حیسرہ نو ہی اس طرح کہ وہ کماں کو ظلم سے باز رکھ
دے مظلوم کی نصرت تو بہت سی ضروری ہے ادُشِب کسی کا عیب دیکھو تو اس کو پتہ
کر دے کہ تے مت پھرو۔ دُشِب کسی کو سختی منگی میں مبتلا دیکھو تو حتی الامکان اس
کی مدد کر دے۔ ادُشِب کسی کو حقیر مت سمجھو کسی کی جات و مال و آبرو کا نقصان

[illegible]

مت گوارا کرو۔ **ادب** کسی کو دکھ مت دو۔ **ادب** جوابات اپنے لئے پسند کرتے
ہو وہی دوسرے کیلئے پسند کرو۔ **ادب** جس جگہ صرف تین آدمی ہوں دو آدمی تیس
کے علیحدہ ہو کر سرگوشی نہ کریں۔ وہ یہی سمجھے گا کہ میرے بارے میں کچھ کہتے سنتے ہوئے
اس سے کون رنج ہوگا۔ اگر ایسی ہی کوئی ضروری بات کہنا ہے تو ایک درشت شخص کو
کسی سے بلا میں یہ دونوں علیحدہ ہو جائیں۔ وہ دونوں علیحدہ۔ **ادب** سب
کی خیر خواہی کرو۔ **ادب** مخلوق پر رحم و شفقت رکھو۔ **ادب** چھوٹے پر بڑوں
بڑوں کی تعظیم کرو۔ خصوصاً بوڑھوں کی۔ **ادب** اگر تمہارے رد پر کسی کی نفی
ہوتی ہو حتیٰ الامکان اس سے رد کو اس کی طرف سے جواب دو۔ **ادب** کسی میں
کوئی عیب دیکھو بلطف دہری اس کو مطلع کرو۔ نہ دوسرا شخص اس کو دیکھ کر دوسرا
کمرے گا۔ **ادب** اپنے دوستوں اور رفیقوں سے ابھی طرح پیش آؤ۔
ادب ہر شخص کے رتبے کے موافق اس کی قدر و منزلت کو دیکھ کر ایک ملحدی مت
ہو۔ **ادب** بڑی سنگدل کی بات ہے کہ تم پیٹ بھر کر بیٹھو اور تمہارا پردی ہوگا پڑا ہے
ادب غرض کی بدستی پہلے سچ ہے محض اللہ کے واسطے بے غرضی و دوستی و محبت رکھو

[illegible]

سلوک و مقامات

اس میں چند باب در ایک فائدہ ہے فائدہ جلیلہ صحت طریقہ میں
 صوفیہ کے بیان میں دل تو اوپر کی تقریبے اس طریقہ کی صحت معلوم ہو چکی ہے،
 مگر چونکہ اکثر خشک مزاج اس طریقے سے انکار کیا کرتے ہیں اس لئے زیادہ تر
 تقویت دینا یہ دیکھ کے لئے بامستقلان مختصر اماند کو رہتا ہے قَالَ اللہ عز
 وجل نفختہا سلیمان۔ وَقَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ولقد کان خیما قبلہ کو من کلام محمد ثوبان یک فی امتی أحد
 فائدہ عمیق علیہ وَقَالَ اللہ تعالیٰ وعلیہا من لدنا علیہا
 بعض عارفین کا قول ہے کہ جس کو ظلم باطن سے کچھ بھی حصہ میسر نہ ہوا اس کے
 خاتمہ پر ہونے کا اندیشہ ہے اور امانتی حصہ یہ ہے کہ اس کی تصدیق اور تسلیم کرنا ہوا
 منکر کی یہی کافی نضر ہے کہ وہ اس سے محروم ہے۔

بلدی گوید اسرار عشق دمی : یخزاد تابیر دورج خود پرستی

یہ خلاصہ ہے امام غزالی کے ارشاد کا کہ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۱

الاحسان ان تعبدوا الله کانک تواد فان لم تکن تواد فانه
یوالک۔ اس کو بعد بیان واسلام کے ارشاد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ
علاوہ عقائد ضروریہ و اعمال ظاہرہ کے کوئی «چیز بھی ہے اس کا نام اس
حدیث میں احسان آیا ہے اور اس کی حقیقت بیان فرمانے سے معلوم ہوا کہ
وہ یہی طریق باطن ہے کیونکہ بدون اس طریق کے ایسی صورتیں ہرگز میسر نہیں ہوتی
اور لاکھوں مقبر آدمیوں کی شہادت موجود ہے جس کے غلط ہونے کا عقل کو احتمال
نہیں ہو سکتا کہ ہم کو اہل باطن کے پاس بیٹھنے سے یک نئی حالت اپنے باطن میں
عقائد و فقہ کے علاوہ محسوس ہوتی ہے۔ جو پہلے نہ تھی اور جس حالت کا اثر یہ ہے
کہ طاعت کی رغبت اور معاصی سے نفرت، عقائد کی جنگی روز افزاوت ہے یہ بھی
نہایت قوی دلیل ہے کہ طریق باطن میں کوئی چیز ہے اس کے علاوہ زندگیوں کے شرف
و کمالات اس «جہ مغتوب میں جن کی انتہا نہیں اگرچہ یہ کوئی قوی دلیل نہیں،
مگر استقامت شریعت کے ساتھ اگر خرق عادات ہوں تو صاحب خوارق کے کامل
ہونے پر اطمینان بخش ضرور جہتے ہیں۔ یہ خلاصہ ہے قاضی ثناء اللہ کے ارشاد
کا۔ بہر حال بہت کا مقتضی تو یہ ہے کہ صاحب ذوق بنو۔ اگر اتنی توفیق نہ
ہو تو خدا کے لیے انکار تو نہ کرو۔

پہلا باب بیعت میں

عادۂ عقد یوں ہی جاری ہے کہ کوئی کماں مقصود بدون استاذ کے حاصل نہیں ہوتا تو جب اس راوی میں آنے کی توفیق ہو، استاد طریق کو صرور تلاش کرنا چاہیے جس کے فیض تعلیم و برکت صحبت سے مقصود حقیقی تک پہنچے۔

گر ہوائے یں سفر داری دما دامن روبرو بگریہ پس برا
ورادت ہاش صادق ایف آیا بی گنج عرفان، کلید
بے وفائی ہر کہ شد درواہ عشق علم یکہ شت داندا گاہ عشق!

چونکہ بدون علامت تہاش ممکن نہیں اس لئے اس مقام پر شیخ کمال کے شہر الشہود علامات مرقوم ہوتے ہیں۔ اول علم شریعت سے بقدر ضرورت واقف ہو جو خواہ تفصیل سے ہو یا صحبت علم سے تافاد معارف و اعمال سے محفوظ رہے درحالیہ کو بھی محفوظ رکھ سکے ورنہ مصداق ادخولیتین ثم است کماہ میری کند کا ہو گا۔ دلام نقلی ہو سنی از کلاب کار و اہلو علی مختار سے پتہ چلا جو سود تارک دنیا راعب سخت جہاد بڑی باطنی خاموشی پر عزم و کثرت ہو اور نہ طالب کے طلب پر بڑا اثر پڑے گا۔ چھدا وہ مریدوں کا حیاں رکھے کہ کوئی امراں سے خلاف شریعت و طریقت ہو جادے تو انکو تنبیہ کرے پہلچم یہ کہ بزرگوں کی صحبت ٹھائی ہو ان سے فیوض و برکات حاصل کئے ہوں اور یہ ضرور نہیں کہ اس سے کرات و عوارق بھی ظاہر ہوتے ہوں۔ نہ یہ ضرور ہے کہ تارک کعبہ ہو دیا کا حرمیں و طالع ہو۔ اتنا کافی ہے راز قوا میں، رواقی متعلق اس کے

نفاذ آداب طالب و شیخ و حکم تعدد شیوخ و غیر مسائل جزیرہ میں بیان کئے جا رہے تھے۔

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عکادہ بیعت اسلام و حزوہ و غیرہ کے مقامات سوگ کی بیعت بھی لی ہے کا نصیح نکل مسلم دان لا یحافو فی اللہ لومة لائم و لا یسئلوا الناس شیئاً پس اس کے سنت ہونے میں کوئی شک نہیں۔ بعدہ یہ حیدر شہاد بیعت خلافت کے سلسلے نے صحبت پر اکتفا کیا تھا۔ پھر زندہ کی رسم بھائے بیعت جاری ہوئی۔ جب واسم خلفاء میں نہ رہی صورتی نے اس سنت مردہ کو پھر زندہ کیا۔ ان لوگوں میں رہی ابتدا اس لقب صوفی کی سو خیر تقویٰ میں تو صحابی اما بھی، تبع تابعی، امتیاز اہل حق کیلئے کافی نقاب تھے۔ پھر خواص کو زیادہ عباد کہنے لگے پھر جب فتن و بدعات کا شیوع ہوا اور ملی زلیخ بھی اپنے کو عباد و زائد کہنے لگے۔ اس وقت اہل حق نے امتیاز کیلئے صوفی کا لقب اختیار کیا اور دوسری صدی کے اندر اس لقب کی شہرت ہو گئی۔ (دقیقہ)

یہی ہر علم کے لئے زیر حواجی کرنا، اور اللہ کے حکم کے مقابلے میں کسی کی دلت لا خوف و خوار نہ کرنا اور لوگوں سے کچھ نہ مانگنا

دوسرا بابِ یا صنتِ مجاہدہ میں

اس میں دو دکن میں سبیلِ مجاہدہ اجمالی میں جانا چاہئے کہ اصول اس کے چار امور میں قلتِ اہم، قلتِ طعام، قلتِ زمام، قلتِ احتلاط مع الاہم من سببِ حور میں مرتبہ اولیٰ سببِ تعلیمِ شیخ کامل ملحوظ رکھے نہ اس قدر کثرت کرے جس سے غفلت و قنوت پیدا ہو نہ اس قدر قلت کرے جس سے صحت و قوت زائل ہو جاوے غلامیہ یہ کہ نفس کے مطالبات و غم میں حقوق و مظلوظہ حقوق و دہ جس سے تو ہم بدن و بقائے حیات ہے مظلوظ جو اس سے نادم ہے۔ حقوق کو باقی اور مظلوظ کو کافی کرے۔

فائدہ عظیمہ ۱۰ سالانہ طریق نے حزن و غم کو اعلیٰ درجہ کا مجاہدہ قرار دیا ہے کہ اس سے نفس کو پستی و شکستگی حاصل ہوتی ہے جو کہ آثارِ عبودیت سے ہے اور یہ امر ثابت معلوم ہوتا ہے، یہاں سے یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ سالک کو جو قبض میں آجاتا ہے وہ علامت اس کے بعد و طرد کی نہیں کیا عجیب اس کا تصنیف و مجاہدہ مقصود ہو ہرگز اس کی شکایت نہ کرے، ہر تسلیم خم کر کے، پنا کام کرتا رہے۔

باغیاں گرہ خور سے محبت گلِ بایں شش ۰ بر خاستے خدا، بحرین مہربان بایں شش
ایمل اندر بند ز نفس از پریشانی مثال ۰ مرغ زیرک چون دام آند تمل بایں شش
ابرمل وفاق فرماتے ہیں: صاحب الغفران یقطع من طریق اللہ تعالیٰ سالا
یقطعہ من فقد حزنہ سنین، البتہ فکر لایمیں قلب کا مستی یا اس کو دیتی ہے۔

۱۰ جو اس میں ۱۰ حدیث شریف میں ہے کہ من دواء اللہ یحکم و یصلیٰ - حزن دائم
الفرح و الدائم - و صدق اللہ تعالیٰ ۰

فصل شہ خوف میں یہ قال اللہ تعالیٰ واغثونی الایۃ۔ وقال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم من خاف اوج بلع المذول لانات سلفہ اللہ غایۃ الا ان سلفہ اللہ الجنة۔ رواہ ترمذی۔

ماہیت:۔ قلب کو درد ناک ہوا ایسی چیز کے حال میں جو ناگوار طبع ہو اور اس کے رزق و آغ پرنے کا اندیشہ ہو۔ طریق تحصیل:۔ اللہ تعالیٰ کے قہر و قاب کو یاد کیا کرے اور سچائی

فصل تہ زہد میں یہ قال اللہ تعالیٰ لکیلا تاسو علی ما فانتکم ولا تفرحوا بما آتاکم وقاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذل صلاح هذه الامة الیقین۔

الماہد:۔ دل صا دھا السمل:۔ دمل رواہ بلحق فی شعب الیمان۔

ماہیت:۔ کسی رغبت کی چیز کو چھوڑ کر کسی سے بہتر چیز کی طرف آں ہونا۔ دنیا کی رغبت غلبہ کر کے آخرت کی طرف رغبت کرنا۔ طریق تحصیل:۔ دنیا کے عیوب اور مضرتوں اور فنا ہونے کو۔ اور آخرت کے فایز اور بقا کو یاد کرے در سوچے۔

فصل ثی توحید میں یہ یہاں توحید تعالیٰ مزید ہے:۔ قال اللہ تعالیٰ اللہ حلقکم

ما نعولوب الایۃ۔ وما تشاءون لان یشاء اللہ رب العالمین۔ وقال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعلم ان الامة لو اجمعت علی ان یفعلوا شیئاً

لم یضربوا علیہم من امر ما یرایا من اللہ مسلم نے جوڑا ہے۔ ت جمع سے جفا ہے۔ مرجع بھی

جفا ہے۔ منزل پر پہنچ جاتا ہے جس والا خدا سو لگتا ہے۔ کافرا کا سودا جنت ہے۔ کفر سے بچو۔

چیز پر اور خوشی کے نہ ترجیح دے۔ یہ سوچو کہ وہاں اللہ عز و جل اللہ صلی علیہ وسلم کی موت کی تقریر

ہے۔ یہاں توں گاڑا ہی۔ موت کا بل ہے۔ یہ طور اہل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو دس بار تک یاد فرمایا

خدا اس سے کہ تم کسی چیز کو تم پر لانا چاہتے اور یا اس سے کہ تم نے جان لو کہ تم کے سب نفی ہو اور حق ایک

تو کہ نفی نہ ہو۔ پس اس کے گواہی چاہا کہ اللہ کھڑی ہے۔ اور اس کے بعد نفی ہو جائی کہ تم کو طرز پہنچائی گئے۔ یہ وہ

چاہا کہ تم گواہی چاہو کہ اللہ کھڑی ہے۔

لونیضوٰک الابیحے قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشئ لم
 یضروک بشئ قد کتبہ اللہ علیک۔ رواہ احمد۔ البیہقی مزی +
 ماہیت :- یہ یقین کرنا کہ بردن ارادۂ خداوندی کے کچھ نہیں ہو سکتا۔
 طریق تحصیل :- مخلوق کی عمر ہزار خالق کی قدرت کو یاد کرے اور سوچا کرے
فصل شکر میں :- قال اللہ تعالیٰ وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون موکل
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واذا سألتم فاسأل اللہ اذا استعنت
 فاستعن باللہ رواہ احمد والترمذی۔

ماہیت صرف وہی ہے جس کا ہر قلب کا اعتقاد کیا طریق تحصیل اسکی عبارت
 اور وعدوں اور پانی گذشتہ کامیابیوں کا یاد کرنا اور سوچنا۔
فصل محبت میں :- قال اللہ تعالیٰ یحبہم ویحبونہ الایمۃ وکان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب اللہ لغناہ ومن کرہ
 بغاۃ اللہ کرہ اللہ لغناہ ویتفق علیہ۔

ماہیت :- طبیعت کا کامل ہونا ایسی چیز کی طرف جس سے قدرت حاصل ہو،
 یعنی میلان اگر قوی ہو جاتا ہے اس کو عشق کہتے ہیں طریق تحصیل دنیا کے طلاق

مکمل فرمایا اللہ تعالیٰ نے ادا اللہ ہی پر چاہئے کہ توکل کریں۔ ایمان والے اور فرمایا اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اور حبیب اللہ کچھ تو اللہ سے مانگا اور جب ملے گا پورا اللہ سے مدد چاہو۔ سلفہ از کتاب رز
 سلفہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوست رکھتا ہے اللہ ان کو اور وہ دوست رکھتے ہیں، اللہ کو اور اللہ ہی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دوست رکھتا ہے اللہ کی قدرت سے دوست رکھتا ہے اللہ اس کی طاقت سے کہ جو
 براہین ہے اللہ کی صفات کو یا سمجھتا ہے اللہ اس کی طاقت کو۔

کو قطع کر کے یعنی غیر اللہ کی محبت کو دل سے نکالے۔ کیونکہ وہ جہتیں ایک دوسری میں جمع نہیں ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کے کلمات و صفات و انعام کو یاد کرے اور سوچے
فصل شوق میں۔ **قدس** اللہ تعالیٰ من کان یرجو القضاء اللہ فان اجل
 اللہ لات الایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسألک اللہ
 فی وجہک والغشوف الی لقاءک۔ رواہ مسلم۔

ماہیت جس محبوب چیز کا من ورجہ علم ہوا اور من ورجہ علم نہ ہوا اسکو بحال رہتے در
 دیکھنے کی خواہش طبعی ہوتا طریق تحصیل محبت کا پیدا کرینا کیونکہ محبت کچھ
 شوق لازم ہے۔

فصل انس میں۔ **قدس** اللہ تعالیٰ ہوا سنی انزل اسکیئت فی قلوب
 المؤمنین الایۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقعد قوم
 یذکرون اللہ الا حفتمہم المسلمیکہ وخشیتمہم الرحمة ذکرت علیہم
 اسکیئت۔ وذاکرہم اللہ فیمن عنہ۔ رواہ مسلم۔

ماہیت۔ جو چیز من ورجہ ظاہر و معلوم ہوا اور من ورجہ مخفی و مجہول ہو اگر وہ مخفی
 ہے اس میں ہی شوق کی نسل ہے کچھ قال بو عثمان و قشیرہ فریاء اللہ تعالیٰ نے جو اللہ تعالیٰ کا
 کا میر واد ہے تو اللہ کی مدت (یعنی موت) تو آتے ہی والی ہے اور قرار سے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ہاتھ میں تھوڑے کرپرت تیرن ورجہ مایک کی اور شوق تیری ملاقات کا۔ اللہ اس میں جو احوال
 ہے مقلات میں اس کا ذکر تھا آگیا کیونکہ وہ شاد مہمنہ ہے جو اللہ فرمایا اللہ تعالیٰ کے وہ اللہ ہے
 کر آتا کیس در اعلیٰ کے حوٹوں کے دلوں میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹھے ہیں تو
 کر ذکر کرے جس اللہ کا ذکر غیر حق میں من کو خاک کر رحمت در احوال یعنی ہے ان کو رحمت خداوندی اور
 تو کہ ہے انہر شین در انہر شین اور یاد کرتا ہے اللہ اس کوں میں جوں کے اس میں یعنی خاک کی جاعت میں

پر تفریق ہو کر اس کے دراک کی خوشی ہو اس کو شوق کہتے ہیں اور اگر وجہ معلومہ پر تفریق ہو کر اس پر فرح و سرور ہو اس کو انس کہتے ہیں یہ فرحت کبھی یہاں تک غلبہ کرتی ہے کہ مطلوب کے صفات جلاں پیش نظر نہیں رہتے اور اس وجہ سے اس کے اقوال و افعال میں کسی قدر بے تکلفی ہونے لگتی ہے اس کو انصاف اور ادب کہتے ہیں۔ چونکہ یہ بھی آثار محبت سے ہے اسکی تحصیل کیلئے کوئی جداگانہ طریق نہیں ہے۔

نقص رضا میں :- قال الله تعالى رحمه الله عنهم رضوا عنه الآية وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سعادته ان آدم رضاه بما قضاه الله له. رواه حماد وترمذی۔

ماہیت : حکم قضائے اعتراض نہ کرنا، مذہبان سے مدول ہے، بعض اوقات اس کا یہاں تک غلبہ ہوتا ہے کہ تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی۔ یہ بھی آثارِ محبت سے ہے جس کی تختیں کا جدا کا۔ طریق نہیں ہے۔

[illegible]

فصل شہدتی میں یہ مراد اس سے خالص شہدتی ہے یعنی مقامات میں عبادتی ہوگا۔ **قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ لَمْ يَسْتَكْبِرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّدُوقُونَ** اور عن عائشہؓ قالت مر الرنبی علی اللہ علیہ وسلم یأبی بکر وہو یعلن بعض رقیقہ فالتفت ایہ فقال لعائشہ وصدیقین لے قول الی بکر لا اعدو۔ رداء البیہقی نے شعب الایمان۔

ماہیت۔ جس مقام کو حاصل کرے کمال کو پہنچا دے اس میں کسر نہ رہے۔ طریق تحصیل۔ ہمیشہ نگران رہے اگر کچھ کمی ہو جاوے تو اس کا ملکہ کرے۔ اسی طرح چند روز میں کہاں حاصل ہو جاوے گا۔

فصل مراقبے میں۔ **قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا** وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَحْسَنُ أَنْ قَصِدَ، اللَّهُ كَانَ عَلَى قَرَاءَةِ فَان لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَانْصَرَفَ رَدَّاءِ مُسْلِم۔ وَقَالَ عَلِيٌّ الْمُسْلِمُ أَحَقُّ بِاللَّهِ جِدًّا تَجَاهَلَكَ رَدَّاءِ الْحَمْدِ وَالْتِمَاضِ۔

سہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمائی تو وہی جی جی رہا نہ لے اللہ پر اللہ کے رسول پر پھر کچھ تردد نہ ہو گیا اور چاہا کیا پہنچا جان الی اللہ کی طرف میں لوگ ہیں اور یہ ہے کہ اب حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ہم علیہ السلام کا گھر طہرت ہو کر رہا۔ اور وہاں ایک غوم نعت کر رہے تھے آپ ان کا طرب منور ہوئے اور فرمایا نعت کرے دل لے اور یہ جو ملتی پھر اور بکر رہے کیا ہے ایسا نہ کریں گا اور اللہ از کائنات الخریف اللہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ ہے سر حیرت کا تجاہل اور فرمایا رسول اللہ ﷺ علیہ السلام نے احسان یہ ہے کہ اللہ کی ایسی عبادت کرو کہ گرام سے دیکھ رہے ہو نہ گرام سے دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور فرمایا اللہ کا احسان کہ وہاں آگے اپنے تئیں ۱۱

ماہیت: ہر دل سے دھیان رکھنا اس شخص کا جو اس کا دیکھ بھال کر رہا ہے۔
 ہر بقیہ تحصیل یہ جانے کہ اللہ تعالیٰ میرے ظاہر اور باطن پر مطلع ہے اور
 کوئی بات کسی رخت اس سے پوشیدہ نہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی عظمت و
 قدرت و جلال اور اس کے خواب و غیبت کو بھی یاد کرے اور اس کی منانیت
 سے وہ دھیان بندھنے لگے گا کہ پھر کوئی کام خلاف مرضی اللہ تعالیٰ کے اس سے

نہ ہو گا۔

فصل فکر میں۔ قَالَ اللہ تعالیٰ وَیَعْرِیہ اللہ الامت الیٰ یٰ اَیُّہا

عالمہم یتفکرون ۵ وَ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَشْرَہَا
 مَا بَیْنَ اَعْلٰی مَا یَفْقَہُ رِیَاضَ اَحْمَد۔ ماہیت: دو معلوم چیزوں کا دہرائیں
 حاضر کرنا جس سے تیسری بات ذہن میں آباد ہے۔ مثلاً ایک بات یہ جانتا ہے کہ
 آخرت باقی ہے۔ دوسری یہ بات جانتا ہے کہ باقی قابل ترجیح کے چنانچہ دنیا
 کے تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ آخرت قابل ترجیح کہے۔ ان دونوں چیزوں کا
 حامل بنی اللہ بن کہنا بھی ہمیں کا طریق ہے۔ ان مقامات مذکورہ کی تفصیل سے اور
 مقامات بھی درست ہو جاتے ہیں۔ لغوی، وریح، قاعدت، یقین، عبودیت،
 استقامت، حیا، حریت، قوت، خلق، ادب، معرفت جن کا ذکر ان خصوص
 میں ہے۔ اتقوا اللہ من حین اسلام الیٰ ترکہ ما لا یصلیہ للقضاء
 کما لا یفنی و ہا لا اخوتہم یوقنون ۵ وَ اعبد ربک حتّٰی یتلک الیقین

ملکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور بیان کرتا ہے اللہ لوگوں کیلئے تعالیں شاید کچھ سوچیں، فکر کریں اور
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس اہم مسئلہ پر ذاتی حیرت کو مٹائی ہو۔ ۵

إِنَّ الْكَذِبَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا آيَةً - اسْتَحْيُوا مِنَ الْمَوْتِ
 حَيَاتِهِ يُؤْتِيهِمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ بِهِنَّ حَصَصًا صَدَقَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَتَمَّيْ أَمْسِي وَأَمَّا لَكَ لَعَلَّ خَلْقَ عَظِيمٍ مَا لَأَمَّ الْبَعْرُ وَمَا
 طَعَنَ وَمَا قَدَّرُ اللَّهُ حَقَّ قُدْرِهِ - (تفسیر) چونکہ ترتیب بہت ظاہر ہے
 اس لئے ہم نے تفصیل کو موجب تطویل سمجھا۔

دوسری قسم اخلاق و مبہمہ میں

اصول چند چیزیں ہیں۔ شہوت، آفاتِ سان، غضب، حق، حسد، حریص، ناپا، نکل
 مرض، حبِ جاہ، ریا، عجب، اغرور، ان چیزوں کا زائل کرنا، سلک کو ضرور ہے ان
 کو بھی چند فصول میں ذکر کرتے ہیں۔ مثل قسم دہانکے یہ بھی احیاء مکتول ہے۔
 فصل شہوت میں ہے۔ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبِزِينَةِ الْقِيَمَاتِ يَتَقَبَّلُونَ الشَّكَاةَ
 أَنْ تَبْلُغَ أَهْلًا عَظِيمًا - ماہیت بہ ظاہر ہے معالجہ مجاہدہ اگر ناجائز ہے
 مجاہدہ کا طریق باب دوم میں معلوم ہو چکا ہے۔ فصل آفاتِ سان میں قَالَ اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ وَبِزِينَةِ الْقِيَمَاتِ يَتَقَبَّلُونَ الشَّكَاةَ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ حَمَتِ مِنْ رِوَاةِ أَحَدٍ وَالْمَرْءُ سَدَى بِهِ سَتِي تَفْتِيهِمْ فِي فُضُولِ بَاتِي
 كَرْنَا، خلاف شرع باتیں کرنا، بحث و مباحثہ ناحق کا ٹکڑا لڑائی کرنا، کلام میں
 بناوٹ و کلف کرنا، کلامی ٹھوچ کرنا، کسی پر منت کرنا، گانا بجانا، دل مٹی

سے ادا چاہتے ہیں وہ لوگ کہ پروا کرتے ہیں، حشر ہوں گی حق سے پھر جائے تم بہت پہنچاؤ
 • سہل نہیں ہوتا ہے کچھ بات مگر نزدیک اس کے نگینا ہے تیار • + + + + +

ختم باغیہ ہا اھن حوھن المشرط علی اھلک والشوف لدینہ دواہ الذمندی
 ماھیت دو لوگوں کے دونوں کا سفر ہو جانا جس سے وہ لوگ اس کی تعظیم و اطاعت
 کریں۔ معالجہ یوں سوچے کہ جو لوگ میری تعظیم و اطاعت کر رہے ہیں تو یہ لوگ نہیں گئے
 تھے میں انہیں گناہ پر لایا میری دعائی چیز پر خوش ہونا تھائی ہے۔ اور دوسرا علاج
 یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے کہ شروع کے خلاف قور ہو مگر عرفاء اس شخص کی شان کے
 خلاف ہو اس سے لوگوں کی نظر میں ذلیل ہو جاوے گا۔ مگر مقتدا کو ایسا کام کرنا یہاں
 نہیں دین میں قور نہیں تھا۔

فصل ریاضیہ۔ قال اللہ تعالیٰ یزادون انکاس الایۃ وقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ان یسید السیاد مشرک دواہ اس ما جتہ

ماھیت۔ اللہ تعالیٰ کی طاعت میں یہ قسم کرنا کہ لوگوں کی نظر میں میری قدر
 ہو جائے معالجہ: حب جاہ کو دل سے نکلے کیونکہ ریاء اسی کا شعبہ ہے اور عبادت
 پوشیدہ کی کرے یعنی جو عبادت کہ جماعت کی نہیں ہے اور جس عبادت کا اظہار ضرور
 ہے، اسکے لئے ازانہ حب جاہ کافی ہے۔ ایک طریق معالجہ کا حضرت سیدی مرتضیٰ
 مدنی رحمہ اللہ حاکم محرمہ والندہ دامت برکاتہم کا اور شاد فرمودہ ہے وہ یکے کے عبادت
 میں ریاء جو اس کو خوب کثرت سے کرے پھر نہ کوئی انکاس کر لیا نہ اس کو یہ خیال رہے گا
 وہ چند روز میں ریاء سے عادت پھر عادت سے عبادت اور فلاں بن جاد بھی۔

بقیہ حاشیہ ص ۱۲۶ دو جہے بھیڑیے کہ بکریوں کے گام میں بھول دیئے جائیں اسی طرح کوئی عبادت نہیں
 کرتے جتنا آدمی کی حوصلہ ہل پڑ جائے پڑاں کے دین کو تباہ کر دے ۱۱ حاشیہ صفحہ ۱۲۷ ص ۱۲۷
 جن وہ لوگوں کو اور فرما رہا ہوں یہاں اس نے تحقیق قور دیا یہاں بھی شرک ہے ۱۱ ۱۱

فصل في تجزئته قال الله تعالى ان الله لا يحب المتكبرين وقال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

من حردل من کبر و داء مسلم۔ ماہیت ۱۔ اپنے کوششوں میں دوسرے سے بڑھ کر سنبھلا، معاویہ: اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرے، اس کے مقابلہ میں اپنے کمالات کو بھیج پائیگا اور جس شخص سے اپنے کو بڑا سمجھتا ہے، اس کے ساتھ تعظیم و تواضع سے پیش آدے یہاں تک کہ اس کا جوگر پوچھا دے۔

فضل عجب میں۔۔۔ قال اللہ تعالیٰ اِنَّا فَجَّجْتُمْ كَذٰلِكَمْ الْاٰیۃِ وَقَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے ما الہدایات نہ ہوئی متبع و شیعہ مطاع

وإعجاب امرئ بنفسه وهو أشد من رواه، لبيد حتى في شعب الإيوان

ساحیت :- اپنے گماں کو اپنی طرف بہت کرا دیاں کا خوف نہ ہو تاکہ شاید سلیب ہو۔

بادی۔ مہال جوہ۔ اس کہاں کرھٹا کے خود زدی بھیجے اور اس کی شقیں کے قدرت

کو یاد کر کے ڈرے کہ شاید سلیب ہو جائے۔

فصل عدد ۱۱۱ :- قال الله تعالى ولا يضيئكم بالعلم الغرور والاريا وفان يتون

کہ تھے، بلکہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ وود رہا درمیان، اندیشہ کے شعب

ماہیت و جو شعاعوں میں سمائی کے

مواثق ہوا اور اسکی طرف جھپٹا، اسے جو کسی شہید اور سبط اللہ کے دھوکے کے سبب

سہ ماہی خورق نامہ جبکہ بیلا حسنہ جو عالم کو سکھایا زیادہ ہوگا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو شخص

اور یہ ان سب کے بڑھکے ہیں۔ دوسرے ہونگڈے مگر تھوڑے انوں ہی مشیطان اور فریڈاؤنوں طریقہ سے ہونگ

۱. در کتب معتبره و معتبره

اس پونفس کو طینان حاصل ہونا۔ معالجہ ہمیشہ اپنے ۴۱ سال کا کو قرآنِ حدیث
 دہرنگانِ دین کے قولِ خاص سے ملتا رہے۔ ان روایں کے اذکار سے باقی برکتِ سب
 دفع ہو جائیگی چنانچہ ہر سچے انسان اوصافِ حمیدہ و ذمہ کو کسی بزرگ سے دیکھتا ہے
 میں مختصر اجمال کے ساتھ جمع فرماتا ہے وہ باریاں قابلِ یاد رکھنے کے جگہ ذیل عبارت
 کے ہیں

(رباعی)

خواہی کہ توی بہرِ قربِ عظیم نہ چیزِ نفسِ خویشِ فرما تمہیں
 مہرِ شکر و طاقتِ دقلم و معیتِ توفیقِ دل و دل در شاہِ شہیں

(رباعی)

خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ وہ چیزِ بدن کن مذکور و نسیہ
 خوش راہی و غنیمتِ دروغ و غیبت بختِ شکر و یادِ کبر و کیست

مختصر یہ جانا چاہیے کہ مقامِ مراقبہ کے متعلق دو چیزیں اور ہیں۔ ایک مشاہدہ
 کو مراقبہ سے پہلے ہے۔ دوسرے مشاہدہ جو مراقبہ کے بعد ہے۔ مشاہدات یہ کہ: اللہ
 صبح کو اٹھ کر تھوڑی دیر زبانی میں بائیں کر اپنے نفس کو خوب فحاش کرے کہ دیکھ فلان
 فلان کام کیجیو، اللہ فلان مت کیجیو، اسی کے بعد مراقبہ یعنی تہجداشت اسی معاہدہ کی
 رکھنا چاہیے جب دل تمام ہو پھر وہ وقت نماز سے کہہ کر۔ یعنی صبح سے شام تک۔ جو
 اعمال کئے ہیں ان کو تفصیل یا ذکر سے جو تک کام کئے ہوں ان پر شکر لکھی جاتا ہے۔
 جو بڑے کام کئے ہوں یا تک کاموں میں کوئی آئینہ پیش ہو گئی ہو اس پر نفس کو کھست
 و زجر و توبیخ کرے اور اگر خالی زجر و توبیخ کافی نہ ہو تو کچھ نہ سب سزا لکھی تجویز
 کر کے عذر و تدبیر کرے تاں اظہر تائی و لفظِ نفسِ صادقِ مٹا لکھی (دارالعلوم)
 سلمہ پانچ کر دیکھ جاتا ہے کہ نفس کیا چیز ہے جس سے دل دیکھتا ہے کہ

تیسرا باب مسائل فرعیہ میں

اس باب میں بعض بعض ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ چند اصول ہیں
فصل: بعد دھو کے مروجہ نہیں ہونا جو مرد و عورتوں کے پہلے ہوا۔ فصل: دینا
کو عبادت میں دوسروں سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ عبادتِ داخلہ میں زیادہ ہوتا
ہے۔ فصل: غرقِ عادت کوئی قسم پر ہے ایک قسم کشف ہے دوسری قسم ہے کشف
کوئی کشف آتی۔ کشف کوئی یہ کہ بعد مکانی یا زمانی اس کیلئے حجاب نہ ہے کسی چیز کا
حال معلوم ہو جائے۔ کشف آتی بلکہ علوم و اسرار و معارف متعلق ہو کہ کے یا متعلق
ذات صفات کے اس کے قلب پر وارد ہوں یا عام مثال میں یہ چیزیں متحمل ہو کر
مکشف ہوں۔ دوسری قسم ابہام ہے کہ صوفی کے قلب پر زمینان کے ساتھ کوئی طرح
الہا ہو۔ کسی اقصیٰ فیصل کی آواز سے ملتا ہے۔ تیسری قسم تصرفِ تاثیر ہے یہ دو طرح
ہے تاثیر کرنا باطنِ حریف میں جس سے سکھتی تھائی کی طرف کشش پیدا ہو تاثیر
کرنا دوسری کشیائے عالم میں خواہ ہمت سے یا دعا سے، بے شمار حکایتیں اس
باب میں دیا جائے سے منقول ہیں۔

فصل: کشف و ابہام سے علمِ فنی حاصل ہوتا ہے اگر رافقی قولہ شش و عہ
کے ہے قابلِ قبول ہوگا، ورنہ جب سترگ ہے و اگر غوغا شرعیہ کی طرف ہو

سے اسکو غوغا نہیں دے نظر غوغا ہے آثار کا بخاری کلمہ میں سماہ نے خوب میں یاد دی اور غوغا
کے قبول غوغا سے پہلے ہوا تر مذکور ہے کہ اس کی تردید ہو کہ کھڑے آثار میں یا نہیں ہو کہ
آئی و کا دار اقصیٰ کی کہ میں اور غوغا میں اس پر مل جاتا ہے کہ کلمہ شریعت واقعی ہے سوچ میں ہو سکتی

سوداں خودایت یک امر خفی ہے اس کے معلوم کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور اگر معلوم کرنے سے یہ مقصود ہے کہ ہم ان سے مستفید ہوں تو ان کی صحبت و تقیم سے لبرل حاصل کرو۔ جب اپنی حالت و ذہن پر مستحضر ہو گئے خود ہی معلوم ہو جائیگا کہ شیخ کا تقیم و فصل طریق تلاش پیر کا ملکی کا حاصل کرنا جب ضرور طریقہ و عادت اللہ میں ہی جاری ہے کہ بے توسیل پیچھے یہ راہ قطع نہیں جوتی اس لئے پیر کا تلاش کرنا ضرور طریقہ طریق اس کا یوں ہے کہ اکثر درویشوں سے جن پر احتمال کمال کا ہو ملتا دے۔ اور کسی کی حجب جوتی اور انکار میں مبادت نہ کرے مگر جلدی سے بیعت میں نہ کرے۔ اول یہ دیکھو کہ فرست پر مستقیم ہے یا نہیں، اگر مستقیم نہیں اس سے قطع ہو۔ مگر فوراً دیکھو اس سے حاصل جوتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے **وَلَا تَطِيعُوا وَفَاسَكُمْ** **أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَطِيعُوا مَنْ أَطَاعَ قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَا** **أَتَيْكُمْ هُمَاءَ وَكَانَ أَمْرُهُمْ خُفَاً**۔ اور اگر شریع پر مستقیم ہے تو خود اس کا ایک اور دل ہوتا تو ثابت ہو گیا۔ مگر اس شخص کو تعصبات و تعصب کی ہے اس سے ایسا بیعت نہ کرے بلکہ یہ بھی دیکھو کہ اس کی صحبت سے قلب میں کچھ اثر و فیض اللہ تعالیٰ کی صحبت، دنیا و مافیہ سے نفرت پیدا ہوتا ہے یا کفایت کسنا اقل یعنی کمزور کم کو خود ہی صحبت میں اس کا محسوس کرنا دشوار ہے۔ اس وقت یوں چاہئے کہ اس کے مریدوں میں سے جسکو ماضی راستہ گرو دیکھے اس سے شیخ کی تاثیر کمال دریافت کرے۔

مفسرہ مت بلغیہ کے محققین نے کسی مرد یا عورت کو اللہ کے کسی خاصہ سے رو کیا اللہ نے اس کا جسکے دل کو جسے داخل کر دیا اپنی پاؤں سے اللہ دعا اپنی خواہش کا پیرز ہے اور اس کا کام اللہ کے لئے ہے اور

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاسْتَعِذُوا بِاللَّهِ الْكَلِمَاتُ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۵
 در حدیث میں ہے۔ اِنَّمَا شَعَاءُ اِنَّمَا السُّوْلُ۔ مگر کوئی مقبر آدمی شہادت
 دے اس کا اعتبار کرے اور جو بہت سے آدمی ایسی شہادتیں دیں تو زیادہ اطمینان
 کا باعث ہے مگر وہ گوہی دینے والے قرآن سے سچے معلوم ہوتے ہوں۔ مرطبان
 میں پرند کے مصداق نہ ہوں، اس میںیاں کے بعد اس سے بیعت ہو جاوے اور
 اس کے ارشاد کے موافق ظنلاً آمد کرے۔

فصل تعداد پیر میں۔ اگر ایک شیخ کی خدمت میں خوش افتخاری کے ساتھ
 ایک مقدمہ مدت تک رہا مگر اس کی صحبت میں کچھ تاثیر نہ پائی تو دوسری جگہ اپنا
 مقصود تلاش کرے کیونکہ مقصود مدت تھا ہی ہے نہ شیخ۔

رُیَاعِی

باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ! در تو نہ رومی و صحبت آپ گشت
 نہ بہ رز صحبتی گریزای میباشش در نہ کند مدح عزیزان بکشت
 لیکن شیخ اول سے بد عقائد نہ ہو سکتے ہیں کہ وہ کافر مکمل ہو مگر اس کا حصہ
 وہاں نہ تھا۔ اسی طرح اگر شیخ کا انتقال قبل حصول مقصود کے ہو جاوے یا طاعات
 کی اسد نہ ہو جب بھی دوسری جگہ تلاش کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ قبر سے فیض
 لینا کافی ہے۔ دوسرے شیخ کی کیا ضرورت ہے کیونکہ قبر سے فیض تعلیم نہیں
 ہو سکتا۔ لہذا صاحب نسبت کو حوالہ کی ترقی ہوتی ہے۔ سو یہ شخصی

خستہ ہیں پوچھ لو، میں علم سے۔ مگر ہر تہ نہیں جانتے ۱۱

علمتہ جیادہ جیل کی منتظر اور دوسرا کار اور دریافت کر رہا ہے اور دل سے ۱۲

نواسی تعلیم کا محتاج ہے، اوروں کی بھی رعیت کی ضرورت نہ ہوتی، ماکوں قبیلوں
کا میں بلکہ انیسواں موجود ہیں۔

فصل ۱۰ اور بلا ضرورت محض یہ وہ ہونے کی کوئی جگہ سمیت کن ایست ہو ہے،
س سے بیعت کی برکت جاتی، ہوتی ہے اور شیخ کا لقب محکور ہوتا ہے وہ نسبت
حق ہونے کا ہمیشہ ہوتا ہے اور ہر جاتی مشہور ہو جاتا ہے۔

فصل ۱۱ اور اگر شیخ کی محبت سے قلب میں کچھ تاثیر معلوم ہوتی ہو اس کی صحبت کو
غیبت سمجھے اور اس کے عشق و محبت کو دل میں محکم کرے اور اس کی پوری پوری اعلیٰ
کرے اور اس کو خوش رکھے کوئی ایسا حرکت نہ کرے جو اس کے عکس کا باعث ہو کہ اس
سے فیوض نید ہو جاتے ہیں سورۃ ہجرات کی اول کی آیتوں میں آداب نبویہ بتائے گئے
ہیں شیخ چونکہ غلبہ کامل نبی کا ہے اس کی محبت و ادب کا بھی دہی حکم ہے۔

فصل ۱۲ مشہور ہے کہ اپنے پر کو سب سے افضل سمجھے غائبوں میں انکال ہے کیونکہ
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَلَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِ النَّاسِ لَفَعَلْتَ فَعْلًا كَبِيرًا" اسکو
محبت میں یا سمجھاؤ مہذور ہے اور غلبہ سکر نہیں ہے۔ تو تاہم سمجھے کہ میری تلاش سے
زندہ ہو کر اس میں سے یہ نفع پہنچاے و لا شخص مجھ کو نہیں مل سکتا ہکذا نقال
سیک سنگ مرشد شیخہ الحاجہ الحافظ محمد امداد اللہ دامت برکاتہم۔

فصل ۱۳ شیخ سے گر جانا، کوئل نسل قابل حراسی سرزد ہو جائے تو اعتراض نہ کرے
حضرت لوی و خضر علیہ السلام کا واقعہ یاد کر۔

مترادف یہاں علامہ حلی
معدودی مدنی و مکتبہ خیریت

آپا پیر، مکتبہ خیریت، مدنی
مکتبہ خیریت، مدنی

علیہ وسلم موافق بیت صلوٰۃ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 انه علمه هو اعباده ثم سلا قوله تعالى وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي اسْتَجِبْ
 لَكُمْ اَنْتَ الَّذِي تَسْتَعِذُّونَ عَنِّي سَيِّدُ خُلُقٍ جَهَنَّمَ وَاتَّخِذْ
 وَقَالَ الله تعالى وَالَّذِينَ ثَبَتَتْ اَعْيُنُهُمْ اَلَىٰ آثَانَا فَكَانُوا
 فَصْلًا ۝ اولىٰ بعضی کسی نبی کے وہ ہے کو نہیں پہنچ سکتا، نہ عبادت بعضی معاف ہو
 سکتی ہے بلکہ خود کو زیادہ عبادت کا حکم ہے۔ البتہ مجتہد وہ کہ مستوجب لو اس پر
 ہے، مفرد وہ ہے بدل معصی ہو تا ہے نہ صحابہ کے مرتبہ کو کئی دن پہنچ سکتا ہے
 لقولنا تعالیٰ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ وَاَمْرًا عَلِيمًا اسلم خیل اور وقت قریبی ولا جملہم
 علی ان المعصیۃ کلہم عدو ونقول محمد الله بن المبارك عن سابعین
 الصادق علیہ السلام فی معادینہ عن من ادیب القرافی وعمار الخمرانی
 فصل ۱۰ قبریں اونچی اونچی رہاں پر گنبد بنانا اس میں دعوم احکام کرنا، بیت
 کی روشنی کرنا، جیسا آج کل طرح ہے زندگی یا مردے کو سجدہ کرنا سب
 ممنوع ہے۔ البتہ زیارت کرنا اور اچھا تو اب کرنا، اگر صاحب نسبت
 ہو ان سے فیوض نیا بہ سب بھی باتیں ہیں۔

خبر ۱۰۰۰ فرمایا تھا ہے ربی مجھ سے مجھ میں قبول کر دے گا شیک جو لوگ میری عبادت بخیر کرتے
 ہیں تقریب دہل ہونے چھ میں نہیں ہو کر در فرما اللہ تعالیٰ نے اور میں کو تم پر دے جو خدا کے ہوا
 بند ہے میرے تعالیٰ میں ۱۰۰۰ سے کہو کہ اللہ تعالیٰ سے مراد اُم رتک بنری است جو اللہ تعالیٰ عبدہم
 نے فرمایا سب زہلوں میں بہتر میرا نام ہے اللہ میں نے کہ سب، جماع ہے کہ میرے سب سب اولیٰ ہیں
 اور سب قول عبد اللہ بن ہادی کہ جو اللہ میں سے ہیں کہ جو جبار حضرت صدیق کے ٹھکانے کی آگ میں
 زیادہ بہتر حضرت دینا قرنی اللہ تعالیٰ نے عبدہم عن زمرہ قرانی سے ۱۰

فصل ۱۔ پیر بھی ناراض نہ بیٹھ رہے۔ کلمات میں ترنی کرنا رہے۔ قال، فذہ تعالیٰ
 قُلْ أَذِیتُ زِدْنِی عِلْمًا۔ دعویٰ کمال کا نہ کرے اس اہم نعمت میں مضائقہ نہیں۔
 قَالَ اللَّهُ تَعَالٰی لَا تُزِکُّوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَنْتُمْ تَعَالٰی وَاَنْتُمْ تَعَالٰی وَبَلٰی حَقُّ مَعِ
 اور احشائے ہر نفس پر نہیں ہے۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالٰی حَرِّیْضٌ عَلَیْکُمْ مَرِیْضٌ کے
 ساتھ شفقت محبت سے رہے۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ زُکُوْفٌ سَخِیْمٌ
 ان کی خطا و تصور سے دست بردار ہے۔ قَالَ تَعَالٰی وَلَا کُتَّ فَخِیْطًا الْقَلْبِ
 لَا تُعْطُوا مِنْ خَوْلَیْکَ فَاَغْفَ عَنْهُمْ الْاٰیۃ وِتٰیَادِیْل کی خاطر سے انکو علیحدہ
 نہ کرے قَالَ تَعَالٰی لَا تَطْرُقُ السَّیِّئَاتُ بِیْذِکُمْ وَتَهْتَمُّ اِلٰی قَوْلِیْ فَتُکَلِّفُ
 مِنَ الظَّالِمِیْنَ اَدَمَرِیْذِلٌ سے متوقع دنیا طلب نفع و نسیبی کا نہ ہو قَالَ تَعَالٰی
 تَرْیَبُیْذِلٌ لَا یَسْتَمْتِعُوْنَ اِلَّا بِیَا وَاخَالٍ لَا اَسْمَعْلَمُ عَلَیْہِمْ اَجْرُوہ اور ابدانے
 خلق پر مبر کرے۔ لقولہ علیہ السلام رحمہ اللہ اخی مؤمنی لقد اشد
 اکثر من ہذا التصید۔ اپنے کو ممانت و وقار سے رکھے ورنہ مریدوں کی
 نظر میں بے وقعتی ہوتے سے حق کو قبیض نہ ہوگا

سہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ سے محمد اسے رب بڑھادے بزرگم اللہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سبکی بیان کو
 ہے تقویٰ کی اور قیاد اور جو نعمت خدا سے رہا کی ہے، سکریاں کر رہے۔ سہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ ہر سہ
 ہیں خدا کی بھلائی کہ سہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے غصوں پر لطیف اور مہربان ہیں سہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر
 جو ہے تم کو نہ سخت دل ایک جہ ہے وہ لوگ خدا سے پاس سے ہیں سوا کہ ان کے تصور کہ سہ فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے نہ ہوا پہ پاس سے ان لوگوں کو جو چاہتے ہیں، چھ رہا کہ صبح اندشام چاہتے ہیں اس کی بات
 کہ یہ ہے تم پر اس کا کہ حساب نہ ہو پہ حساب کہ جو بہادور تم انکو ہر چہاڑا خدا سے
 سہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاہتے ہر یہ حدیث دنیا کی ان فرمایا ہیں مانگا، ہونا اس پر کسی اسم کا یہ ۱۰

لما ورد فی حقہ علیہ السلام من براء من بیسہا بہ ومن براء من
 قریب اجہ و نحوہ۔ اہ ایک مرتبہ کہ دوسرے پر ترجیح نہ دے۔ لہذا تعالیٰ جتنے
 دُعاؤں البتہ اگر ایک کو خدا کی طلب زیادہ ہے اسکو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں اور
 اسی کو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں۔ اور ایسی حرکت نہ کرے جس سے طغیانی کی تلافی
 ہوگا اس میں طریق ارشاد مسدود ہوتا ہے قَالَ اِنَّكَ صَافِيٌّ كَا عِيَارِ اِيٍّ اَمَّا وَاَوَّلُ بَابٍ
 سے یہاں تک کہ مضامین ارشاد اعلیٰ بین کے ہیں جو قاضی ثناء اللہ صاحب سیانی جی
 کی عمدہ تصانیف سے ہے۔

فصل تصور شیخ میں: اس کو برزخ اور رابطہ واسطہ بھی کہتے ہیں اس
 کے یہ معنی تو سچ تک کسی محقق نے نہیں فرمائے کہ خدائے تعالیٰ کو پیر کی شکل میں سمجھ
 یہ نہ محض باطل ہے اور اگر اِنَّ اِلٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ خَلْقَ مَوْدُوْبٍ سے دھوکہ ہو تو سمجھ
 لینا چاہیے کہ صورت نامک مسمیٰ کو نہیں کہتے۔ مثلاً یہ بولتے ہیں اس مسئلے کو
 صورت ہے حالانکہ اس مسئلہ کی نمک منہ نہیں ہے بلکہ صورت کے معنی صفت کے
 بھی آتے ہیں تو انسان کو آخر سچ، باعبر وغیرہ عنایت ہوا ہے اس لئے اسکو صورت حق
 کہا گیا غرض یہ معنی تصور شیخ کے بالکل بے اصل ہیں۔ محبت حق میں استغور مذکور ہے
 کہ شیخ کی صورت، وہ اس کے کمالات کے زیادہ تصور کرتا ہے اس سے محبت
 پیدا ہو جاتی ہے اور نسبت قوی ہوتی ہے اور قوت نسبت سے طرح طرح کے
 برکات ہوتے ہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں عرش میں آیا ہے کہ چودھری صاحب نے کہا کہ اس سے خوف کو تا تھا اور
 چودھری صاحب نے کہا کہ میں نے یہاں پہنچوں ہے صلے نور پڑھائے درجہ عرشاں تک پہنچے
 دے اللہ کی طرف سے تحقیق حضرت نے پیدا کیا تا پہنچی صورت پر

اور بعض محققین نے تصدیق فرمائی ہے کہ ایک خیال دو حکم خیاں کا دفع ہوتا ہے اس سے بھگوانی میسر ہو جاتی ہے اور نظرات دفع ہو جاتے ہیں چنانچہ حضرت شاہ کلیم اللہ صاحب قدس سرہ نے کشکول میں یہی حکمت فرمائی ہے اس کے بعد فرماتے ہیں وہر چند برزخ لطیف تو ہوا از معانی حقوہ بود کا مذکور ہو دہر چند کشف بود از صور مرئیہ بود کا مذکور ہوا دہر حال اس میں جو کچھ حکمت و فائدہ ہو باقی کا تجربہ ہے کہ یہ شغل خواص کو تو مفید ہو تا ہے اور عوام کو سخت مضر کہ صورت پرستی کی نوبت آ جاتی ہے اسی واسطے ائم غرانی وغیرہ محققین نے عوام اور فقیہ کیلئے ایسے اشغال کی تعلیم سے منع فرمایا ہے جس سے کشف وغیرہ ہوتا ہے اس لئے عوام کو تو باطل سے بچانا پانچواں اور خواص بھی اگر کریں تو احتیاج کی حد تک محدود رکھیں اس کو حد ضرورت اور ہر وقت اپنا عین دستگیر نہ سمجھیں کیونکہ حضرت تصور سے کسی صحبت شاید روبرو حاضر ہو جاتی ہے کسی تودہ نفسی خیال ہوتا ہے اور کسی کوئی لطیفہ وغیرہ اس شکل میں متشکل ہو جاتا ہے اور شیخ کو کھڑا نکلتا خبر تک بھی نہیں ہوتا اس مقام پر اکثر نادانف لوگوں کو تعزیش ہو جاتی ہے ۔

فصل: مولاؤں کو دست بردست جیت نہ کرنا چاہیے رسول اللہ علیہ السلام نے

مسئلہ جواہر نہیں مسئلہ یسوع الیہی شیخ ان بغیر فی العرب فلان علم یحیٰ ذکیا فہی تمکنا مرہقا وانما ہریم
شیخہ انکرہ حکمیں پر ڈال دیا اعلیٰ ہذا کا ذکر و اسنو اقرۃ اویسہ جبریت پروردی انتہا احی مسئلہ
یسع حضرت یوسف علیہ السلام نے وقت امر و زینجا کے حضرت یعقوب علیہ السلام کی موت سے دو مہینے
سزا تھے بنیسا و حضرت یعقوب علیہ السلام نہ تھے اگر حضرت یعقوب علیہ السلام پر تہ توہر کہ حضرت
یوسف علیہ السلام کا مصر میں محکوم ہونا یا بچے چھو پر پٹان ہونا ان پیشوں سے عبور کرنے کے لئے
اوشاد و قوتنا کی مددنی خوب سمجھ لو۔ ہلد

کبھی کسی عورت کو بیعت میں ہاتھ نہیں لگایا۔ اجنبی صورت کو ہاتھ لگانا حرام ہے صاحب محبوب اس لکین می نو لید۔ "بیعت کنا یدن شو ان دین ست اگر نہ غایت است جو کالت محارم نسبی یا رضاعتی بیعت کند و آنچہ شرائط است بکوفہ بغیرید ذوق و دامن و بد و اگر شو ان حاضرند و پردہ مرید کند بیعت دست نہ کند چنانچہ ہمہ باد جہاں کند با عورت نہ کند ہمہ در کتاب نہ کو راست کہ بن در حق مردالت کہ ما را قبول کردی بعورت امر دشمنی پسند است۔

فصل سماع میں :- ہر چند یہ مسئلہ اختلافی ہے لیکن اگر مانعین کے دلائل سے یہ نکل قطع نظر کر کے اس کو جائز سمجھا جاوے تب بھی تو جوڑ کے بہت سے شرائط ہیں۔ اصناف سے دیکھا جائے کہ اس زمانے میں کون مجلس ان آداب و شرائط کے ساتھ ہوتی ہے لہذا چون ہیں نہ زمان نہ مکان۔ صرف ایک رسم رہ گئی ہے ہر قسم کے لوگ مختلف نفسانی غرض سے جمع ہوتے ہیں۔ اور بزرگوں کے ہر فیصلہ سخت بدنامی ہوتی ہے۔ یہی تمام پر صرف حضرت مطلقاں مشائخ قدس سرہ کاوشاد قواعد الفول سے نفل کئے دیتے ہیں۔

چند چیز موجود شود سماع نگاہ شنود آن چہیت مسمع مست و مسموع و مستمع و آلہ سماع مست فرمود و مسموع گویند ۱۰ ست می باید کہ مرد تمام ہاند و کدک و عورت نباشد اما مسموع آنچہ میگوید باید کہ قرب و فتن نباشد و مستمع آنکہ می شنود باید بختی شنود ملو باشد از یاد حق و آواز سماع و آن مزامیر است چون چنگ و در باب ذیل آن باید کہ در میان نہ باشد بن چنین سماع حلال است۔

اب آگے اصناف در کار ہے در اگر ان شرائط سے بھی قطع نظر کیا جائے تب بھی

سمجھنا چاہیے کہ سماع میں ایک خاص اثر ہے، کیفیت فانیہ کو قوت دیتا ہے، اس زمانے میں چونکہ اکثر نفوس میں غیث و غلبہ غیر اللہ غالب ہے، اسی کو غلبہ ہوگا پھر جب حب غیر اللہ حرم ہے تو اس کے سبب کو کیا فرائیے گا؟

فصل ۱۰: خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ استسراق میں ترقی نہیں ہوتی، کیونکہ ترقی عدم عمل سے ہے، اور اس میں عمل کا انقطاع ہو جاتا ہے۔ فصل ۱۱: شارح مجلس راہ فرماتے ہیں کہ معنی اہل کمال کی تعلیم سے بدون غلبہ حال کے خلاف شریعت کلمات منہ سے نکال کر کافر مت بنو صاحبِ حق من راہ کاشمیر ہے۔ تراکیمیت احوال مواجید مشکوٰۃ فرہادانی بتقلید۔

فصل ۱۲: مرجع الہدٰی میں ہے کہ اگر سکرو غلبہ میں صوفی کے نہ سے کچھ نکل جائے تو اس پر نہ اعتراض کرو، نہ تنقید، طریقِ اسلام سکوت ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اس شخص پر اعتراض نہ کرو باقی وہ بات تو ضرور قابلِ اعتراض ہے خصوصاً جبکہ عوام کو مضرب ہو، اس وقت اس کی قلبی ظاہر کر دینا واجب ہے۔

فصل ۱۳: قرن و حدیث کے ظاہری معنی کا انکار کرنا کفر ہے البتہ ظاہر کو تسلیم کرنا اور اس کے باطن کی طرف جوہر کرنا متقین کا مسلک ہے۔ مثلاً حدیث میں یہ ہے کہ جس عمر میں کتا ہو دامن فرشتے نہیں جاتے۔ بل ظاہر سے تو کتا ہونے کو برسمبھا مگر دل میں صفاتِ کلیہ کو ہمیشہ جمع رکھا۔ ان میں تو یہ کسر رہی مگر کان موجود ہے جس سے مرہٹ کہ جنت تو دل جادیشی، مثلاً یہ ظاہر سے کتا ہونے کی اجادت دی اور کتا کو بویں رنگ حدیث کا مطلب نہیں ہے بیگ مردِ قلب ہے اور خاکہ سے مراد دل و غیبیہ اور کلب سے مراد صفاتِ بیعہ و غیرہ۔ یہ لوگ مشرک کا انکار کر کے کافر ہستی پہنچ رہے۔

متفقین نے کہا کہ طلب تو حدیث کا درسی ہے جو اہل ظاہر سمجھے مگر اس میں غور کرنا چاہئے کہ طالع کو کتے سے کیوں نفرت ہے، صرف اس کے صفات ذمیرہ سمیہ و نجاست و حریم و غضب غیر ملکی وجہ سے تو معلوم ہوا کہ یہ صفات مذموم ہیں۔ پھر جب ظاہری گھر میں کتا رکھنا جائز نہیں تو باطنی گھر میں ان صفات کا رکھا کیسے جائز ہوگا؟ اس محقق نے ظاہر کا تپانے کو بھی حرام کہا کیونکہ وہ مردوں کا باطنی ہے اور بالمشافہان صفات مذمومہ کے ساتھ متصف ہونے کو بھی حرام کہا، کیونکہ وہ بدل الازمی ہے۔

فصل: اہل کشف نے فرمایا ہے کہ ہر لطیفے میں دس دس ہزار عجیبات غلطی و غورنی ہیں۔ وہ لطیفہ قالیبہ کو ملا کہ سات لطیفے میں تو ستر ہزار عجایب ہوئے ذکر سے غفلت دفع ہوتی ہے، ورنہ لطیفے کا سالک کو نظر آتا ہے یہ علامت ان عجایب کے اٹھ جانے کی ہے مثلاً عجب غس کا شہوت و لذت ہے اور عجب رگ کا نظر کرنا عجب حق پر اور عجب عقل کی معافی فلسفہ میں چھل کرنا اور عجب روح کا کاشفا عالم مثل کے۔ وطن ہذا۔ ان میں کسی کی طرف تعلق نہ ہو مقصود حقیقی کی طرف توجہ رہے اور غیر مقصود کی نفی کر دے۔

عشق آن سعادست کو چون بر فرخیت	ہر چیز معشوق باقی جلد سوخت!
ریخ لا در قتل عنبر حق راند	روغن بنزد کہ بمسک لا سچہ ماند
ما زال لشد باقا جسم رقت	مرحباے عشق شرکت سود رقت

فصل اقسام حجاب و قوف سالک میں

نوائے نفوس میں ہے کہ سالک وہ ہے کہ راہ چلے، اللہ واقف وہ ہے جو بیخ میں
 ایکٹے پس جب سالک بنا دے جس کو تہائی کرتا ہے اگر جلدی سے قوبہ واستغفار
 کر کے بدستور پھر سرگرم ہو گیا تو پھر سالک بن جاوے گا اور خدا مخلصا ستہ اگر درہی غفلت
 رہی تو ہمیشہ ہے کہ کہیں راجع یعنی واپس نہ ہو جاوے اس راہ کی نفوذ کے
 سات درجے میں، غرض، حجاب، تغافل، سلب مزید، سلب قدیم، مشق، عظمت
 اول، عرض ہوتا ہے، اگر معذرت دئیو نہ تھی حجاب ہو گیا، اگر پھر بھی اصرار تھا میں
 ہو گیا، اگر اب بھی استغفار نہ کیا تو عبادت جو ایک راہ کی کیفیت تو قی کی راہ کیفیت
 تو قی و شوق کی تھی وہ سب چھو گئی، یہ سب مزید ہے اگر اب بھی اپنی بیہوشی نہ چھوڑی
 تو جو راحت و ملاوت کہ زیادتی کے قی، اصل عبادت میں تھی وہ بھی سب ہو گئی
 اس کو سلب قدیم کہتے ہیں اگر اس پر بھی تہہ میں تقصیر کی تو جہدائی کو دل گھرا کر نہ
 لگا پرتی ہے اگر اب بھی رہی غفلت رہی تو محبت بدل بعد رت ہو گئی، نوزد بانہ
 تھا۔

پہنچتا سب اصلاح اغلاط میں

غلیظان تو بیکار میں ٹھہرنے میں آج کل لوگ زیادہ مبتلا ہیں ان کی اصلاح چند فصلوں میں ہو کر رہتی ہے ضعیف ہی غلطی کی اصلاح کہ فقیر کی اتباع شریعت کی ضرورت نہیں، فتوحات میں ہے کل حقیقۃ علی خلاف الشریعۃ منقادۃ باطلۃ اور اسی میں ہے ما تات اہل بقی الی اللہ الا عنہ الرجۃ بشروع لا طریق لہ الی اللہ الا ما شرعہ اسی میں ہے فمن قال ان شہدا یقال الی اللہ خلاف ما شرعہ فقوہ رد فلا یقتدی شیخ لا وہب حضرت بایزید فرماتے ہیں یہ لو فہم تم الی رجل اعطی من النکومات شہد برائۃ فی الجہنم فلا تقصروا یہ جتنے تطہر وہ کیف یجوز دفعہ عند الامر وانہی وحفظا الحدیث واداء الشہادۃ حضرت حمید فرماتے ہیں الطرق کما سددتہ علی الخلق الا علی من اقتضا اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فتوحات میں ہے فاما عند اللہ من معکم بکم فان اللہ ما اتخذ ولیا جاہلا و فہان اسی طائفہ مع

اللہ من الاتاس و اللہ فقیر ہے جو حقیقت شریعت کے خلاف پروردگار اور مردود ہے اور جسے نہیں ہے بارے لے اللہ کی طرف کو کوئی راستہ مگر شرعی طور سے اور نہیں ہے کوئی راہ ہدایت لے اللہ کی طرف کو گمراہی جو اس نے شریعت میں جگہ دیا ہے جسے جو شخص کہے کہ وہ کوئی اور راہ ہے اللہ کا قرب پر خلاف اس کے جو شریعت بتو دیا اسی کا قول چھڑا ہے میں اپنے شیخ کو فتنہ لے کر ابدا سے جسکو اب تہو را ملو اگر تم ایسا نہ کی دیکھو کہ کونسی راہ لیتا ہے یہاں تک کہ جو میں دیکھتا ہے وہ دھوکے میں نہ آجائے جب تک یہ نہ کہو کہ مرہوم اور حفظہ حدود اور پابندی میں آجیا ہے "اللہ صمد ہی نہ ہوا ہر گل مخلوق پر اساتے ہی کے حوالہ قدم قدم پئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔"

الصلح خیر من العمل صحیح (نکاح اور اس باب میں ہزاروں رشادات
 بزرگوں کے مذکور ہیں کہیں تک لکھا جاوے قشیر یہی حضرت ذوالنون مصری دہری
 مصلیٰ وابو سلیمان و احمد بن ابی الحواری و ابو یوسف حنبلہ و ابو یوسف و ابو سعید
 حراز سے در دوسری کتابوں میں مثل دلیل العارفین، مفردات حضرت خواجہ بہمن
 الدین چشتی و مکتوبات قدوسیہ حضرت شیخ قطب العالم عبدقدوس گنگوہی و اور
 قوت القلوب بطوابع مکی وغیرہ میں یہ مضمون نہایت استحکام کے ساتھ ذکر شدہ
 ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہ میں اول علم شریعت پھر میں شریعت کی سخت
 ضرورت اور بعد ازاں اس کے آگے راہ نہیں نکلتی۔ و کہیں کوئی شخص رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے، اللہ طریق بدعت کو اختیار کرے دلی نہیں ہو سکتا۔
 جب بدعت طاعہ شرعی ہے تو کفر و شرک کا تو کیا پوچھنا ہے کیونکہ لوگوں نے
 علم و عمل کے ثبوت کو دو نقطہ یا دو کئے ہیں۔ علم کی نسبت حجاب الکرہ عمل کی نسبت
 رخصی آزادی۔

صاحب حجاب الکرہ کے اگر یہ معنی ہوں تو جتنے بزرگوں کے ہم لکھے گئے ہیں ان
 جھوٹے بکر محبوب ٹھہرتے ہیں یہ ایک اصطلاحی نقطہ ہے حقائق کے قاعدے سے اس کے

مصلح ہیں یہ اللہ کے نزدیک بڑھتی نہ جاتا جو نہ کہ کلمہ کو کسی فرد میں کیونکہ اللہ کے میں بنایا کسی جہاں کو دلی۔ اللہ
 اسی تمام میں ہے کہ جو علم کے بیواں کو کرنا بہتر ہے اس عمل سے جو اس سے فقط اور اس لئے کہ عالم
 اگر کسی صورت بات بھی کرنا ہے تو وہ مابین اوپر کیا نہیں ہوتی کہ کفر و شرک کی نفی پرچھائے اور چونکہ اسکی بارگاہ
 سے صاحب کے آپ کا امید ہے انہیں جہاں کے کہنا اوقات ضروری ہیں مگر وہاں سے صاحب شریعت چھوڑا دیا
 سے کھو شرک۔ لہذا کہنا ہے اللہ چرک مکی بڑی سے واقف ہیں۔ اس لئے تو ہم بھی العیب نہیں ہوتی۔

بہت بائیک معنی ہیں، مگر موٹے سے معنی یہ سمجھو کہ حجاب بکیر اس پر ہے کو کہتے ہیں۔ جو بادشاہ کے قریب پڑا رہتا ہے کہ وہاں پہنچ کر بادشاہ کا بہت ہی قریب ہو جاتا ہے تو اس میں علم کی مدح ہے جیسا کہ علم حاصل کر لیا تو جتنے حجاب تھے سب اٹھ گئے۔ یہی ایک کہ حجاب بکیر تک پہنچ گیا، اب ایک تجلی سے حیوت کا لہر ہو رہا حجاب بھی اٹھ گیا۔ اصل ہو جاتا، جس نے سرے ہی سے علم حاصل نہیں کیا خواہ تحصیل سے یا صحبت علم سے وہ تو ابھی بہت پردوں کے پیچھے ہے اور بہت دور رہا دعویٰ نہ دی تو آزادی کے معنی باب اسطرحات میں گذر چکے ہیں کہ قید شہوت و غفلت سے آزاد ہونا ہے نہ کہ حکام محبوب حقیقی سے ۵

مگر تو نحو ہی حسرتی ادل زندگی

زندگی مقصود میر بندگی ست

جو شخص و بندگی و اضطرار

برکہ اندر عشق پایہ زندگی

ز دل باید تا وہد طاعت بر

مغن باید تا وہد داند شجر

ہا اگر یہ شہر ہے کہ علم حقیقت اگر علم شریعت کے خوف نہیں ہے تو رہ گئے
اسرا کو کول پوشیدہ کیا ہے۔ شریعت تو اچار کے قابل ہے تو اس کا مل اچھا حرج
سمجھو کہ ہمارے دعویٰ نہیں کہ علم شریعت ہی کو علم حقیقت کہتے ہیں اللہ دعویٰ یہ ہے کہ
حقیقت علم شریعت کے خلاف نہیں ہے یہی نہیں ہے کہ شریعت ایک چیز کو حرام یا
کفر کہے حقیقت میں وہ حلال اور ایلان ہو جاوے۔ مثلاً دیوان کا قانون اور ہے
نوجواری کا اور مگر یہ نہیں کہ جو چیز مت قانون میں جائز ہو وہ قانون دوم میں

تاجا کر دیا یا عکس۔ اں ایسے ہر ایک کے مضامین جداگانہ ضرور ہوں سوہوں تو
شرعیت کے مضامین کی نقل نہیں کرتے، پوشیدہ کرنے سے بہرہ ور نہ پیدا ہوتا تھا وہ دفع
ہو گیا۔ اب یہ بات سمجھنی کی ہے کہ پوشیدہ دیکھنے کی کیا وجہ ہے۔ تو سمجھ چاہیے کہ قابل
انفرادے تین امر ہوتے ہیں۔ ایک اسرار ہوا مہ غزال نے اسکو کسی وجہات فرمائی ہیں۔

جس کا اختلاف یہ ہے کہ وہ مخالفین خلاف شرع تو نہیں ہوتے مگر دقیق زیادہ ہوتے ہیں جو ہم
کے فہم میں نہیں آسکتے اور ان کو مضرب جہتہ میں دوسرے تعلیم لوگ کے طریقے اس میں
اختلاف کی وجہ سے ہے کہ اعلان میں اس کی بے قدری اور دوسرے طلب کی ہوسنا کی کا
اختلاف ہے میرے ثمرات مجاہدہ و کائناتات وغیرہ اس کا اخبار بوجہ احتیاج کیا وہ دگر
کے ہے علی کسی امر کا اختلاف اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ مخالف شرع ہے اور اگر فرض
ہو یا ہو تو وہ قابل مدد و انکار کے ہے خود ہر کلام یکہ کہ جس کو دولت و حصول جیسر ہوئی
ہے علم شریعت و اتساع سنت کے ہوئی ہے اور اگر کسی بزرگ کا کوئی قول و فعل خلاف
سنت منقول ہے یا توسر اور علیہ حال میں وہ امر صادر ہوا یا وہ حکایات غلط منقول
میں یا ان سے کسی باریک مسئلہ میں جہاں دلیل شرعی و قطعی و دقیق تھی خدا نے
اجتہادی ہوئی جس میں وہ مشرعا معتمد رہے اور غلطی تھائی سے نہ کہ بعد
نہیں ہو۔ یہاں تو حکم کھن غرافت بلکہ اسکی نفی اور اس کے ساتھ استہزاء و تمسخر کیا
جاتا ہے۔ جس سے کفر جوئے میں شک و شبہ نہیں یہاں سے معلوم ہوا کہ غلو

سلطان در اشداد و طغیان و موجوده علو و استعلا و مجرب و درست و در لطف و اعمال آفتاب و یاقوت و بانه سلطان است و اجتهاد و است و مجرب و حاصل حضور است و بکسر و بر نوب و بود و محمد مصیبت و در در ثواب و در دگر چنین با شرف و غایت و تقوا و بکر و تمام عالم و کفر می شود.

شرع کوئی ٹا کر درست نہیں۔ مثلاً جو کہ قہر و جبر و غلبہ و قہر و جبر و غلبہ کا ذکر باب
میں میں آج بھی چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو کہ شیخ کی اطاعت بھی جیسی تک
ہے کہ وہ اندر و سوں کے خلاف نہ کہے، ورنہ اس شیخ ہی کو سلام و خیریت کرنا چاہیے
حضرت نور علی فرماتے ہیں کہ میں مریدانہ بدعتی مع اللہ مدنی حاکم و محقق
عن حدیثہم شرعی و لا تقرب منہ شیخ سعد الدین شرح رسالہ
مکیہ میں فرماتے ہیں اگر بناوادی خود بیاں یا اہل بدعت راہت آورد
یا از دست او خرقہ بہا ظل پوستید یا بدست شیخ حق روز تجدید رات آمد
تا نگر نہ شود۔

فصل سے عورتوں اور مردوں کی مخالفت کا مضر ہونا

جو اہر غیبی میں حکایت لکھی ہے کہ ایک شخص طواف کرتا جاتا تھا اور کہتے
تھا اللہم سانی غوث ملک ملک کہنے کے اس کا حال دریافت کیا کہے گا کہ
ایک بار کسی مرد حسین کو نظر ثبوت سے دیکھا تھا، اسی وقت غیب سے ایک
طمانچہ لگا جس سے آنکھ جاتی رہی یہ غیب بن حسین فرماتے ہیں۔ رایت
آیات اللہ فیہ ان صحیحہ الاحادیث و معانیہ و الاصل و درویش
النسب شیخ راجع فرماتے ہیں کہ اگر وہ کہے کہ وان غیب اللہ اے

میں خیر ہے جو یہ بھی ہے جو کہ دیکھو کہ کی جنت و قرب میں ایسا نامات کا دعویٰ کرتا ہے کہ
میں (شیخ) سے خارج ہے کہ قرب اللہ ہو گا۔ اسے تشریف دے گا کہ میں سے جو یہ کہتا ہے
اور کہ میں نے اسے جو یہ کہتا ہے میں نے اسے جو یہ کہتا ہے میں نے اسے جو یہ کہتا ہے

یہ کہتا ہے کہ میں نے اسے جو یہ کہتا ہے میں نے اسے جو یہ کہتا ہے میں نے اسے جو یہ کہتا ہے

ہم لاء الانسان والی حقیقت پر یہ بہ صلیبۃ الاحداث منظر قریب سے دیکھتے ہیں انھیں الارواح بلوق نقولن علی ای وجہ دان کسی نے حضرت شیخ نصیر آبادی سے کہا کہ لوگ عورتوں کے پاس بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کے دیکھنے میں ہماری نیت پاک ہے انہوں نے فرمایا عادات الاشیاء لہذا فیہ قار الامور واسی بانی والنعلیل و انت حوریم عاصب بہ اور غصب یہ ہے کہ بعض اس کو ذریعہ قرب کہتی سمجھتے ہیں خدا کی پناہ اگر معصیت ذریعہ قرب تھی کاہنوں سے رنڈی بھروسے کاں دلی ہو کریں ورنہ جو مشہور ہے کہ بد دن عشق مجازی کے عشق حقیقی حاصل نہیں ہوتا اول تو یہ قاعدہ کلیہ نہیں دوسرے عشق حلال موقع پر بھی ہو سکتا ہے صرف کلمہ میں قاعدہ میں یہ ہے کہ عشق مجازی سے قلب کے تعلقات متفرق قطع ہو جاتے ہیں اور نفس زلیل ہو جاتا ہے۔ اب صرف ایک بلا کو دفع کرنا ہوتا ہے اس کے دفع کرتے ہی کام بن گیا۔ سو یہ غرض تو دلا رہی ہاں گائے جینسی ہر چیز کے ساتھ زیادہ محبت کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے غیر عورت اور امر و کی کیا تخصیص ہے اور اگر تفاہم بلا اختیار کہیں دل چسپی ہی گیا تو اس وقت مجازی سے حقیقی حاصل ہونے کیلئے یہ شرط ہے کہ محبوب اور محب میں دوری ہو ورنہ وصل و قرب میں تمام علم اس میں مبتلا رہے اسی لئے مولانا جامی فرماتے ہیں ۔۔۔

ہلا باید کہ در صورت نمانی درین چل زد و خود را بگذرنی

یہاں تو سرور دنیا معشوق بخور موتا ہے۔ بقول شاعر

خسہ نشانی کہ چہرانی کہہ میں صیب سے کر عورتوں سے دلی اور بہ چال کرنا ہے سطوح پر عسل حب الہیہ فرشتہ کی چہرہ اور وہی ۔۔۔ ہے اور کائنات و کونین کے ساتھ مطابقت ہے ۔۔۔

زن نوکن سے یاد رہے کہ تقویم پارہینسہ ناید بجا
 خطوط تقاضا و لغات شہوانیہ حاصل کر کے بیچے برروں کے اقوال کوڑ
 غار کھاب نور دل کا حار لٹکو معلوم ہے درخود سے بھی پوشیدہ نہیں
 انصاف و رقی پرستی ہو تو سب کچھ مہر سے ہے

خسرت ریسر کہ بغیر بیستہ در غدا اندازی تاہر خہر و ہوا و ام
 کار یا خلق آرمی جسدہ ست با خدا زویر و شیلہ کے رواست
 کارم اور مست پایہ داشتن رایت خاص و صدق فراشتن
 فعلیہ بدروز مرشد کو خدا جاننا اس غلطی ان اصلاح باب سائنس میں ہو چکی ہے
 فعلیہ بدجنت و دوزخ کو موجود نہ سمجھنا یہ اعتقاد و ستر کفر اس مجید کے خلاف ہے
 اور گراں کی تفصیل بدل جاوے تو اس کی تحقیق و پرہیز مسائل میں ہو چکی ہے
 اس سے اطمینان کر لیجئے

فصلک القرآن میں کورسوں اللہ علیہ وسلم کا کام سمجھنا موٹی بات ہے اس
 صدرت میں ایسی سیتوں کا کہ مطلب ہوگا مثلاً کتاب آئینہ الیقین میں کو
 ہم نے آپ کی طرف نازل کیا یہ کون کہہ رہا ہے اور کس سے کہہ رہا ہے۔ اسی وجہ
 ایسا تو گیا ہی تھا عقل جس گئی، مگر یہ تیسرا لکھا ہے و الّا جہل و لدقہ و لدقہ
 انفسہ فیہ یقین۔ براہیمہ ہوا میں رزق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جو شیطان
 نے گرا رکھا تھا۔ میں اس کے کان میں دھیر بھیجے اذن کہتے لگا اندر سے شیطان
 نے پکارا کہ مجھے چھوڑ دو اس کو قتل کر ڈالو۔ یہ قرآن کو مخلوق کہتا ہے۔ انھ

اللہ اکبر قرآن کو عادت اور کلام محقق کہنے سے شیطان کو بھی نفرت ہے اور فرس
کہ ڈھکا کا یہ اعتماد ہو، پھر دلی ہونے کا دعویٰ۔

فصل ۱۰۔ ایک غلطی یہ کہ زبان اور ہیٹ کی احتیاط نہیں کرتے یعنی زبان سے جو
لہر جاتے ہیں وہاں نکال دیتے ہیں خواہ اس سے کھریج جاوے یعنی حق نکلے کی
جناب میں بے ادبی اور گستاخی ہو جاوے یہ نہیں سمجھتے کہ

بے ادب رہ ندریکان رہ یازمیت	جائے او بردار شد دروایت
از حد حقیم تو فیتق ادب	بے ادب محروم ماند از فضل رجا
بے ادب تہانہ خود را داشت بد	بلکہ آتش در ہر آفتاب زور
ہر کہ گستاخی کند اندر طریقی	بانتہ او در بحر حسرت شرق
ہر کہ گستاخی کند در را دوست	رہزن مردن شدہ مرد اوست
یدر گستاخی کو ف آفتاب	شد عزا بے زجرت مذہب

خصوصاً وحدۃ الوجود کے دعوے میں تو زبان کو کلام ہی نہیں کہی خدا کو
بعد بتا دیا کہیں بندت کو خدا ٹھیکر دیا۔ مس ہا علی

لے بردہ گان کہ صاحب غنیتی	در در صفت صدق و قیس مولیٰ
مرتبہ از وجود حیکے دارد	کو حفظ مراتب نہ کنی نہ یقے

اس مسئلہ کی جو خاص عرض تھی کہ غیث الشکر کو دل سے نکال دیا جائے اس کی تو
ہو ابھی نہیں گنتی زبانی حق خراج سے کیا ہوتا ہے۔

رہ ساحت دل غبار کثرت رفق	نوتر کہ ہرزہ در و صفت یقین
مغور سخن مشوکہ تو حیدر خدا	راحد دین بود نہ واحد گفتن

اور شکم کی بے اعتیاضی یہ کہ مملول و حرم کی کچھ پروا نہیں کرتے سود خوار زین بٹائی
 جو کوئی ہو سب کی دعوتِ خدائے قبول کر بیٹھے ہیں۔ بزرگوں نے صاف فرمایا ہے
 کہ مدون اکل مملول، نورانی نصیب نہیں ہوتے۔ رشاہ کرمانی فرماتے ہیں :-
 من عصى فیه رعون لم یحارب و مکسب نفسه عن الشهوات و عس باطنت
 بدوہ ملکہ رافیتہ و طہر قہ قہ باتیب ۶ سہ و عود و نفسہ اکل لمللالم
 نخطیٰ خراستہ۔

فصل :- ایک غلطی یہ کہ بعض کا اعتقاد ہے کہ فقیری میں کوئی ایسا درجہ ہے کہ
 وہ اپنی کراہیوں شرعی ساقط اور معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ اعتقاد صریح کفر
 ہے۔ جب تک کہ ہوش و حواس قائم رہیں ہرگز احکام شرع معاف نہیں ہو سکتے
 البتہ بے ہوشی کی حالت میں معذور ہے، حضرت ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں
 علم البقاء و البقاء یبدو علی خلاص الواحد بینہ و صحتہ و عتوۃ
 و ما کان غیروہ و انہو المعالیط و سنداتہ کسی نے حضرت جنیدؒ سے
 ذکر کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو دواصل ہو گئے ہم کو اس ظاہری
 احکام کی کیا حاجت ہے آپ نے فرمایا بیشک دواصل تو ہو گئے مگر جنیم دواصل
 ہوئے، خدا رسد نہیں ہوئے اور رشاہ فرمایا کہ نہ تاکہ لے والا اور چوری کرتے

سہ جس نے کمال پہنچا، کھانا دینا چیزیں سے دور رکھا، اپنے نفس کو ثروت و دولت سے دور رکھا، اپنے
 باطن کو دواصل مزاج سے اور دل ہر لہجے کو اتباعِ حق سے اور حاکم کو اپنے نفس کی کل مملول کا اسکی فرست
 کبھی خدا نہ کرے، اسے فقیر نہ اسے علم دیا، ہاں یہی علم تصوف کا مدار و دعوت ہے، اسے دواصل و صحت کے
 ٹھیک کرنے پر ہے اور حواس کے سہ سے وہ صوبہ ہو کر آدھ بدوی ہے، اسے فقیر نہ اسے ریت ۱۱۱

والا بہتر ہے ایسے شخص سے جس کا یہ اعتقاد ہو اور فرمایا کہ اگر میں ہزار برس زندہ رہوں بد قدر شرعی وظیفہ بھی نافذ نہ کروں۔

فصل اول ایک غلطی یہ ہے کہ، پتے کی حالت کا حراۃ یا اشادۃ دعوے انتشار کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور دوسروں کی تحقیر و توہین قال اللہ تعالیٰ قل لا تفرحوا بآؤسائیکم البتہ اگر اظہار نعمت کے غرض سے کوئی بہت موقع کی بھی جاوے اور اسکو اپنا کام نہ سمجھیں محض فضل خداوندی سمجھیں مضافتہ نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ فَاَلَمْ يَنْعَمْ عَلَیْکُمْ رَبِّکُمْ فَاَنْتُمْ تَخْتَفُونَ بعض جہاد ایک عجیب دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ ہمارا نسبت ایسی قوی ہے کہ گناہ کرنے سے بھی ہمیں خوف نہیں تاہم بعض جتنے ہیں کہ ہکو لوٹوں زمینوں کے گھونٹنے ترقی جاتی ہے یا دیکھنا چاہئے کہ یہ نسبت جس کو مصطفیٰ بنیاد ترقی پوشیغمال نسبت ہے اور ایسی ترقی کو کمرہ اسناد جانتے ہیں خدا کی پناہ! ایسے شخص کے نام پر کہنے کی کوئی میدان نہیں، عمر بھرائی دھوکے میں پشاد ہوتا ہے رشتہ نشانی میں ہے حضرت خواجہ عبداللہ اولاد فرمودہ کہ کراچی دوست یکے بہ نسبت علوم و دیگرے بہ نسبت خواص کرے کہ بہ نسبت عوام است اور ارفاق منت است باوجود تخصیص و خدمت و کرے کہ بہ نسبت خواص است اچھے حال است۔ باوجود ترک ادب حضرت شیخ قطب العالم عبد القدوس گنگوہی فرماتے ہیں۔ درکار مستقیم ہاں و در شروع متدبیر ہر چند استقامت شروع است و در کار مستانوار نور است و امرا اسرار دہی آرزو مریدے فیست میدید پیشی پیر عرفداشت کہ من چنین نور می بینم پیرانائے مرقارہ مریدان یکشت کاہ از حق خبریو چندان بگیری مرید چنان کہ در نور در پردہ شد مرید پیش ازین حال عرض شد کہ

پیر بقیہ رسیدہ فرمود خا طر جمع دوا کہ آن نور حق ست کہ اگر باز کتاب خلاف شروع آن نور مشکوف ہوئے نور نبوئے بلکہ ظلمت ہوئے حق نبوئے باطل ہوئے سے ہر چہ درود طاعتہ شرع نیست و سوسہ دیو بودیے نزاع۔

فصل ایک غلطی یہ ہے کہ احادیث کے بیان کرنے میں نہایت بے احتیاطی ہوتا ہے۔ حدیث کی تحقیق علمائے حدیث سے کرنا چاہئے یہ کسی طرح درست نہیں کہ کسی اردو ذریعہ کی کتاب یا کسی عربی کی غیر مستشرقانہ میں حدیث کا نام دیکھ لیا اور اس سے استدلال شروع کر دیا۔ بہت سی عجیب و غریب حدیثیں ابن کاکبیں تیار نہیں مشہور ہیں۔ جیسے انا عرب بلا عین۔ اور میں اس کے جھکے نہ اتفاقاً پتہ نہ مسمانی کا نشان۔ حدیث شریف میں اس مقدمہ میں سخت وعید آئی ہے۔ من کذاب علیٰ من بعدہ ذلیتہ و مقعدہ من النار اسی قبیل سے یہ دعویٰ کرنا کہ حضور مقرر عالم علیہ السلام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کسی ہزار کلمات تصوف کے جو شب معراج میں آپؐ لائے تھے سب کے بلند و ملتین فرمائے اور کوئی اس کے قابل نہ تھا اس دعوے میں کتنے جھوٹ جمع ہوئے ہیں۔ اول یہ کہ آپ کو کوئی ہزار کلمات تصوف کے معراج میں عطا ہوئے۔ دلی کو اس کی اطلاع کس طرح ہوئی؟ دلی تو اس قدر باہم ہے کہ فرشتہ تک کو اطلاع نہیں ہوئی۔ یہ کہاں کھڑے بنتے تھے؟ بھلا ایسے مقام کا لازماً کس کو معلوم ہو سکتا ہے۔

اکہل کرا و مارگ کہ پرسہ زبا خیابان جیل چہ گشت و گل چہ شنیڈ صہا چہ کید و سہا
دوسرا جھوٹ یہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آپؐ نے تعین خفیہ فرمایا خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ کسی وجہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کو مسطور عالم علیہ السلام نے

کچھ خاص باتیں بتائی ہیں آپ نے نہایت اہتمام سے اس کا انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ کیا ہمارے پاس کوئی خاص چیز نہیں مگر قرآن مجید کا سمجھنا سزاویہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عایت ہوتا ہے۔ سو یہی فہم قرآن خاص اور نسبت کا جو بدانت صحبت ہوئی ہے اللہ علیہ وسلم کے پنے ہیں پہنچی تھی اور وہی اب تک سینہ بسیدہ منتقل ہوئی آئی ہے۔ یہی معنی ہیں میں قول کے کہ تصوف سینہ بسیدہ آتا ہے۔ ورنہ نہیں کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوشیدہ باتیں کا، پوچھ کے فریضے سے اب تک نہ رہی ہیں، مگر ایسے بے اصل دعوے کا اتنا کرنا چاہو گے تو تمام کارخانہ ہی درجہم برہم ہو جاتا ہے کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ میں ان کتابوں میں کو لکھا ہے کہ حاتم رُسخی تھا مگر یہ علم سفید ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے بزرگوں سے یہ راز علیہہ سینہ پہنچا ہے کہ بڑا کجوس تھا مگر یہ بات کسی سے کہنا نہیں ورنہ خشک خانے تم کو جھٹا دیں گے اس طرح جس چیز کو چاہو سینہ بسیدہ سے آؤ پھر جس چیز کا اعتبار ہے گا۔

تیسرے جھوٹے یہ کہ سید حسنیہ کو قعود اللہ تعالیٰ قبل ٹھیرا اور قرآن وحدیث سے صراط کے حصو شاخیں اداں کے فضائل و کجیوں سب استہادہ جاز رہے، سینہ دلیا میں ہے کہ فاضل ترین ہر امت حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نہر دیدہ امیر بخروید و بادشاہ امیر مغریر مشائخ اینان و خدمت ارباب مشاہد میدادند و ہر شجرہ فصلک و یک علی یہ کس طرح شد تعان کاجست میں دیدار ہوگا سی طرح دنیا میں دیدار کے قابل ہیں۔ جانا چاہیے کہ قرآن مجید میں کوئی حدیث رسالہ کا قصہ مذکور ہے کہ دنیا میں دیدار کی تھانگ اور نہ تو انی جو بسانہ حدیث شریف میں موجود ہے۔

سہ احادیث کی خدمت ضائع و سرور قرآنی آپ پر مکتوف جہنمے خط۔

اَنْتُمْ لَنْ تَرَوْهُ بِكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا۔ یعنی موت سے پہلے کسی خدا تعالیٰ کو نہ دیکھو گے۔ دوسری حدیث یہ ہے۔ تَجَلَّيْتُ لِقُدِّسَ لَوْ كَشَفْنَا الْاَحْقَاقَ سُبُحَاتِ وَجْهِهِ مَا اَنْتَهِى الْيَكْمُ بِصُورَةٍ مِنْ خَلْقِهِ رَدًّا وَسَلَامًا اب قرآن وحدیث کے بعد اور کون چیز ہے جس پر یقین آوے۔ قال اللہ عز وجل لَا تَجِيْ حَدِيْثٍ بَعْدَ الْيَوْمَيْنِ اب عارفین کا کلام سنئے کیا فرماتے ہیں۔ تجلیح الہدایہ میں ہے رویت چنانچہ چنانچہ معذرت چوبانی مددانی نہ گنہگار آخرت مرفان را موعود است و کان فران را ممنوع۔

کشف آثار میں ہے۔ روضہ سے در مجلس جناب ارشاد آداب قبلہ کو زمین غوث الثقلین شیخ محمد بن الدین ابو محمد سید عبدالقادر جوینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورفقاء مذکور شد کہ ظاہر مرید انجناب میگردد کہ من جناب حق سبحانہ و تعالیٰ بچشم سرمدی جنیم آنحضرت صلا بخضر نمودند و پارسیدند احترام نمود پس آنجناب اور از این قول منع فرمودند بعد گریستند کہ بار دیگر این چنین نگردد۔ حاضران سوال کردند کہ این مرد حق است یا باطل، فرمودند حق است لیکن امر برے نہیں گشتہ و دشمن آنست کہ جسے بچشم سر نور جہاں نہ دیدہ و نہ مان و وقت از بعیرت کہ رویت ظلمی است سوا حق بطرف بعد از پیدائش و شکار بعیرش منور شد حق تعالیٰ مفضل شد پس آنچہ بعیرش مشاہدہ کرد و منظور او شد کہ بعیر من دیدہ است و فرق نکرد کہ این

عصہ بچشمی تم مرگ نہ دیکھو گے اپنے رب کو جس تک نہ مر جاؤ۔ ۱۵۵ اس کا جواب یہ ہے اگر سے اٹھائے تو اس کے اور و اترا بعد تک صفت کو چھوٹی یعنی کل خلقت کو ۱۵۶ اب اس کے بعد کس حدت پر ایمان نہ رہے ۱۵۷ سے جواہر فی ۱۵۸ سے جواہر فی ۱۵۹ سے جواہر فی ۱۶۰

جا دور دایت است حضرت شیخ قوام الدین کا ارشاد ہے ملاحظہ فرمائیے کہ ہریت حق ہی نہ دتعالیٰ دراک کنند و دریا بند ہرچہ خواہی در دیت قلبی را خواہ در دیت بھیرت خواہ کاشفہ خواہ مشاہدہ باصطلاح صوفیہ در دیت قلبی است نہ در دیت حیاتی کہ کما سر بھر متعلق دارد۔ بحرحاطوم شرح تنوی میں فرماتے ہیں درین تخیلی حضرت ہرکی علیہ السلام مشاہدہ حق ہی نہ دتعالیٰ نمودہ وہم سبب مشاہدہ فانی شغفہ در دیت حاصل نہ شد۔ مکتوبات قدوسی میں ہے پنچہ ایتیابو یقین گویند کہ حجاب در بیان است و آنچہ پنچہ ایتیابو حیلان نامند کہ ارتفاع حجاب اذ میان ست (در اسد فین)

حیاء، اعلوم میں ہے۔ یعنی فی بالعباس والا بصادفی اللہ لا اذ خرقہ و دار القرامہ و دار یوسے فی الدنیا منعصل۔ در کتب ملوک میں تمام نامیں جو مشاہدہ ہونا کھاجے وہ در دیت قلبی ہے جیسا کہ پرگندہ کلا اور نیز مقام مشاہدہ حجاب کہ جتنا ہے سو خواب میں شد تھا کہ کا دیکھنا ممکن ہے

تنبیہ: بعض اوقات مالک و جمال تخیلی کو تخیلی ربانی سمجھ کر گمراہ ہوتا ہے اس مقام پر شیخ کامل محقق کی ضرورت ہے کہ مکتوبات چہار دم حضرت یحییٰ سیری ست بیان کہ تخیلی عبارت از ظہور ذات و صفات الوہیہ است جل ہلالہ و روح را نیز تخیلی باشد و بسیار روزنگون جدیدی تمام غمرو شدہ و دوشہ متعبد کہ تخیلی حق یا قند اگر شیخ صاحب تعریف نہا شدہ زین در مدخل صمدی دشاوہرہ اکنون بدن کہ فرق ست میان تخیلی ربانی و تخیلی روحانی چون آئینہ دل از کدورت وجود اسوی اللہ صفات پذیرد مشاہدہ آفتاب جمال حضرت گورد و جمال جہان نامے ذات وحدۃ الوجود و دلیل نہ ہر کس و این سعادت مشاہدہ نہایت در میان وہ کما صاحب درجۃ باتدک کہ چون آئینہ در از صفات بشریت صافی کند

بعض صفات روحانی پر دل دے تجلی کندہ میں گاہ بود کہ زہمت روح کہ خمیہ حق است
در تجلی آید بخلاف خود دلی ہانا حق کو دن گیر و گاہ بود کہ جملہ موجودات لاپیش تمت
فلاقت روح کو موجود بنیدر غلط افتد و اند کہ مگر حضرت حق است قیاس برین حدیث
روا علیہ اللہ شئی بخصم لک کل شئی۔ و ازین جنس غلط ہبید افتد کہ تجلی روحانی
و سمت عرش دار و فان لا قوت فنا نیاشد۔ و از تجلی روحانی غرور پیدا پریدہ نیاید
طلب نقصان پیدا یابد۔ نہ تجلی حق بسمانہ و تعالیٰ باین جملہ نہیں دستد و شئی بپستی مبدل شود۔
و طلب بغیر او خوشگنی زیادہ کرد و اور بعض بزرگوں کے حماس قسم کے اقوال میں سے
دیگر اور اوصاف منسوخ ہو۔ یکساں لا افتد ہم انجیب ہو

اس کے معنی شیخ عبد القدوس فرماتے ہیں۔ منی ادا کنت آنچه آںجا و عذرہ بر دیت شود
این جای کشیم یقین مث جہہ این مقود را مستحقان شاہد و خواہند بعض روایت دانند۔

رفع اشتباہ

بعض بزرگوں کے کلام میں جو تجلی ذاتی لا افتد پایا جاتا ہے اس سے دھوکہ نہ کھائیے
کیونکہ یہ صلف حق لفظ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ سادک کی توجہ الیٰ الذات میں استقر
استغراق چھاوے کہ غیر ذات کی طرف اصلا التفات باقی نہ رہے حتیٰ کہ کلمات بھی اس
وقت ذہن میں مستحضر نہ رہیں اور ایک علوم کے حضور سے دوسرے معلومات کی
قیست محل استجاد نہیں بلکہ کثرت واقع ہے سو اس کو رویت سے کوئی غلطہ نہیں۔
علم کتب میں اس کی تفسیر کی تصریح کی ہے علاوہ اس کے خود دلی معنی کے اعتبار
سے بھی تجلی در رویت میں فرق ہے کیونکہ تجلی کے معنی میں ظہور کے حوالہ صفت حق

تعالے کی ہے اور رویت کے معنی ہیں دیکھنا۔ سو رویت ذات میں یہ صفت عید کی ہے تجلی کے اثبات سے رویت کا اثبات لازم نہیں تھا۔ کیونکہ امر کا حاصل یہ ہو گا کہ ذات کی طرف سے ظہور ہو سکتا ہے مگر عید کی طرف سے دیر و نیش نہیں ہوتی سو اس میں کوئی اشکال نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں تجلی کا اثبات فرمایا ہے۔
 قوله تعالى قلنا يا موسى اقمناك ربك اور رویت کی نفی فرماتا ہے۔ بقوله تعالى قلنا قلنا

توضیح قرآن وحدیث دلائل اہل حق سے واضح ہے کہ روایت فاطمہ علیہ السلام کے
آخرت میں واقع ہوگی، اور دنیا میں مستحب ہے کہ بعض اکابر کے کلام میں جو امکان کا
لمحہ کہتا ہے اور مستثنیٰ کو مترادف کا مذہب قرار دیا ہے، اس سے مراد امکان و استثنیٰ
عقل ہے نہ شرعی، اور سبب استثنایٰ شرعی ہے، بلکہ وہ درود و لغوی و عدم الوقوع کے دنیا
میں اور مستثنیٰ عقلی معانی ہیں۔ ورنہ آخرت میں کیسے وقوع ہوتا، اس لئے کہ تخیل
عقلی ممکن نہیں ہو سکتا، جو ہائے وقوع۔ فقط

فصل ایک علیہ السلام کے شجر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت جبرہ خضریٰ خدا سبحان
یہ اتفاقاً و مستزاج کفر ہے اس کے لئے تعالیٰ کا تفریق تہدیں، احداث، احتیاج، تقدیر، حلول و تکوین
ہزاروں خوابیں لازم آتی ہیں۔ ظاہری حسیہ ظاہری حواس کے محسوس ہے دہان تو اس قدر غریب
ہے کہ حواس باطنی و عقل کی بھی رسائی نہیں۔ خیال و فکر میں جو چیز آوے سہ تعالیٰ کی
سے بھی غریب ہے۔ عمرو بن عثمان کی فرمائش میں۔ کل حاتمہ فلیک ادعنی فی یومنا
فکرک ان دخل فی سائر ذات قلبک من حسن ادبہا و انہی ادبہا۔ ا
عیادہ و شیخہ و نورا و شہوہ و انہی ادبہا۔ فلیک تعالیٰ یہی من ذلک لا تسب
الی قولہ تعالیٰ پس مسئلہ شجر و هو السبع السبیر

پانچواں باب مولغ طریق میں

یہ توجہ معامی، واقعات ماسویہ میں سب سے روئے بہرین ہیں۔ مگر چھتری چیزوں کو چید نفس میں بیان کیا ہوتا ہے۔

فصل۔ ایک نعت مخالفت کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس کا بیان اور گندہ چک ہے۔ انوش اس نعت میں رسوم و بارات کی بڑی کثرت ہے اور تصوف اسی رسوم کا نام رکھ گیا ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک اب یانی علی الناس۔ ما راہیغ من الاسلام الا حمولا یتبع من العرب الاربعہ واداء سیغفی فی شعب کما۔ جو حقیقت تصوف کی تھی کہ قادیان کی نسبت حاصل کرے اس کے معنی بھی نہیں جانتے ان رسوم کے متبدل ہو گئے۔ بواسطہ دینوری روئے پئے زسے کا مال فرمایا ہے تو جاسکے زسے کا کیا ٹھکانہ ہے ان کا ارشاد ہے۔ نخصو۔ مکان النصوص و هو مواہد اربعہ معایتہا یا با فی حد ثرھا هو الطمع زیادۃ و سوء الادب۔ اخلاصا دھر ج عن الحق شطھا و الاستلاد بالمدوم مینہ و انہاء القوت بت لا و والی جہای الدنیا و صلا و سوء الخلق مولد و یخند جلادۃ و اصر و عملا ویندۃ نلتا ملائمہ و ما کان حد طریق القوم۔

شعبہ برہمہ مغرب آئے گا دگر پڑیہ۔ کر۔ قتی چنے گا سلام ہے کر۔ سما ام۔ حد۔ دینی سے کاؤن ہے مگر خفہ و اقوش اسے۔ ڈوول سے اس تصوف و ہوتا کہ اس کے مغرب کا طور علی۔ کے معنی ہونے ماحول سے جو دگر ہے مع۔ مائیت نام رکھا۔ ہے اب کا جلیس۔ در دی ختمہ نکل جانتے کا تبلیغ اور ہر صورت نہ پئے کا۔ حوت میں اور ش۔ کچھ دی کا تھان اور نیال حرف کوش۔ سکا اصل اور پختی کا رعبہ در کوش کا قوت۔ بوال کامل۔ در ہر ذیل اور چکڑوں کا طاعت اور نیپ سے قوم کا ہر طرف

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی نسبت فرماتے ہیں نسبت موفیہ حقینے ست
کبریٰ در علم ایشان کسب فرمایا اندر۔

فصل۔ ایک نکتہ ہے کہ فہم سے کیا ہے شرع پیر سے بیعت کرنی یا باسی کو نباہنا
راہب وہ محدود مسائل نہیں تو اس کو کیسے دائل کرے گا۔ حضرت مجدد لا قول ہے۔
صحتہ اکل البسطة تورث الاعراض عن الحق۔ شیخ قوام الدین فرماتے ہیں۔
اسے حدیث حکم معیارین کا کتابت منعت است دوسرے سلف کمال اعتقاد و مذہب جاذب
موجود تھا مگر فلاں فرقہ وند دشمنی است درجائے آباد و عبادت و حدیث و شریعت چیز ہے کہ
از شان شیخی مخالف معیار است آن فاسد و باطل یعنی اگر قول و فعل شیخ مخالف کتب
و سنت و اجماع ہو تو ایسے نباشد آن شیخ فاق شیخی و معتقدی ہووے ہر کہ یہ قاعدہ کند بقصد
نہ رسد بلکہ اس کو چھوڑ کر دوسرے کمال سے بیعت کرے شیخ سلاطین فرماتے ہیں
اگر اندہ والی خود یکا بل باطل بدعت اولادت آورد شہید بدایت کند از دست و خرقہ
پوشد تا گم نشود در یہ مشہور ہے شیخ من جنس است اعتقاد من بس است مواءا تو
ایسے جاہل فاسق آدمی سے اعتقاد پائی رہنا مشکل ہے دوسرے یہ قاعدہ کلیہ نہیں سنانو
و ناہر ایسا ہی ہو گیا ہے جو اس فن سے فدا بھی دے گا تا یہ کہ حصول مطلب کا طریقہ
شیخ کمال کی صحبت و تعلیم ہے و بس مادہ شیخ کمال وہی ہے جو جامع ہونا ہر باطن
کا، تیسرے یہ کہ اس سے بے شرع پر مراد نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر پیر سبت ہے
در جہ کمال اس نہ ہو مگر شرع کے خلاف بھی نہ ہو تو یوں سمجھو کہ اگرچہ ان سے بڑھ کر
اند کمال ہیں۔ مگر میرے لئے یہی کافی ہیں اور میرا اعتقاد مجھے مقصود ملک پہنچا گیا
لہٰذا میرے لئے یہ ضروری ہے کہ میرے لئے یہ ضروری ہے کہ میرے لئے یہ ضروری ہے۔

فصل یک: بیک زبان عربی، عربیوں کو دیکھا یا ان کے پاس بیٹھا دیکھا ہے اس کا بیان بھی
 ادھر ہو چکا ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں اپنے پر کے ساتھ چلا رہا تھا ایک معین
 لڑکے کو دیکھ کر اپنے شیخ سے عرض کیا کہ حضرت کیا آیت تعالیٰ اس صوٹ کو عذاب
 دیں گے؟ انہوں نے فرمایا کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ جلدی میں نہ توجہ بھگتے تھے،
 وہ کہتے ہیں کہ میں برس بعد میں قرآن پھول گیا۔ اسی طرح عربوں سے عذاب جانا تھا
 تھاں سے کوسوں دور پھینکا ہے۔ باب انا غلط میں بتفصیل رقوم ہو چکا ہے۔
 فصل ایک: ایک زبان وازی اور دھوئی کمالات دعوئی تو سید اور گستاخی و بیانی
 شریعت کے ساتھ، یا حق تعالیٰ کے ساتھ۔ اس کا بیان بھی ادھر ہو چکا ہے۔

فصل ایک: ایک شیخ کی تعلیم سے مراد ٹوٹ کر مجاہد کرنا کہ جلد مغرب میں گھیر کر وہ
 تھوڑا طہیر کہ ہوا بھی چھوٹ جاوے۔ پنا نچر بہت سے لوگوں کو ایسا اتفاق ہوا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ ما من الاعمال ما تطيقون فان
 الله لا يمل حجة سلو اردو الشیخات

فصل ایک: ایک شیخ یہ کہ حصولِ ثمرات مجاہدہ میں تقاضا و عجلت لڑا کہ تین دن مجاہد
 کرتے ہوئے ایک تک کچھ نتیجہ نہیں ہو۔ اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ یا تو شیخ سجدہ غفلت
 ہو جاتا ہے یا مجاہدہ ترک کر دیتا ہے۔ غالب کو سمجھنا چاہیے کہ کوئی چیز بھی ایسی دفعہ
 حاصل ہوتی ہے، دیکھو یہی شخص کسی وقت کچھ نہ کھائے دس میں جو ہوا، پیسہ جال تھا
 کتنے دنوں میں عالم ہوا۔ عرض عجلت و تقاضا گویا اپنے ہادی پر فراموش ہے۔

مفسر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰمِ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تُعِزَّنِیْ بِکَلِمَاتِکَ
 کَلِمَاتِکَ الَّتِیْ لَا تُجِبُّ بِکَلِمَاتِکَ۔

قال رسول اللہ ﷺ وسلم يستجاب لأحدكم ما
سأله عجلت إرمه ذی۔ اگر کسی وقت دعا گھڑا کرے ان اشعار سے
نسل کرے۔

اشعار

قرنبا باید کہ تا یک کورد کے از لطف لعل
ماں با یکہ، یک ننگ ملی از آفتاب
ماں با یکہ تا یک مشت پشم از پشت شش
مفتہ با یکہ یک فیسما ز آب دمل
رزدلم باید کشیدن تھار بے شمار
ماں قلعہ کامل شود یا فاضل صاحب غنی
سل گرو در بد خشاں یا عقیق احمد بن
صوفیہ یا خرقہ گرد یا حمامہ دار حسن
شامہ سے راحلہ گرد یا شہیدہ یا کفی
تا کہ در جوف صدف بارین شود تو عرن

فصل ۱۰ ایک نفع یہ کہ شیخ سے محبت و عقیدت میں فتور ڈنا، یا
اس سے بڑھ کر یہ کہ شیخ کا آرزوہ کرنا۔ حدیث میں ہے۔ من عادی لی
ولیا فقد اذنتہ بالحریب۔

سہ فریاد سو، اللہ علی اللہ بغیر و علم نے تم میں سے ہر ایک لی دعا قبول کر جائے ہے جب تک
جہدی نہ کرے۔ سہ فریاد دل سے دعا کرتے ہیں ان کو لا ینک اللہ دعا دیا ہر سہ۔

چھٹا باب دھایا جامعہ میں

اس میں چند تفصیلات ہیں۔ فصل اول، امام تیسری کے دھایا داخلہ سے ہے کہ اداں غنائہ موافق اہل سنت و جماعت کے دست کرت پھر ورت کے موافق علم حاصل کرے۔ سواہ درس سے یا صحبت علماء کے اور انقلابی مسئلوں میں غیاظ پر عمل کرے اور سب معاصی سے توبہ خواہ کرے اہل حقوق کو راضی کرے مگر جاد کے تعلقات کو قطع کرے اپنے شیخ کی مخالفت نہ کرے نہ ان پر کوئی اعتراض کرے اپنے باطنی حالات شیخ سے پوشیدہ نہ کرے در کسی کے ظاہر نہ کرے اگر کچھ قصور شیخ کا ہو جاد سے فوراً معذرت کرے اور اگر غلطی کا کرے تاویل نہ کرے بلا ضرورت شدیدہ معزز نہ کرے بہت چنے نہیں کسی سے روائی جھگڑا کرے۔ اپنے پر بھائیوں پر حسد نہ کرے، رکوں، عوارضوں کی صحبت سے بچے بلکہ ان سے نہ لگھل کر یا میں بھی نہ کرے جب تک صاحب صحبت نہ دجائے کسی کو مرید نہ کرے۔ آداب شرع کا بہت پاس رکھے، مجاہدہ و عبادت میں سختی نہ کرے، تنہائی میں ہے، اور اگر جمیع میں رہنے کا اتفاق ہو تو ان کی خدمت کرے اپنے کون سے کم سمجھ کر پرتاؤ کرے۔ دنیا و دوس کی صحبت سے پرہیز کرے

فصل دوم، تہذیبی و صاحب کی دھایا کا خلاصہ ہے کہ ان ضروریات و مصلحت دینی اختیار سے صحبت نہ کرے، صوفیان جاہل اور جاہلین عابد اور علماء بد چہرہ اور جو محدثین ان فقہ سے عداوت رکھیں اور جو لوگ کافر، فحشوں میں سماں رکھتے ہیں ان سب کی صحبت سے بچے اپنے شخص کے پاس بیٹھے خواہ عالم و مولوی ہو

محل سے تدرک کرے نہاڑ: جماعت وقت پر پڑھے کسی وقت یاد الہی سے غافل نہ ہو۔ مدت ذکر پر سکر بہا لادے کشف و کرامات، طاب نہ ہو پا حال یا سخن تعویذ غیر محرم سے کہے دنیا و بائبا کو دل سے ترک کرے خلاف شرع فقر کی صحبت نہ چکے۔ لوگوں سے بقدر ضرورت خلق کے ساتھ ملے پنہ کو سب سے کمتر جائے کسی پر اعتراض نہ کرے، اس نرمی سے کرے سکوت و منوت کو محبوب رکھے اوقات مضطر رکھے تو میں کو دل میں رہنے دے جو کچھ پیش آوے حق کی طرف سے سمجھے۔ میراث کا خطرہ نہ اٹھے دے۔ دینی کاموں میں نفع پہنچا آئے۔ نیت خاص رکھے، خود دقت میں عذاب رہے نہ تانا یا دے کھائے کر سن ہو اور نہ اس قدر کم کر عبادت سے صاف ہو جائے۔ کسب ممال، نفس ہے۔ اگر توکل کرے تو بھی مضائقہ نہیں بشرطیکہ کسی سے طمع نہ رکھے نہ کسی سے مید و خوف کرے حق تعالیٰ کی طلب میں ہے چین ہے نعمت پر سکر بہا لادے فقر و فاقہ سے ننگدال، برہنہ متعلیق سے نری برہنہ ان کی خطا و تقصیر سے دنگداری سے ان کا قدر قبول کرے کسی کی غیبت و عیب چون نہ کرے عیب جوئی کرے، پنہ یوب کو پستہ نظر رکھے کسی سے مکر نہ کرے، عیان نواز و مسافر پر در ہے۔ غریب و مسکین، انا و علی کی صحبت اختیار کرے حق تعالیٰ کا دیا مال و دولت کے بھوک پیاس کو محبوب سمجھے، کم خے، زیادہ دے، غد بہ الہی، اور اس کی بے نیازی سے رزاں رہے موت کا ہر وقت خیال رکھے اور زمانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کر لیا کرے بکی پر سکر بدی پر تو ہو کرے، صدق، تقا، اکل علفا پاشعار نہاتے غیر مشرع میں میں نہ جاوے رسوم جہل سے پیچھے، مشرکین کم گو، کم دیکھ، اصلاح جو،

شجرہ پیران چشت اہل بہشت

محمد ہے سب تیری ذات کبریا کیواسے اور درد و نعت ختم الٰہیا کیواسے
اور سب اصحابِ اکابر مصطفیٰ کیواسے

وہ بد پھرتی ہے خلقت اتنا کیواسے آسرا تیرا ہے پر مجھ بے نوا کیواسے
رحیم کر مجھ پر الٰہی اولیا کیواسے

پاک کر ظلمات حیاں سے الٰہی دل مرا کہ نور نور عرفان سے الٰہی دل مرا
حضرت نور محمد پر فیض کیواسے

پاک کر ظلمات حیاں سے الٰہی دل مرا کہ نور نور عرفان سے الٰہی دل مرا
حضرت نور محمد پر فیض کیواسے

ایسے مرنے پر کہ دل قربان یاد لاکھ عید اپنی تیغِ شوق سے کرے اگر مجھ کو شہید
جہاں عبد الرحیم اہل غزا کیواسے

کہ وہ پیدا ہو دھم میرے دل انگیزیں بار پاؤں جس سے اسے باری تری صبار میں
شیخ عبد الباری شہر بے ریا کیواسے

شرک و عصیان و ضلالت کی پیا کرے کریم کو جہاں مجھ کو ترواہِ صراط مستقیم
شہید عبد الہادی پر ہمدان کیواسے

دین و دنیا کی طلب عزت نہ سزا دی مجھے اپنے کپے کی صف کر دلتِ خواری مجھے
شاہ عزیز الدین عزیز و سزا کیواسے

مے مجھے عشق محمد اور محمد یوں میں گئی محمدؐ ہی محمدؐ دردِ میزراتِ دن

شہ محمد اور محمدی، تقیب کیا اسے

حب حق حب الہی حب مونا حب باب الغرض کرنے مجھے محو محبت سب کا

شہ حب اللہ شیخ یا سنا کیا اسے

مگر چہ میں غرق شقاوت میں سدا تک بید پر توفیق ہے کوئے مجھے شقی کو تو سید

بو سید اسعد حاصل کیا اسے

قل ابرہان ابرہ سب مرے، تیر میں کام لطف کے اپنے مرے کر نکست دین کا نظام

شہ نظام الدین یعنی مفتی کیا اسے

بے یہی بس دین بیز اور یہی سب گلہ ال یعنی پنے عشق میں کر محب کر با جاہ و جلال

شہ جلال الدین جلیل اصفا کیا اسے

حب دنیا دی سے کہے پک مجھ کوئے حب اپنے باغ قدس کی کر سیر تو سیر نصیب

عبد قدوس شہ قدس و صفا کیا اسے

کر معطر روح کو بوسے محمد سے مرے اور نمود چشمہ دروسے محمد سے مرے

شہ خدا شیخ محمد جہنم کیا اسے

کر عطاء شریعت دے احمد سے مجھے اور دکا نور حقیقت نوٹ احمد سے مجھے

شیخ مازق صاحب لطف عطا کیا اسے

کو لدے راہ طریقت قلب پر یاقی مرے کر تنہی حقیقت قلب پر یاقی مرے

احمد عبد الحق شہ گلے بقا کیا اسے

دین دنیا کا نہیں دکار کم جاہ و جلال ایک ذوق دہکا یاقی مرے دلیں توڑاں

شہ جلال الدین کبیر لا دلیا کیا اسے

ہے مکہ ظلمتِ عیال سے بیزش دین کو منور نورے عرفان کے یل شمس دین
شیخ شمس دین ترکش بھٹی کیواسطے

اے مرے اللہ کھہرِ حق ہر پیرِ دہر عشق میں اپنے مجھے پیرِ دبیاب قرار
شیخ علاء الدین مبار بار شاکیواسطے

مے راحت بھگورب تمکینی ایلان سے اور علامتِ بخش گنج شکر عرفان سے
شہرِ مریدان شکر گنج بقا کیواسطے

عشق کی راہ میں گئے حلالِ دنیا اکثر شہید خجھر نسیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید
خواجہ قطب الدین تقویٰ دلا کیواسطے

بے ترے جو نفس و شیطان آگے ابا شادین جلد دعا کر مرا یا رب مدد و صبر
شہرِ معین الدین حبیب کبریا کیواسطے

یا اپنی بخشش ایسا بے خودی کا بھگورام جس سے بیا پر وہ شرم دیا ونگ نام
خواجہ عثمان با شرم دیا کیواسطے

وہد کر مجھ سے غم موت و حیات مستعار زندہ کر ذکرِ شریعت حق سے آہر و نگار
شہرِ شریف نے ندنی با آفتاب کیواسطے

آتشِ شوقِ مستعد لیس کر میرے وہد ہر بن عوی موت تلخ تر ی الفت کا ہد
خواجہ مودود ہشتی یا ایسا کیواسطے

دم کر مجھ پر تو اب چاہنا آتے نکال بخش عشق و معرفت کا بھگوراب کنگال
شاہِ یوسف شہر شاہ و گنا کیواسطے

مستاد بخود بنا لوئے محمد سے مجھے محترم کر خوری کوئے محمد سے مجھے

یو محمد محترم شاہ دلائل واسطے

صدمے احمد کے بی بی میڈبری ذات سے کہ بدل کرے فصیان کو حسدات سے

امداد بال حشمتی یا صفا کیواسطے

صدمے گرامی حضرت اتہونے پر دروگاہ کو مری نام خزان کو دوسری سے رزق دہا

شیخ یواسحاق شامی خوش براد کیواسطے

شادی دغم سے دو عالم کی مجھے تزلزل کر اپنے درد و غم سے یارب دلائل میں شاد کر

خوجہ مرث و طوی یواسطے

ہے مرے تو پس سرزم یک میں اندھا ہوتا بخش وہ نور بصیرت جس سے تو کئے نظر

یو میر شاہ بصیری پتو کیواسطے

عیش و عشرت کی دو عالم سے نہیں چلے گی ہم گویاں میں برین کر عیاد بکے

شیخ عزیز مرعشی شاہ صفا کیواسطے

سے صلیب شامی کی نے خوش گدال کی مجھے بخش اپے در تک طاقت رسائی کی مجھے

شیخ ابراہیم ادم بادشاہ کیواسطے

ظہر بن میر سے ہیں دو قرآن باگز گراں تو پہنچ فریاد کو میری کہیں کے مستعان

شہ فقیر ابن عباس بل دیا کیواسطے

مکر سے دل سے تو ہے واحد وئی کا خوف نہیں اور آنکھ نہیں مٹے سرسید احمد لار

یو امیر عبدالواحد بن زید شاہ کیواسطے

کو غایت مجھ کو فتنہ حرج آفرین تاکر ہوں سب کام میرے تیری رحمت حسن

شیخ حسن بھری اوم ادیا کیواسطے

دور کرنے جہاں جہل و غفلت پھیر رہا
 کھول دے دہلیز عالم تصدیق میر سے رہا
 ہدی عالم علی مشکل کشا کیواسے
 کچھ نہیں مطلب عالم کے گل و گزافے
 کو مشرف مجھ کو دیار پر اتوار سے
 سرور عالم مجھ سے ملنے کیواسے !
 آٹھاد پر تر سے میں ہر طرف ہو کر ملیں
 کرواں ناموں کی برکت کے دعا میری قبول
 یا الہی اپنی ذات سب کبریا کیواسے !
 ان بزرگوں کے تئیں یارب عرض کاہیں
 کو شفاعت کا وسیلہ ہے تو دربار میں
 مجھ ذلیل ذوار کو سکین و گھبرا کیواسے
 میں دلی نے کر دیا ہے دور و مدت مجھے
 کر دئی کو دور کر پر نور دعوت مجھے
 تابوں سب میرے مل غلامی رضا کیواسے
 کو دیا میں عقل نے بے عقل دیوانہ مجھے
 کو ظنا اس ہوش سے میوش و ستانہ مجھے
 یارب اپنے عاشقان باوق کیواسے
 کشمکش سے ناامیدی کی ہواہوں میں تباہ
 دیکھت میرے عمل کو عطف پر اپنی نگاہ
 یارب اپنے رحم و احسان و عطا کیواسے
 چرخ عصیان سے بے زیر قدم کبیر علم !
 چار سو بے نفع غم کو عذاب ہر کریم
 کچھ رہاں کا سب سے اس بتلا کیواسے
 گوچر میں بدکار و لائق ہوں سے شاہ جاہاں
 پرتو سے لکھتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں
 کون ہے تیرے سوا مجھے بے نوا کیواسے
 ہے عبادت کا سہارا عابدوں کیواسے
 اور کیہ زہد کا ہے زاہدوں کیواسے

ہے عصائے آہ مجھ بیدست وہا کیواسطے
 نے حقیری چاہتا ہوں امیری کی طلب نے عبادت نے زہد نے خواہش علم و ادب
 درودوں پر چاہئے مجھ کو خدا کیواسطے
 عقل دہوش و فکر درنقطے دنیا بے شک کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اسے پروا نہ
 بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کیواسطے
 مگر چہ عالم میں الہی سہی میں بسیار کی پر نہ کچھ تحفظ و لائق ترے دربار کی
 جان دروں لایا زلے تجھ پر خدا کیواسطے
 مگر چہ یہ ہر نہ میرا قابل منظور ہے پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دوست ہے
 کشتگان تیغ تسلیم درخدا کیواسطے
 حد سے اتر چکا ہے حال مجھ ناشاد کا کرمی ادا و اشد وقت ہے ادا و کا
 اپنے عطف و رحمت سے انتہا کیواسطے
 جس نے یہ شجرہ دبا ہے جس نے یہ شجرہ دیا جس نے یہ شجرہ کھایا جس نے یہ شجرہ چڑھا
 بخش دے سب کو کن اہل مغایہ کیواسطے

فصل در بیان مشایخ و بزرگان و اولاد اهل بیت و علما و فاضلین و عابدین و

مفسرین

در بیان مشایخ و بزرگان و اولاد اهل بیت و علما و فاضلین و عابدین و مفسرین

در بیان مشایخ و بزرگان و اولاد اهل بیت و علما و فاضلین و عابدین و مفسرین

در بیان مشایخ و بزرگان و اولاد اهل بیت و علما و فاضلین و عابدین و مفسرین

در بیان مشایخ و بزرگان و اولاد اهل بیت و علما و فاضلین و عابدین و مفسرین

[illegible]

[illegible]

تفتت

[illegible][illegible][illegible]

تقریباً ۱۰۰۰ نفر از این قبیله در این زمان در این شهر بودند

تقریباً ۱۰۰۰ نفر از این قبیله در این زمان در این شهر بودند

تقریباً ۱۰۰۰ نفر از این قبیله در این زمان در این شهر بودند
 تقریباً ۱۰۰۰ نفر از این قبیله در این زمان در این شهر بودند
 تقریباً ۱۰۰۰ نفر از این قبیله در این زمان در این شهر بودند

تقریباً ۱۰۰۰ نفر از این قبیله در این زمان در این شهر بودند
 تقریباً ۱۰۰۰ نفر از این قبیله در این زمان در این شهر بودند
 تقریباً ۱۰۰۰ نفر از این قبیله در این زمان در این شهر بودند

تقریباً ۱۰۰۰ نفر از این قبیله در این زمان در این شهر بودند
 تقریباً ۱۰۰۰ نفر از این قبیله در این زمان در این شهر بودند
 تقریباً ۱۰۰۰ نفر از این قبیله در این زمان در این شهر بودند

تقریباً ۱۰۰۰ نفر از این قبیله در این زمان در این شهر بودند

نغمه است و در هر یک از اینها

نغمه

نغمه

نغمه است و در هر یک از اینها

نغمه

نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها

نغمه است و در هر یک از اینها

نغمه

نغمه

نغمه است و در هر یک از اینها

نغمه

نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها
نغمه است و در هر یک از اینها

[illegible]

<p>مجموعه اسماء و نسب و احوال و احوال و احوال</p>	<p>تغزوات</p>
<p>مجموعه اسماء و نسب و احوال و احوال و احوال</p>	<p>تغزوات</p>
<p>مجموعه اسماء و نسب و احوال و احوال و احوال</p>	<p>تغزوات</p>

[illegible]

[illegible]

توضیحات

نوع کتاب
نام کتاب
نویسنده
موضوع

۱
توضیحات
توضیحات

۲
توضیحات
توضیحات

۳
توضیحات
توضیحات

۔ غورتوں اور بچوں کے لئے بہترین اسلامی کتب ہیں

اسوۂ رسول اکرم	حدیث کی مستند کتاب ہے تندرستوں کے لیے بہترین متنوع جامع بیحد و انتہا	مولانا محمد عابد
اسوۂ صحابیات اور میرا احباب	سوال و جواب کی صورت میں مشکل پرست	مولانا محمد عابد
تاریخ اسلام کامل	سوال و جواب کی صورت میں مشکل پرست	مولانا محمد عابد
تعلیم الاسلام	اسلامی سوال و جواب کی صورت میں مفاد اور احکام اسلام	مفت محمد کفایت اللہ
تعلیم الاسلام	بازاری سوال و جواب کی صورت میں مفاد اور احکام اسلام	مولانا محمد عابد
رسول عرفیت	اسلامی زبان میں سیرت کاملہ کرم اللہ نعین	
وحیت عالم	آسان زبان میں مستند سیرت علیہ	مولانا محمد عابد
بیادوں کا گھر یوسف علاج	بزرگ کی بیماری کے گھر کے علاج دینے	مفت محمد عابد
اسلام کا نظریہ و عقیدت	اسلامی سوالات پر مفید کتاب	مولانا محمد عابد
آداب زندگی	بہادری اور ایمان کا گھر ہر مومن و مومنہ کی ضرورت	مولانا محمد عابد
بہشتی زیور	و کامل کتاب ہے، احکام اسلام اور گھر کے احکامات شہر کتاب	
بہشتی زیور	راستی زندگی، احکام اسلام اور گھر کے احکامات شہر کتاب	
تحفۃ العروس	سنت احکام کے موضوع پر مفاد اور احکامات شہر کتاب	مولانا محمد عابد
آسان نماز	نماز مکمل، پیش کی اور چاہیے، مفید کتاب	مولانا محمد عابد
شرعی پردہ	بہادری اور ایمان کا گھر ہر مومن و مومنہ کی ضرورت	
مسلم خواتین کیلئے عیسائی سبق	غورتوں کے لئے تعلیم اسلام	
مسلمان بیوی	مومنہ کے حقوق و عہدہ	مولانا محمد عابد
مسلمان خاوند	مومنہ کے حقوق و عہدہ	
میں بیوی کے حقوق	غورتوں کے لئے حقوق و عہدہ	مفت محمد عابد
نیک بیبیاں	بہادری اور ایمان کا گھر ہر مومن و مومنہ کی ضرورت	مولانا محمد عابد
خواتین کیلئے شرعی احکام	غورتوں کے لئے حقوق و عہدہ	مولانا محمد عابد
تیسرا الغافلین	چھوٹی بھائی، بیٹی، بیوی، والدین، اولاد، اولاد کے لئے مفید کتاب	
آنحضرت کے ۴۰ معجزات	آنحضرت کے ۴۰ معجزات کا مستند ذکر	
قصص الانبیاء	انبیاء علیہ السلام کے قصوں پر مشتمل کتاب	مولانا محمد عابد
حکایات صحابہ	صحابہ کرم کی حکیمانہ حکایات و عادات	مولانا محمد عابد
مکتبہ الہدایت	اپنے گھر کے لیے مفید کتاب	
راز اسلامیت	اسلام کی عظمت و کرامت کی کتاب	

کتاب تصوف و سلوک

ایمان و علوم الدین امام غزالی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	ایمان و علوم مراقبات العارفین
ترجمہ مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی	محبہ اسلام، محبت انسان
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	محبت الہیہ، سعادت
کتابت اسلامیہ، لاہور	اکسیر ہدایت
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	محبت اسلام، محبت انسان
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	مجموعہ رسائل امام غزالی
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	انوار و سجد
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	مکاشفۃ القلوب
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	بیاض و معقوف
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	مواظفہ صحیحہ، معقوف، مثنوی
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	ترتیب السالك
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	حکیم الامت مولانا شاہ ولی
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	حجۃ اللہ الی اللہ
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	مجالس الامراء
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	شیخ احمد دہلوی
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	مجالس حکیم الامت
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	مکلفیات امدادیہ
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	شعریات و طریقت کا التزام
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	نور الصمد در فی شرح القیوم
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	تعلیم الدین
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	فیوض میزدانی
مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کی تصوف کی تفسیر ہے۔ تصوف کے سلوک کے بارے میں لکھنے کی زندگی کا ہر کتاب۔	غنیۃ الطالبین
دارالاشاعت اردو بک ڈپازٹری	جہت کتابت، جہت کتابت

